ہادی الناظرین
ترجمہ آداب الصالحین
بفرمائش عبدالرحمن خان مطبع مسیحائی میں مسیح الزماں نے چھاپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفیں سزاوار ہیں اوس پاک پروردگار کے لئے کہ جسنے ہماری ہدایت کے لیے بہیجا رسول مقبول حضرت محمدؐ کو
ہزاروں ہزار صلوات وسلام نازل ہوں اوس ذات پاک پر اور اوسکے آل اطہار اور اصحاب برگزیدہ پر بعد اسکے مسکین
محمد قطب الدین تلمیذ بے تمیز جناب مرشدنا مولانا **محمد اسحق** صاحب کا التماس کرتا ہی بہائی مسلمانونکی
خدمت میں کہ ایک روز خان ذی المجد والشان مجمع الاوصاف والمناقب احترام الدولہ حکیم **احسن اللہ خان** صاحب
وقاہ اللہ عن آفات الدین والدنیا والآخرۃ نے اس عاجز سے فرمایا کہ یہ رسالہ مسمی **باداب الصالحین**
تالیف کیا ہوا حضرت شیخ **عبدالحق** محدث دہلوی رحمہ اللہ کا کہ زبان فارسی میں ہی اگر ترجمہ اسکا اردو میں ہو
تو بہت مفید ہو مسلمانونکو چونکہ اس خیرخواہ خلائق کو بہی خیال نفع رسانی مسلمان بہائیوں کا بہت رہتا ہی حکم
اس امر نافع کا ہوا اور بعض جگہہ **ف** فائدہ کی لکہہ کر کچہہ مسائل وغیرہ متعلق مضمون کتاب کے لکہے ہیں تا فائدہ
زیادہ حاصل ہو اور نام اسکا **ہادی الناظرین** رکہا گیا اور یہی تاریخ اسکی ہی امیدوار ہوں اپنے رب
متعال سے کہ مدد فرماوے میری ہر کام میں اور بہرہ مند کرے ہمکو اس کتاب عجیب غریب سے اور بخشدے میرے سب
گناہ اور حشر کرے میرا ساتہہ صالحین اور خدام اپنے حبیب کے **صلی اللہ علیہ الف الف صلوات کلما ذکرہ**
الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولے
ونعم النصیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفین ازل سے ابدتک زبان ہر تعریف کرنیوالیکے کہ ہون اوپر ہر صفت کمال کے بیچ مقابل ہر نعمت کے
کہ ہون اور ساتہہ جس معنی کے کہ ہون اور جس وجہ سے کہ تصور کرسکین ثابت ہین خالق تمام موجودات اور رازق
تمام مخلوقات کے لیے کہ متصف ہی ساتہہ تمام صفتون کمال کے اور پاک ہی آمیزش نقصان اور توہم زوال سے
بزرگ ہی بزرگی اوسکی اور ہمیشہ ہی کمال اوسکا اور عام ہی عطا اوسکی اور درود افضل درودونکی کہ اوپر اگلے
پچھلے انبیا اور رسولون کے ابتدا سے انتہا تک بیچ تمام زمانون اور احوال کے نازل ہوئی ہین اصلح کہ دوست
رکہے انکو حضرت صمدیت اور حکم کیا ساتہہ انکے تمام خلائق پر اوپر افضل انبیا اور خاتم المرسلین کے کہ خلاصہ تمام
مخلوقات کے اور بہترین تمام موجودات کے ہین اور اوپر تمام اولاد اور تمام خادمون اور پیرون اور تابعون
انکیکے روز قیامت تک پہنچتی رہین اون پر **بعد** اسکے جانا چاہیئے کہ اس تاریخ سے پہلے چودہ برس یا کچہہ کم
و زیادہ واللہ اعلم ایک شخص نے دوستونمین سے کہ خالی درد طلب اور سوز محبت سے تہا اس فقیر سے
درخواست کی کہ اگر تمام احکام صحبت اور معیشت کے اور آداب ہمنشینی اور مخالطت کے کہ ضرور ہو جاننا انکا جمع کرو
اور ترتیب و لائق ہو ساتہہ حال یارونکے اور باعث ثواب ہو دار ثواب مین مجکو اس زمانہ مین توجہ تہی طرف
حاصل کرنے اور علوم کے اور فرصت نتہی کہ کتابونمین سے تلاش کر کر فوائد جمع کرون ناچار عذر کیا مینے
پہر بعد ایک مدت کے توفیق ہوئی مجکو مطالعہ کرنے کی کتاب احیاء العلوم کی کہ تالیف کی ہوئی عالم ربانی امام غزالی
رحمہ اللہ کی ہی اسوقت فرمایش اس یار کی یاد آئی مجکو کچہہ مسائل ربع معاملات احیاء کی مین سے لکہے مینے اور
ایسے مسائل بہت ہی کم ہین کہ غیر اس کتاب سے لکہے ہون یعنے الا ماشاء اللہ اور اس یار طالب کے نے
پہلے تمام کرنے انکے اس دار فانی سے کوچ کیا طرف عالم جاودانی کے عاقبت بخیر کرے اللہ تعالی اوسکے
اور لکہے اوسکو بیچ زمرہ نیکونکے اگرچہ اس باب مین کتابین بہت اور رسالہ بیشمار تہے اور کتاب کیمیا سعادت امام
غزالی کی ہی کہ در معنی ترجمہ کتاب احیاء العلوم کے ہی کافی و وافی ہی ولیکن امید ہی کہ اجر کتابت میری کا اور
صرف وقت اسمین کہ داخل عبادت کے ہی ضائع نہین ہوئیکا انشاء اللہ تعالی بموجب فرمودہ اللہ تعالی کے
اِنِّي لَا اُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ یعنے بلا شبہہ مین نہین ضائع کرتا عمل عمل کرنیوالیکا تم مین سے اور مین ہون
فقیر حقیر عاصی **عبد الحق** بیٹا سیف الدین کا قادری دہلوی رحم کری اللہ تعالی اسپر اور اوسکے
بزرگون پر اور برکت نازل کرے اللہ اسپر اور اوسکے اگلون پر اور یہہ رسالہ کہ نام ہی اسکا **آداب الصالحین**
مشتمل ہی سات بابون پر اور ہر باب مشتمل ہی چند فصلون پر **باب پہلا** بیچ آداب کہانے وغیرہ کے
اور اس باب مین پانچ فصلین ہین **باب دوسرا** بیچ آداب نکاح وغیرہ کے اور اس باب مین بہی پانچ

فصلیں ہیں باب تیسرا بیچ آداب صحبت وغیرہ کے اور اس باب میں چار فصلیں ہیں باب چوتھا بیچ
آداب حقوق مسلمانونکے اور قرابت کے اور سوا انکی کے اور اس باب میں دو فصلیں ہیں اور باب پانچوان
بیچ آداب گوشہ نشینی وغیرہ کے اور اسمیں تین فصلیں ہیں باب چھٹا بیچ آداب سفر وغیرہ کے اور اسمیں
دو فصلیں ہیں اور باب ساتوان بیچ آداب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہ ذلک کے اور اسمیں
سات فصلیں ہیں باب پہلا بیچ آداب کہانیکے جان کہ مقصود عاقلوں کا اور مطلب اہل خطاب کا دیدار
حق ہی اور رضا اسکی دار آخرت میں اور طریق اسکے حصول کا علم و عمل ہی اور مواظبت علم و عمل پر موقوف ہی اوپر سلامتی
بدن کے اور سلامتی بدن ہوتی ہی طعام سے بسبب عادت کے پس واجب ہی کہ تناول طعام بقدر حاجت کے ہو
نہ اتنا کہاوے کہ حد سے گذر جاوے اور در حکم بہائم کے ہو اور نہ اتنا سا کہاوے کہ قوت عبادت کی میسر نہو طبیعت
نہ چندان بخور کز دہانت بر آید + نہ چندانکہ از ضعف جانت بر آید + چاہیے کہ کہانے اور پینے میں بلکہ تمام افعال
میں مقصود عبادت مولی ہو نہ حظ نفس اسی سبب سے علماء نے کہا ہی الاکل من الدین یعنی کہانا دین کی چیز ہی
ف فرض ہی کہانا پینا اسقدر کہ دفع کرے ہلاک ہونیکو اور اگر حلال کہانا پینا بہم نہ پہنچے اور مارے بہوک کے
مر جاتا ہو تو اس صورتمیں حرام کہانا پینا بہی فرض ہوتا ہی اور مستحب ہی کہانا اسقدر کہ بسبب اسکے نماز کہڑے ہو کر پڑہ سکے
اور سہل ہو اسکو روزہ رکہنا اور کتاب منتقے میں ہی کہ کہانا فرض اسقدر ہی کہ دفع کرنے ہلاکت کو اور بسبب اسکے
نماز کہڑے ہو کر پڑہ سکے اور مباح ہی پیٹ بہر کر کہانا پینا واسطے زیادتی قوت کے اور حرام ہی کہانا زیادہ اسکے اور زیادہ
اسکے وہ ہی کہ ظن غالب ہو کہانے والیکو کہ یہہ معدہ میرا فاسد کردیگا پس اتنا کہانا پینا حرام ہی مگر یہہ کہ اس ارادہ سے کہاوے اسقدر
کہ قوت ہوگی کل کے روزہ رکہنے کی یا اکہ نہ حیا کرے مہمان اسکا یا مانند اسکے تو نہیں حرام اور نہیں جائز ریاضت ساتہہ کم کہانے کے
یہانتک کہ ضعیف ہو جاوے ادائے عبادت سے اور جو کوئی نکہاوے مردار حالت مخمصہ میں یا روزہ رکہے اور نہ کہاوے یہانتک
کہ مر جاوے تو گنہگار ہوگا بخلاف اوس شخص کے کہ دوا نکی یہانتک کہ مر گیا یعنی اس صورتمیں گنہگار نہیں ہوگا یہہ مسائل کتاب در المختار میں سے
لکہے ہیں اور غرض بیان یہہ ہی کہ آداب کہانیکے بیان کیے جاوین پانچ فصلونمیں فصل پہلی بیچ ان آداب کے کہ [illegible]
واجب ہیں اگرچہ تنہا کہاوے جان کہ جو کچہہ کہ مقدم ہی سب پر یہہ ہی کہ طعام حلال طیب ہو اور معنی اسکے یہہ ہیں کہ طعام
بذاتہ حرام نہو اور کمایا ہوا ساتہہ وجہہ شرعی اور طریق نہایت تقوی کے ہو اور چاہیے کہ اول و آخر کہانیکے ہاتہہ دہووے کہ اسمیں
نہایت ستہرائی ہی اور سنت ادا ہوتی ہی اور طعام کہانا بقصد حاصل ہونے قوت کے عبادت پر طاعت ہی اور دہونا ہاتہہ کا
بیچ حکم وضو کے ہی چنانچہ اسیلیے حدیث میں لفظ وضو کا واقع ہوا ہی یعنے اس حدیث میں کہ فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو پہلے طعام کے اور بعد طعام کے دور کرتا ہی فقر کو مراد وضو سے دہونا ہاتہہ کا ہی اور اگر وضو نماز
کو سمجہیں شک نہیں کہ بہتر ہی ف ایک بزرگ نقل کرتے تہے کہ میرے ذمہ تین سو روپیے کے قدر قرض تہا اور کوئی

صورت ادا کی بسبب معلمی کے خیال مین بھی نہ تہی کہ نا گہان ایکدن مینے درس مین سنا کہ جو کوئی پہلے اور پیچھے کھانے کے سنت سمجھ کے ہاتھ دہویا کرے تو ادنی فائدہ اوسکا یہہ ہی کہ جسقدر اوسکے ذمہ قرض ہو کا چند روز مین ادا ہو جائیگا چنانچہ مینے چند ہی روز کیا تہا کہ بعنایت الٰہی کے ایک خرمہرہ میرے ذمہ نرہا اور مین برکت ادائی سنت نبوی کے فارغ اور سبکبار ہو گیا فقط اور مدار اس امر کا موقوف ہی حسن نیت اور اعتقاد صحیح پر اور جسکو یہہ حاصل نہین کوئی چیز اوسکو فائدہ نہین کرتی حتی بدون اسکے کلمہ پڑہنا بہی فائدہ نہین دیتا اور بہتر یہہ ہی کہ طعام سفرہ پر یعنے دسترخوان پر رکہہ کر کہاوے کہ یاد دلاتا ہی سفر آخرت اور توشہ آخرت کو اور اگر خوان مین رکہہ کر کہاوے تو وہ بہی حرام و مکروہ نہین ولیکن دسترخوان پر کہانا موافق ہی ساتہہ فعل پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے **ف** بعضی روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ دسترخوان حضرت کا چمڑہ کا تہا چنانچہ سفرہ اصل مین چمڑہ ہی کے دسترخوان کو کہتے ہین اور کہانیکے لیے دو زانو بیٹھے یا اکڑو اور یا بائین پانو پر بیٹھے اور داہنا پانو کہڑا رکہے اور جس وضع پر بیٹھے اخیر کہانے تک اوسی وضع پر بیٹھا رہے کہ یہہ قریب تر ہی ساتہہ ادب کے اور تکیہ لگا کر نہ کہاوے کہ مخالف فعل پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین بندہ ہون نہین کہاتا ہون مگر جیسیکہ بندے کہاتے ہین اور نہین بیٹہتا مین مگر جیسیکہ بندے بیٹہتے ہین اور پانی پینا بہی تکیہ لگا کر مکروہ ہی **ف** کہا سفر السعادۃ کے مصنف نے کہ تکیہ کرنا تین قسم پر ہی ایک تو یہہ کہ پہلو زمین پر رکہے اور دوسرے یہہ کہ چار زانو بیٹھے اور تیسرے یہہ کہ ایک ہاتہہ زمین پر ٹیک کر بیٹھے اور دوسرے ہاتہہ سے کہانا کہاوے اور یہہ تینون قسمین مذموم ہین اسمیں اور بعضون نے چوتہی قسم یہہ بیان کی ہی کہ تکیہ یا دیوار یا مانند اوسکی سے پیٹھہ لگا کر بیٹھے اور سنت یہہ ہی کہانے مین کہ جہک کر اور متوجہ ہو کر کہانیکی طرف بیٹھے اور تفسیر کیا ہی اکثرون نے تکیہ کرنیکو ساتہہ جہک کر بیٹھنے کے ایک جانب کو دو جانبون سے اسلیے کہ اسطرح کہانا ضرر کرتا ہی کہ کہانا رگون وغیرہ مین سہولت سے نہین پہنچتا اور گوارا نہین ہوتا اور اسیوطی نے کتاب عمل الیوم واللیلۃ مین لکہا ہی کہ نہ کہاوے تکیہ لگا کر اور نہ مونہہ کے بل پڑ کر اور نہ کہڑی ہو کر بلکہ بیٹھے دو زانو یا بصورت اقعاء کے یعنی چوتڑ ٹیک کر اور دونون زانو کہڑے کر کے جیسے کتا بیٹہتا ہی یا دونون پانو پر بیٹھے یعنی اکڑو یا داہنا زانو کہڑا رکہے اور بیٹھے بائین زانو پر یہہ شیخ عبد الحق اور ملا علی قاری نے مشکوہ کی شرح مین لکہا ہی اور پیٹ بہر کر نہ کہاوے کہ مانع عبادت کا ہی بلکہ معدہ کو تین حصہ کرے ایک حصہ طعام کے لیے اور ایک حصہ پانی کے لیے اور ایک حصہ دم لینے کے لیے اور کہتی ہین کہ سیری بیچ عہد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نہتی ہر جگہہ **ف** مومن کی شان سے یہہ ہی کہ لازم کرے صبر و قناعت کو اور زہد و ریاضت کو

اور اکتفا کرے حد ضرورت پر اور خالی رکہے معدہ کو کہ باعث نورانیت دلی اور صفائی باطن اور
شب بیداری وغیر ذلک کا ہی آیا ہی کہ ایک فقیر ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور طعام بہت کہایا
فرمایا کہ بار دگر اسکو میرے پاس نہ لانا علت اسکی یہہ لکہی ہی علمار نے کہ وہ مشابہ کفار کے ہوا اس صفت
مین اور جو کوئی مشابہت کا فرونکے ساتہہ رکہے صحبت اسکی نرکہنی چاہئی اور کم کہانا ہمیشہ نزدیک عقلا اور
صاحبان ہمت اور اہل معنی کے محمود ہی اور خلاف اسکا مذموم ہان بہوک کہ حد افراط کو پہنچے اور سبب ضعف
بدن اور اختلال قوی جسمانی کے ہو اور کار سے باز رکہے ممنوع اور منافی طریقہ حکمت کے ہی یہہ ملا علی
قاری نے شرح مشکوۃ مین لکہا ہی اور جو کچہ کہ حاضر ہو قسم رزق سے کہاوے اور تکلف بیچ تنعم کے یعنے
اچہے کہانیکے نکرے اور منتظر دال سالن کا نہی اور اگر نماز کے وقت مین وسعت ہو طعام پہلے کہاوے
نماز سے اگر تاخیر مین ضرر ہو کہ کہانا ٹہنڈا ہو جائیگا یا تلف ہوگا یا بہوک بہت لگی ہو اور کوشش کرے کہ ہاتہہ
طعام پر بہت پڑین یعنی بہت سے آدمی کہاوین ملکر کہ اسمین برکت ہی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
ہرگز تنہا کہانا نہین کہایا اور ابتدا ساتہہ بسم اللہ کے کرے اور دوسرے لقمہ مین بسم اللہ الرحمن کہے اور تیسرے
لقمہ مین بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اگر ہر لقمہ پر بسم اللہ کہے بہتر ہی اور داہنے ہاتہہ سے کہاوے
آیا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک شخص تہا کہ داہنا ہاتہہ اوسکا بغل مین جمٹ
گیا تہا ایکروز سامنے حضرت کے وہ طعام کہاتا تہا فرمایا کہ داہنے ہاتہہ سے کہا جب قصد کیا اوسنے داہنا ہاتہہ
پہیلا چنگا نکل آیا اور ابتدا اور ختم کہانیکا ساتہہ نمک کے کرے کہ اسمین اثر یعنے روایت آئی ہی حضرت امیر المومنین علی
سے اور نوالہ چہوٹا کہاوے اور چبانے مین مبالغہ کرے اور جبتک لقمہ نکلے ہاتہہ دوسرے نوالہ لینے کے لیے نہ پہیلاوے
اور کہانیکو نام نرکہے بلکہ اگر خوش نہ آوے نکہاوے اور اگر خاطر کسیکی ملحوظ ہو تو اوسکی خاطر کے لیئے تہوڑا سا
کہالیوے کہ منقول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی اسیطرح اور اپنے آگے سے کہاوے لیکن اگر میوہ ہو تو
جس طرف سے کہاوے جائز ہی اور رکابی وغیرہ کے بیچ مین سے نہ کہاوے اور روٹی کو چہری سے نہ کاٹے اور بیچ
کاٹنے گوشت پختہ کے دو روایتین آئی ہین یعنے منع بہی آیا ہی اور ثابت بہی ہوا ہی کہانا اور بہتر ہاتہہ
ہی سے کہانا ہی ف ایک روایت مین منع آیا ہی کہ گوشت یعنے پختہ چہری سے کاٹ کر نہ کہاوے اور [illegible]
مین آیا ہی کہ حضرت نے چہری سے کاٹ کر کہایا ہی پس علمانے دونوں روایتونمین تطبیق یون دی ہی کہ
منع درصورت عدم حاجت کے ہی اور کہانا درصورت حاجت کے یعنے چہری سے جو کاٹ کر کہایا ہی وہ گوشت
سخت تہا کہ بغیر کاٹے نکہایا جاتا تہا اور اگر گلا ہوا ہو مکروہ ہی کاٹ کر کہانا کہ مشابہت ہوتی ہی ساتہہ
بعضے کفار کے اور کہانیکو ادب سے رکہے اور کہانیکو پہونکین ٹہنڈا کرنیکے لیے بلکہ صبر کرے یہان تک

کہ ٹہنڈا ہو جاوے اور میوہ مین سے طاق لیوے تین یا پانچ یا کم وزیادہ یا جو کچھہ ہاتہہ مین اوے اور
کہجوروںکے ساتہہ گہٹلیان جمع نکرے اور گہٹلیونکو ہاتہہ مین جمع نکرے بلکہ ہتیلی پر رکہہ کر زمین پر پہینک دے
اور درمیان کہانے طعام کے پانی بہت نہ پیوے مگر یہہ کہ لقمہ گلی مین اٹک جاوے یا پیاس صادق ہو
تو مضایقہ نہین کہ یہہ نافع ہی معدہ کے لئیے اور پانی پینے مین باسن داہنے ہاتہہ مین لیوے اور بسم اللہ
کہے اور ٹہر ٹہر کر پیوے اور لیٹ کر نہ پیوے اور بہتر یہہ ہی کہ کہڑے ہو کر نہ پیوے اور اگر پیوے تو
مضایقہ نہین کہ یہہ بہی آیا ہی **ف** آیا ہی کہڑے ہو کر پانی پینا حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان
اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے پس حدیثونمین جو منع آیا ہی کہڑے ہو کر پانی پینا وہ نہی تنزیہی ہو ارشاد
ہی اور پانی وضو کا اور پانی زمزم کا کہڑے ہو کر پیوے اور پہلے پینے سے پانیکو دیکہہ لے کہ کچھہ پڑا ہو
اور بسم اللہ کر کر شروع کرے اور الحمد للہ کر کر ترک کرے اور پانیکو تین دم مین پیوے **ف** اولی یہہ ہی
کہ ہر دم مین بسم اللہ کہہ کر شروع کرے اور الحمد للہ کہکر تمام کرے اور احیاء العلوم مین لکہا ہی کہ اول دم
مین کہے الحمد للہ اور دوسرے مین الحمد للہ رب العالمین اور تیسرے دم مین الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم
اور بعد فراغت کے شکر کرے کہ پانی بڑی نعمت ہی اور منقول ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہہ دعا
پڑہتے بعد فراغت کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَهٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا یعنے
سب تعریف ہی واسطے اوس اللہ کے کہ کیا اس پانیکو میٹہا خوش آیند ساتہہ رحمت اپنی کے اور نہین کیا اوسکو
نمکین شور بسبب گناہوں ہمارے کی اور اگر مجلس ہو تو چاہیے کہ اول داہنی طرفسے شروع کرے منقول ہی کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دودہ پیتے تہے اور امیر المومنین حضرت ابو بکر بائین طرف تہے اور ایک اعرابی
داہنی طرف تہا اور اوسکے پیچہے امیر المومنین حضرت عمر رضہ تہے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا بعد اوسکے
اعرابی کو دیا اور فرمایا داہنی کا حق ہی رجہ بدرجہ اور پہلے دم لینے مین الحمد للہ کہے اور دوسرے مین الحمد للہ رب العالمین
کہے اور تیسرے مین الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم کہے اور جب کہانے سے فارغ ہو تو انگلیونکو چاٹے اور رکابی وغیرہ
کو بہی چاٹے اور ٹکڑے کہ دسترخوان پر پڑے ہوں اونکو چن کر کہا جاوے حدیث مین آیا ہی کہ اوسکے کہانے سے برکت ہوتی ہے
اور ٹکڑے رکابی مین نڈالے تا سالن مین مل نجاوین اور خلال کرے دانتونمین اور جو کچھہ کہ دانتونمین ساتہہ خلال کے نکلے
پہینکدے لیکن جو کچھہ کہ ساتہہ زبان کے دانتونمین سے نکلے اوسکو نگل جاوے اور بعد خلال کے کلی کرے خوب طرح
اور اگر مٹی اور مانند اوسکے سے ہاتہہ دہووے جائز ہی اور دانت اور زبان اور تالو ساتہہ نمک کے
دہووے اور ہونٹ بہی دہووے اور اگر رومال سے پاک کرے جائز ہی بشرطیکہ بقصد تکبر کے نہو
بلکہ ستہرائی کے ہو اور اسیطرح بعد وضو کے اگلے علماء سے اختلاف ہی بعضے علماء اسمین بہی تکبر سمجہتے

اور بعضے رومال سے اور مدار نیت پر ہی اور جب کہانے سے فارغ ہو شکر کرے اور یہہ دعا پڑہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی سب تعریف ہی اللہ کے لیے کہ جسنے
کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مومنین مین سے اور سورہ فاتحہ اور لایلاف قریش پڑہے اور اور دعا بہی
کہ جسمین مضمون شکر نعمت کا ہو وہ بہی پڑہے یہہ کہا امام غزالی رحمہ اللہ نے

فصل دوسری بیچ

اون آداب کے کہ کئی آدمیون کے کہانے مین بجا لائی جاوین چاہیے کہ پہلے کہانا شروع نکرے
اگر اسکی ساتہہ ایسے لوگ ہون کہ مستحق ہون پہلے شروع کرنیکے مانند بڈہون یا اہل فضل کے مگر یہہ کہ سردار
اور پیشوا ہو تو اب پہلے شروع کرے تا حاضر منتظر رہین اور کہانا کہانے مین بالکل چپکا رہے کہ خصلت عجمیونکی
ہی اور زیادہ بہی کلام نکرے بلکہ اچہی لوگونکی کچہہ باتین کرتے رہین اور چاہیے کہ رفیق پر مہربان ہو اور مقصد
زیادہ کہانیکا ایسا نکرے کہ ہمراہی کو ناخوش آوے کہ یہہ حرام ہی طعام مشترک مین اور دو کہجورین اکٹہی نکہاوے
اور ہاتہہ مین بہی لیکر اکٹہی رہنے دے مگر یہہ کہ سب اسیطرح کرین تو یہہ بہی کرے یا صاحب خانہ اذن دے
اسکا اور اگر مہمان کہانا کہاوے تو اسکو رغبت دلاوے اور بطریق نرمی کے عرض کرے اور زیادہ
تین بار سے نکہے کہ یہہ افراط ہی اور نہایت تکرار سب جگہہ تین بار کہنا ہی اور زیادہ اسے باہر ادب سے ہی
اسیطرح کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قسم ندیوے کہانے پر کہ یہہ بہی ادب سے خارج ہی اور مہمانکو نہ
چاہیے کہ تکلف کرے اور انتظار مبالغہ کا نکرے اور جو کچہہ بہاوے بسبب دیکہنے کسیکے ترک نکرے کہ یہہ بہی
تکلف ہی اور موافق عادت اپنی کے کہاوے عادت سے کم نکہاوے بلکہ چاہیے کہ اول ہی سے کم کہانے
اور تمام آداب کی عادت کرے تا وقت اجتماع کے محتاج تکلف کا نہو اور اگر بقصد ایثار کے کم کہاوے
تو خوب ہی اور ایثار کہتے ہین مقدم کرنے غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر اور اگر صاحب خانہ واسطے نشاط اور رغبت دلانیکے
زیادہ کہاوے عادت سے تو مضایقہ نہین بلکہ مستحب ہی آیا ہی کہ ابن المبارک رح جب کہجورین مہمانونکے آگے
لاتے تو کہتے جو کوئی زیادہ کہاوے مقابلہ مین ہر کہجور کے ایکدرہم دونگا اور اخیر مین ایسا ہی کرتے واسطے
رغبت دلانے انکے اور جعفر بن محمد کہتے تہے کہ دوست ترین یارون میرے کا وہ ہی کہ زیادہ کہاوے اور
لقمہ بڑا کہاوے اور بڑا بہاری مجہپر میرے دوستونمین وہ ہی کہ محتاج کہنے کا ہو اور مقصود اس سب سے
اشارہ ہی بے تکلفی پر اور اگر ہاتہہ طشت یعنی سلفچی مین دہووے مکروہ نہین ہی اور پہلے عالم کے ہاتہہ دہلاوین
اور اگر عالم کی تعظیم کرین اس باب مین قبول کرے اصرار و انکار نکرے کہ یہہ بہی تکلف ہی آیا ہی کہ انس بن
مالک اور ثابت بنانی ایک مجلس مین تہے پس انس نے طشت ثابت کے آگے پہلے بہیجا ثابت نے انکار کیا
انسؓ نے کہا کہ اگر کوئی مسلمان بہائی تعظیم تیری کرے قبول کر کہ یہہ تعظیم جانب خدا سے ہی اور اگر اتفاق کرین ہاتہہ کے

دہونین ایکبار گے یعنی سب اکٹھے ہاتھہ دہوویں تو مضایقہ نہین کہ یہہ قریب تر ہی ساتھہ تواضع کے اور
دور تر ہی انتظار کرنے قوم کے سے اور ہاتھہ دہلانے والے طرف سے شروع کرین اور پانی ہر ایک کا جدا جدا
نہ ڈالین کہ یہہ عادت مجوسیونکی ہی بلکہ جمع کرین جب بہر جاوے ڈالین اور خادم کہ ہاتھہ دہلاتا ہی بیٹھہ کر ہاتھہ
دہلاوی بعضونکے نزدیک کہ یہہ قریب تر ہی ساتھہ تواضع کے اور مختار یہہ ہی کہ کہڑی ہو کر دہلاوے
کہ اسمین آسانی ہی پانی ڈالنے مین اور ہاتھہ دہونے مین اور اگر کسیکو خدمت کرنے مین نیت نیک ہو خدمت
کرنے دے اور تکلف نہ کرے کہ یہہ تکبر نہین اور بیچ تہوکنے کے سلپچی وغیرہ مین وقت جمع ہونے لوگونکے
ملاحظہ کرے کہ چہوٹے پر اور لوگون پر نہ پڑے اور اگر اکیلا ہو مبالغہ کرے تہوکنے مین جتنا چاہیے اور اگر صاحبخانہ
آپ ہاتھہ دہلاوے تو بہتر ہی اسیطرح کیا امام مالک نے امام شافعی کے لیے اول ملاقات مین اور کہا کہ خدمت
مہمان کی فرض ہی اور وقت کہانیکے یارونکی طرف نہ دیکہے اور نوالہ نہ گنے بلکہ تغافل کرے اور اپنے کہانے مین
مشغول رہے اور پہلے فارغ ہونے یارونکے سے ہاتھہ نکہینچے اگر وہ سکے ہاتھہ کہینچنے سے وہ بہی ہاتھہ کہینچین بلکہ
چاہیے کہ ہاتھہ کہانے مین رکہے اور اگر عادت اسکی تہوڑے کہانیکی ہو ابتدا مین توقف کرے تاکہ آخر تک
موافقت یارونکی کر سکے اور اگر کچہہ عذر ہو عذر ظاہر کرے تا اونکو شرمندگی نہو اور کہاتے وقت کوئی ایسا کام
نکرے کہ آدمیونکو برا معلوم ہو اور ایسی بات بہی نکہے کہ مناسب وقت نہو اور ہاتھہ رکابی مین نہ جہاڑے اور نوالہ
منہہ مین رکہتے وقت سر اوپر نہ کرے اور منہہ مین سے بہی کوئی چیز رکابی مین نہ ڈالے اور اگر اتفاقا کوئی چیز منہ مین سے
نکلنے کو ہو تو بائین طرف منہہ کر کے پہینکدے اور نوالہ کو شوربے مین بہت نہ ڈبووے اور جو کچہہ لقمہ مین سے دانتونسے
ٹوٹ کر رہ گیا ہو پہر شوربے مین نہ ڈالے اور نوالہ چکنے کو سرکہ مین اور سرکہ کو چکنی چیز مین نہ ڈالے اور ملاحظہ سلیقہ یارونکا
کرے اور ہر حال مین با ادب رہے

فصل تیسری بیچ آداب لیجانے طعام کے آگے ملاقات کرنیوالیکے جاننا چاہیے کہ
طعام جماعت کی بڑی بزرگی ہی جیسیکہ نماز با جماعت کی اور احادیث اور اقوال صحابہ کی اسمین بہت آئے ہین حدیث مین
آیا ہی کہ جو عمر کہ بیچ مجلس طعام کے ساتھہ بہائی مسلمانونکے گذرے روز قیامت کے اوسکا حساب نہین لیا جاویگا اور اسیلیے
اگلے بزرگ اسمین دیر تک بیٹہتے تہے اور جو طعام کہ یارونکے ساتھہ کہایا جاوے بیحساب ہی اور اسی سبب سے بعضے علما طعام
مجلس مین محبت لاتے تہے اور اگر تنہا کہاتے تہے کم لاتے تہے اور حدیث مین آیا ہی کہ
کہانون مین سے تین کہانے بیحساب ہین ایک تو وہ کہانا کہ افطار کے وقت کہاوے اور ایک وہ کہ سحر
کو کہاوے اور ایک وہ کہ ساتھہ مسلمان بہائیون کے کہاوے اور صحابہ اسکو اخلاق
نیک سے گنتے تہے اور وقت اجتماع کے بغیر کہانے حاضر کے نہین اٹہتے تہے اور بعضے
علمانے لکہا ہی کہ اجتماع یارون کا ساتھہ انس و الفت کے قدر کفایت پر جزو دنیا سے نہین ہی اور حدیث مین آیا ہی

کہ بہشت مین بالاخانہ ہین کہ بسبب بہت صفائی کے اندر کارخ انکا باہر سے اور باہر کارخ اندر سے معلوم
ہوتا ہی اور یہہ اُنکے لیئے ہین کہ بات نرمی سے کرتے ہین اور لوگونکو کہانا کہلاتے ہین اور رات کو
نماز پڑہتے ہین اُسوقت کہ لوگ سوتے ہوتے ہین رہا یہہ کہ ملاقات لوگونکی واسطی طعام کے پس ادب
اسمین یہہ ہی کہ منتظر وقت طعام لوگون کا نرہے اور وقت کہانیکے یکایک نہ چلا آوے کہ یہہ خلاف
سنت ہی اور قرآنمین اسی سے منع فرمایا ہی **ف** یعنے اس آیتمین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا
بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ
فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي
النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ یعنے ای ایمان والو نہ داخل ہو پیغمبر کے گہرونمین
مگر یہہ کہ اذن دیا جاوے تمکو یعنے بلایا جاوے واسطی طعام کے یعنے اس صورتمین داخل ہو اسحال مین
کہ نہ منتظر ہو وقت پکنے طعام کے ولیکن جب بلائے جاؤ تم پس داخل ہو پس جب کہانا کہا چکو پس پراگندہ
ہو اور نہ بیٹہو آرام سے واسطے باتین کرنے کے اسلیے تحقیق یہہ کام ایذا دیتا ہی نبی کو پس شرماتا ہی تمسی اور خدا
نہین شرماتا سچ سی آیا ہی کہ بیچ ولیمہ نکاح زینب بیوی آنحضرت کے لوگ پیغمبر خدا کے گہر مین جمع ہوئے
اور حضرت زینب دیوار کیطرف مونہ کیے ہوئے بیٹہین تہین اور بعضے لوگ بعد کہانے کے بیٹہے رہے
اور آنحضرت نے بسبب حیا کے انکو نہ کہا کہ اُٹہہ جاؤ جب یہہ آیۃ اور آیتہ پردیکی نازل ہوئے یہہ تفسیر
بحرالعلوم مین لکہا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی کہ جاتا ہی کہانے پر بغیر بلائے فاسق ہی اور حرام
کہایا اوسنے اور اگر بغیر بلائے اتفاقاً چلا آوے جبتک اذن نہ ہووے صاحب خانہ نہ داخل
ہووے اور اگر کوئی بلاوے کہانیکے لیے پس اگر نشانی رغبت اور محبت کی ظاہر ہو جاوے اور اگر
بغیر رغبت کے بسبب شرم و ضرورت کے کہتا ہی تو نجاوے اور بہانہ کرے اور اگر بہوکا ہو اور
بقصد طعام کے کسی دوست کے گہر مین بغیر بلانیکے چلا جاوے تو مضایقہ نہین کہ یہہ منقول ہی پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور قصہ تشریف لیجانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
و حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا ابوالہیثم صحابی کے گہر مین مشہور ہی **ف** وہ قصہ یہہ ہی روایت کی
ابوہریرہ نے کہ نکلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن یا ایکرات گہر سے پس ناگہان ملے ابوبکر اور عمر سے
پس فرمایا کہ کس چیز نے نکالا ہی تم دونونکو تمہارے گہرونسے اسوقت یعنے کونسی چیز باعث ہوئی نکلنے
کی اسوقت باوجودیکہ عادت نہ تہی اسوقت نکلنے کی کہا دونون یارون نے کہ بہوک نے نکالا ہی
یعنے شدت بہوک سے نکل آئے ہین فرمایا حضرت نے قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ

ہین ہی البتہ نکالا مجکو اوس چیز نے کہ نکالا تم دونونکو یعنی بہوک نے اونہو پس اٹہی وہ دونو ساتہہ
حضرت کے پہر آئے ایک شخص کے ہان انصار مین سے کہ نام اونکا ابو الہیثم تہا پس ناگہان وہ
اپنے گہر مین نہین تہے پس جب کہ دیکہا حضرت کو اونکے بیوی نے کہا مرحبا و اہلا پس فرمایا اوسکو حضرت نے
کہ کہان ہی فلانا یعنی خاوند تیرا کہا اوسنے کہ گیا ہی میٹہا پانی لانیکے لیئے واسطے ہمارے وہ یہہ
کہہ ہی رہی تہی کہ ناگہان آیا وہ انصاری اور دیکہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کے دونو
یارونکو اور کہا الحمد للہ نہین ہی میرے برابر کوئی آجکی دن کہ اوسکے گہر ایسے بڑی بزرگ مہمان ہوئی
کہا راوی نے پس گیا وہ انصاری اور لایا حضرت اور حضرت کے یارونکے لیئے خوشہ کہجورونکا کہ اوسمین
کہجورین نیم پختہ بہی تہین اور خشک بہی اور تر بہی اور عرض کیا کہ کہائیے اسمین سے اور لے اوسنے
چہری جانور ذبح کرنے کے لیئے پس فرمایا اوسکو حضرت نے کہ دودہ کا جانور ذبح نکرنا پس ذبح کی اوسنے
واسطے حضرت کے اور حضرت کے یارونکے بکری پس کہایا انہون نے بکری مین سے اور اوس خوشہ کہجورمین سے
اور پیا پانی پس جبکہ سیر ہوئے کہانے پینے سے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور
حضرت عمر کو قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میرے اوسکے ہاتہ مین ہی البتہ پوچہے جاؤگے
تم ادای شکر اس نعمت سے دن قیامت کے نکالا تمکو تمہارے گہر دنسے بہوک نے پہر نہپہرے تم یہانتک کہ پہنچی
تمکو یہہ نعمت نقل کی یہہ روایت مسلم نے **ف** اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو یہہ کہ یہہ جو کہا
کہ بہوک نے نکالا انتہی معلوم ہوا کہ جائز ہی ظاہر کرنا رنج و محنت کا دوستونسے درصورتیکہ بطریق شکوہ اور عدم
رضا اور اظہار جزع کے نہو اور دوسرے یہہ کہ جب بہوک زور کی لگے اور مانع ہو نشاط عبادت اور کمال تلذذ سے
ساتہہ عبادت کے اور باعث ہو مشغولی خاطر کے تو نکلنا اور علاج اسکی دفع کا کرنا ساتہہ کسی سبب کے
اسباب مباحہ سے اور سعی کرنی اسکے دفع مین جائز بلکہ لازم ہوتی ہی اور جانا بہی نزدیک دوستونکے
اور طلب کرنا طعام کا انسے وقت تیقن کے ساتہہ قبول کرنے انکیکے بے تکلف اسوقت مین مباح ہوتا ہی
بلکہ باعث ازدیاد محبت کا ہی اور آیا ہی کہ صحابہ جب بہوکی ہوتے تہے حضرت کے پاس حاضر ہوتے اور
دیکہتے جمال باکمال رنج بہوک وغیرہ کا جاتا رہتا اور ساتہہ نورانیت شہود کے سیر ہوتے اور یہہ جو کہا الحمد للہ
انتہی معلوم ہوا کہ مستحب ہی شکر کرنا وقت ظہور نعمت کے اور مستحب ہی اظہار خوشی کا روبرو مہمانونکے اور
یہہ بہی انتہی معلوم ہوا کہ مستحب ہی کہانے سے پہلے لانا میوہ کا آگی مہمان کے اور جلدی سے لے آنا
اوس چیز کا کہ موجود ہو اور یہہ جو کہا کہ جب سیر ہوئے الخ انتہی معلوم ہوا کہ پیٹ بہر کر کہانا حضرت کے زمانہ
مین بہی تہا اور روا ہی اور اسکی کراہت مین جو کچہ آیا ہی تو وہ محمول ہی اسپر کہ عادت اور مداومت

نکرے اسپر کہ موجب سنگدلی اور فراموشی کا ہی حال محتاجونسے آور یہہ جو فرمایا کہ پوچھے جاؤگے الخ یہہ سوال بعضونکے
حق مین بطریق توبیخ و سرزنش کے ہوگا اور بعضون سے واسطے احسان جتانے اور اظہار نعمت و کرامت کے
بہر تقدیر ہر نعمت پر سوال و پرسش ہوگی کہ ادا حق شکر اسکے کا کیا یا نہین نسأل اللّٰہ العافیۃ آور ہمسونکو چاہیے
کہ اس حدیث مین تامل کرین کہ اپنے پیشوا کا کیا حال تہا کہ کسطرحکا فقر اختیار کر رکہا تہا اور کیسی صابر تہے
ہم لوگون کا اگر ایسا حال ہو تو کیسی ناشکری کرنے لگتے ہین روٹی کے نہ ملنے پر کیا اور کچہہ ضروری چیز نہین ملتی تو گہبرا
جاتے ہین اور زبان شکوہ کی کہولدیتے ہین آور اگلے بزرگ ہی اسیطرح کرتے تہے اور بعضی اپنین سے آپسمین دوستی
کہ ہمیشہ ایک دوسریکے گہر جاتے تہے اور یہہ بجای کسب و کفایت انکیکے تہا یعنے اسی پر اکتفا کرتے تہے اور
مقصد انکا مددگاری اور ثواب لانا لوگونکا اور کفایت وقت تہا اور اگر کسی دوست کے گہر مین آوے
اور اوسکی رضا جانے تو درست ہی کہانا اوسکے گہر مین سے کیونکہ خوشی اوسکی بمنزلہ اذن کے ہی اور
منقول ہی یہہ اگلی بزرگونسے آیا ہی کہ کتنے ایک لوگ ایکبارگی سفیان کے گہر مین آئے اوسکو نہ پایا پس دروازہ کہولا
اور دسترخوان بچہاکر کہانا کہانا شروع کیا پس سفیان ثوری آئے اور انکو اس حالت مین دیکہا کہا کہ یہہ اخلاق
اگلے بزرگونکا یاد دلاتی ہی اور آیا ہی کہ کتنے ایک لوگ واسطے ملاقات ایک تابعی کے آئے اونکی گہر مین کچہہ موجود نتہا
وہ ایک دوست کے گہر مین گئے اور اوسکے پیرچخانہ مین دیکہا جو کچہہ پایا آگے مہمان کے لے آئے جب صاحبخانہ
ایا گہر مین تو اُسنے یہہ ماجرا سنا اُسنی کہا کہ خوب کیا اُنہون نے اور جب ملاقات کی اس تابعی سے تو کہا
کہ ای بہائی ہر بار اسیطرح کرتا رہ کہ بہت اچہی بات ہی آور آداب کہانا لانیکا آگے مہمان کے یہہ ہی کہ تکلف
نکرے اور جو کچہہ کہ حاضر ہو لے آوے اور قرض نکرے اگر دشوار ہو کہ یہہ بہی تکلف سے ہی اور چاہیے
کہ نے تکلفی کو بہانہ نکرے یعنی حقیقت مین اسکے پاس اچہی چیز موجود ہی اور بُری چیز لے آوے اور کہے
کہ یہہ بے تکلفی سے لے آیا ہون بلکہ اس صورتمین اچہی ہی چیز لاوے آور اگر ایک کہانا ہو کہ آپ یہہ اسکا
محتاج ہی اور اُسکے لانے کو جی نہین چاہتا نہ لاوے اور تکلف یہہ ہی کہ موافق عادت سے زیادہ کرے اور
یہہ بہی تکلف سے ہی کہ عیال کیطرف نظر نکرے یعنے اپنے بال بچے بہوکے مرتے ہین اور لوگونکو کہلاتی لٹاتی ہین
یہہ تکلف اور بُری بات ہی منقول ہی کہ کسینے امیر المومنین حضرت علی رض کی دعوت کی فرمایا کہ مین آتا ہون تین
شرط سے کہ بازار کو نجانا اور جو کچہہ حاضر ہو لے آنا اور رعایت عیال کو نہ چہوڑنا آور خصلت بعضے
اگلے بزرگون کی ایسی ہی تہی کہ ہر شخص کا طعام کہ گہر مین ہوتا کچہہ اس مین سے
لے آتے اور بعضون نے خشک روٹی اور پانی پر تکلف نہین کیا ہی یعنے وہی لے آئے
اور ادب مہمان اور ملاقات کرنے والے کا یہہ ہی کہ حکم نکرے کسی چیز کے لانیکا

اور اگر اسکو اختیار دین صاحبخانہ تو جو کچھ کہ آسان ہو اختیار کرے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہر چیز مین آسان اختیار کرتے تہے اور بعضون نے کہا کہ کہانا تین قسم پر ہی ساتہ فقراء کے بایثار یعنی اُنکے کہانیکو مقدم رکہے اپنے کہانے پر اور ساتہ مسلمان بہائیون کے بانبساط یعنی شادان اور فرحان اور ساتہ دنیا داروں کے باادب اور ادب صاحبخانہ کا یہہ ہی کہ پوچہے کہانے والون سے کہ تمکو کیا مرغوب ہی اگر ہو سکے مہیا کرے کہ اسمین اجر جزیل ہی والا بیہودہ گوئی نکرے کہ کہی اگر حاضر ہوگا لاونگا مین بلکہ اگر حاضر ہوئے آوے والا سکوت کرے اور جو کہانا کہ آگے یارون کے نہ لاوے تعریف نکرے اسکی اور اسیطرح بال بچونکے لیے جو طعام کہ نہ لاسکے بیان نکرے کہ اسمین رنج دینا ہی انکو اور بعضی ظریف صوفی نے کہا ہی کہ اگر فقیر آوے کہانا آگے لاوے اسکے اور اگر کوئی فقیہ آوے مسئلہ پوچہے اور اگر عابد آوے راہ مسجد کی دکہا دیوے جان کہ ضیافت کی فضیلت بہت آئی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَاخَیرَ فِیمَنْ لَا یُضِیفُ یعنی بہلائی نہین ہی اس شخص مین کہ مہمان نرکہے اور ایکبار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گذرے کہ اوسکی پاس گائین اور اونٹ بہت تہے پس مہمانی کی آنحضرت کی بعد ازان ایک عورت پر گذرے کہ وہ چند بکریان رکہتی تہی پس ذبح کی ایک بکری واسطے آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا نظر کرو بیچ اس مرد و عورت کے بلاشبہ کہ یہہ اخلاق اللہ تعالی کے ہاتہہ مین ہین جسکو چاہے خصلت نیک دیوے اور جسکو چاہے ندیوے **ف** ظاہرا اس مرد نے موافق اپنے مقدور کے خاطر داری نکی اور اس عورت نے باوجود کم استطاعتی کے بہت خاطر داری کی کہ بکری ذبح کی اسکی خصلت حضرت کو پسند آئی اور اوس شخص کی پسند نہ آئی اور مقصود حضرت کا اسمین یہہ تہا کہ لوگ ادب سیکہین حدیث مین آیا ہی کہ ایکدفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہان مہمان آئے اور گہر مین حضرت کے کچہہ تہا نہین فرمایا کہ فلانے یہودی کے پاس جاؤ اور کہو کہ آج کی رات ہمارے ہان مہمان آئے ہین تہوڑا سا آٹا قرض دیوے یہودی نے کہا واللہ مین نہین دینے کا مگر کچہہ گروی رکہکر پس حضرت نے زرہ اپنی گرو دینے کے لیے بہیجی اور مہمان داری کی کہتے ہین کہ حضرت کے وقت موت تک وہ زرہ یہودی پاس گروی تہی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ بغیر مہمانکے کہانا نہ کہاتے تہے بلکہ دو تین کوس تک جنگل مین مہمانکو تلاش کرتے تہے اور پیغمبر صلعم سے لوگون نے پوچہا کہ ایمان کیا ہی فرمایا کہانا کہلانا اور ہر ایک سے سلام علیک کرنی یعنی یہہ چیزین ہی افضل خصلتون ایمان کی ہین ~~ کرامت جوانمردی و نان دہی است ✣ مقالات بیہودہ طبل تہی است

فصل

چوتہی آداب ضیافت کے منحصر ہین چہہ حالتون مین وقت دعوت کے اور قبول کرنے کے اور حاضر ہونے کے اور کہانا آگے لانے کے اور وقت کہانیکے اور وقت چلنے کے کہانا کہا کر آداب دعوت کے یہہ ہین کہ دعوت کرنے مین قصد فخر اور دکہانیکا نہو تا ثواب سے محروم نہو بلکہ مقصود راحت پہنچانی اور متابعت سنت

نبوی کی اور خوش کرنا مسلمانونکے دلونکا ہو اور دعوت پرہیزگارونکی کرے اور کافر اور فاسق اور بے نمازیکو
کہانیکے لیے نہ بلاوے ف ایک دعوت کرنی ہی طلب ثواب کے لیے اور ایک دینا اور کہلانا ہی حاجتمندکو
یعنے وہ بہوکا ہی حاجت رکہتا ہی کہانیکے پس یہہ حکم مذکور دعوت کا ہی اور طعام حاجت پر بہوکے کو دینا
جائز ہی اگرچہ کافر و فاسق ہو حاصل یہہ کہ اگر دعوت کرے طلب ثواب کے لیے تو پرہیزگارونکو بلاوے
اس لیے کہ وہ کہانا کہاکر اسکی قوت سے عبادت کرینگے تو اسکو بہی ثواب پہنچیگا بخلاف کفار و فساق کے
کہ وہ کہاکر کفر و فسق کرینگے اور اگر مقصود دینا بہوکونکو ہی تو سبکو دے کہ دفع حاجت ضروری ہر ایککی
جائز ہی اور ظالم کو کہانا نہ کہلاوے کہ یہہ مدد کرنی ظلم پر ہی اور دعوت کرنے مین تخصیص اغنیا کی نکرے
اور لحاظ اقربا کا ضیافت کرنیمین نچہوڑے اور جسکو جانے کہ آنیکا نہین نہ بلاوے کہ اسمین تکلف ہی
اور باعث ہوتا ہی کہلانے پر بجبر اور یہہ مکروہ ہی اور آداب قبول کرنے دعوت کے یہہ ہین کہ قبول کرنا
دعوت کا سنت موکدہ ہی اور بعضے جگہہ واجب ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم دعوت قبول کرتے تہے اگرچہ
تہوڑی ہی چیز پر ہوتی اور چاہیے کہ اغنیا کے دعوت قبول کرنیکی تخصیص نکرے اور فقیرونکی دعوت
قبول کرنے سے عار نکرے کہ یہہ تکبر ہی اور خلاف سنت نبوی کے ہی آیا ہی کہ امیر المومنین حضرت امام حسن
رضی اللہ عنہ ایکروز ایک قوم پر گذرے کہ خاک پر پڑی ہوی تہے اور سوال کرتے تہے سلام کیا حضرت نے
کہا انہونے کہ کہانا فقیرونکا حاضر ہی اگر میل فرمائیے فرمایا حضرت نے بہتر اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُتَکَبِّرِیْنَ
یعنے تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا متکبرونکو پہر گہوڑے سے اوتری اور اونکے ساتہہ خاک پر بیٹہے اور کہانا
کہایا اور بعد کہانیکے سلام رخصتی کیا اور فرمایا کہ کیا عجب ہی کہ تم بہی اگر ایکدن میری دعوت قبول کرو
پہر بلایا آپ نے اونکو اور اچہے اچہے کہانے آگے رکہے اور اونکے ساتہہ بیٹہہ کر کہایا اور یہہ کمال تواضع
اور الطاف ہی حضرت کا **بیت** تواضع زگردن فرازان نکوست ❊ گدا اگر تواضع کند خوی اوست ف اور
پیچ کہر تکلف کرنیوالے اور فخر کرنیوالے اور احسان رکہنیوالے کے کہانیکے لیے نہ جاوے اور کم ہمتونکے
دستر خوان پر نہ بیٹہے کہ یہہ دعوت قبول کرنے سنت نہین اور اسمین ذلت ہی جیسیکہ سوال کرتے ہین اور
جو شبہہ ہو سکے اس مقدمہ مین بلکہ اگر پہنچنا منظور ہو اول ہی سے قبول نکرے اور بسبب دور ہونے راہ کے
بشرطیکہ ممکن ہو وہان پہنچنا انکار نکرے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بسبب دعوت کے دو دو کوس تشریف فرما
ہوئی ہین اور بسبب روزہ نفل کے انکار نکرے قبول دعوت سے بلکہ جاوے دعوت کرنیوالیکے ہان اور اگر وہ
تکلف کرنیوالا ہو یعنے بدل اسکو منظور ہو کہلانا اسکا افطار کرے اور نیت کرے داخل کرنے خوشیکی
مسلمان کے دلمین کہ ثواب اسکا زیادہ ہی روزہ سے اور اگر تکلف کرنیوالا ہو بہانہ کرے یعنے سچا مثلاً

کہے کہ میرا دل نہین چاہتا کہانیکو اور یہہ سچ ہوگا کہ روزہ دار کا دل نہین چاہتا روزہ توڑنیکو اور اگر بنابر ظاہر حال کے قصد تفتیش کا کرے جائز ہی یعنے مثلاً ظاہر حال سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ تکلف کرتا ہے تو اسکو دریافت کرے اور اگر افطار نکرے پس مہمانی اوسکی خوشبوی اور مانند اسکیکے ہی اور اگر کہانے مین یا بچہونے مین کہ بچہا ہی حرام یا شبہہ حرام کا ہو تو نجاوے اور تحسین نکرے اسکا اور تفاوت اسکا اوپر تفاوت مراتب تقوی کے ہی اور ظالم کی دعوت مین نجاوے اور اگر زبردستی کہلاوین تو تہوڑا سا کہائے اور جس مجلس مین کچہ خلاف شرع ہو مانند فرش ریشمی اور ظروف سونے چاندیکے اور تصویر جاندار کے اور گانے بجانیکے اور چیزون لہو کے اور مانند انکیکے وہان نجاوے اور ظالم اور بدعتی او شریر اور متکبر اور فخر کرنیوالے کے گہر مین بہی نجاوے اور دعوت کے قبول کرنے مین قصد مٹہا کے خواہش پیٹ کا نکرے بلکہ نیت صادق رکہے تا کار آخرت کا کرے یعنے نیت پیروی سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اکرام مسلمان کی اور خوش کرنے مومن کی دلکی اور ملاقات کرنے دوستونکی کرے کہ ہر ایک مین ان چیزونمین سے ثواب بہت ہی اور دعوت کے قبول کرنے مین اظہار شوق کا کرے اور جس کلام عوض مین وہم جاتا ہو نہ قبول کرنے کا دور رکہے اوسے اور بدخلقی نکرے اور حقارت کسی مسلمان کی نکرے کہ مدار عمل نیت پر ہی اور مباح چیزونمین بسبب نیت کے ثواب ہوتا ہی اور حکم مستحب مین ہوجاتے ہین اور طاعت مین بسبب نیت کے ثواب زیادہ ہوتا ہی اور حرام اور بری شرع دعوت نہ قبول کرے کہ نیت بہان معتبر نہین ہی مثلا جس دعوت مین گانا بجانا ناچ رنگ وغیر ذلک ہو وہان یہہ نیت کرے کہ دعوت سنت ہی اسلیے مین جاتا ہون یہہ نیت کام نہین آتیکی وہان نجانا چاہیے اور آداب حاضر ہونیکے دعوت مین یہہ ہین کہ دیر نکرے آگے ہین تا بسبب اسکے لوگ انتظار نکرین اور ایسا جلدی بہی نہ آوے کہ کہانا طیار نہوا ہو کہ یہہ بہی قباحت رکہتا ہی مگر یہہ کہ کہلانیوالے سے کچہ خصوصیت رکہتا ہو کار و بار کرنے کی آور جب آوے چاہیے کہ بیخبر نہ چلا آوے یعنے اذن طلب کرکے آوے اور اگر بہت سے لوگ جمع ہون احتیاج خبر کرنیکی نہین اور جب آوے گہبراوے نہین اور سلام علیک کرے اور نظر ادہر اودہر مجلس کے کرے شاید کہ کوئی سلام و نو جیح اسکی کرے اور اسکو خبر نہو اور سبب وحشت خاطر کسی مسلمانکا ہو اور متکبر کہلاوے اور بالانشینی نہ ڈہونڈہی اور جہان جگہ پاوے بیٹہہ جاوے کہ سنت یہی ہی اور اگر لوگ باعث ہون بالانشینی کے عاجزی کرے اور اگر کوئی بدل و شوق از راہ تعظیم کے اوسکو اعلی جگہ بٹہاوے بیٹہے اور قبول کرے اور اصرار نکرے کہ یہہ بہی خالی تکلف سے نہین اور جگہ لوگون پر تنگ نکرے اور جہان کہ صاحب خانہ اشارہ کرے بیٹہنے کا بیٹہہ جاوے مخالفت اوسکی نکرے شاید کہ اوسنے اپنے دلمین کچہ ترتیب مجلس خیال کی ہو بس مخالفت

اوسکی سبب وحشت خاطر اوسکی ہوگی اور سامنے مکان عورتون کے نہ بیٹھے اور باوقار اور بردبار رہے
اور ہر طرف نظر نکرتا رہے اور جہان سے کہ کھانا لاتے ہون اودہر بہت نہ دیکھتا رہے کہ دلیل حرص و خست
کی ہی اور بہت کلام نکرے اور اگر کچھ بات کہے ساتھہ ہوش کے اور موافق حال و وقت کے کہے ورنہ چپکا
بیٹھا رہے اور اگر آپ سے کوئی بڑے مرتبہ کا بیٹھا ہو آداب و سکار کہے جبتک اوس سے کچھہ نہ پوچھیں کچھ نکہے
اور اگر مشتاق اسکی بات کے ہون تو چپ نرہے اور جو کچھہ کہ لوگون کے طبیعت مین اثر نکرے اور مخالف
اونکے ہو نکہے جبتک کہ موافق شرع کے ہو اور بیہودہ گوئی نکرے کہ یہ بہر حال ناپسند ہی اور اگر کچھہ خلاف
شرع دیکھے منع کرے اور اگر اوسکے موقوف کرنے پر قادر ہو موقوف کرواوے ورنہ پہر آوے اور
اگر پہلے ہی سے حاضر ہو تو بہتر ہی اور اگر بعد بیٹھنے کے خلاف شرع چیز موجود ہو صبر کرے یا نکل آوے
اور اگر مقتدا ہو تو نکل ہی آنا بہتر ہی **ف** کتاب در المختار مین تفصیل اس مسئلہ کی یون لکھی ہی اگر کوئی
دعوت کیا جاوے اور جاوے وہان کوئی کھیل یا غنا یعنے راگ ہو اور اوسکو پہلے سے معلوم نتہا ہو نا
اوسکا تو بیٹھہ جاوے اور کہاوے اگر کہیل وغیرہ اس مکان مین ہو اور اگر دسترخوان پر ہو تو نہین لائق ہی
بیٹہنا بلکہ نکل آوے اعراض کر کر بموجب قول اللہ تعالی فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ پہر اگر مکان مین تہا لہو وغیرہ اور یہہ وہان بیٹھا پس اگر قادر ہو منع کرے اور اگر نہ قادر ہو صبر
کرے اگر نہو مقتدای اور اگر مقتدای ہو اور قادر منع کرنے پر نہین ہی تو نکل آوے اور نہ بیٹھے اسلیئے کہ
اسمین عیب لگتا ہی دین کو اور اگر مہمان کو پہلے سے معلوم ہو کہ وہان کہیل وغیرہ ہی تو جاوی ہی نہین
اصلا برابر ہی کہ ہو مقتدا یا غیر مقتدا اسلیئے کہ حق دعوت کا لازم ہوتا ہی بعد حاضر ہونیکے نہ پہلے اوسکی اور
اِسّے یہہ معلوم ہوا کہ جتنی آلات لہو کے ہین یعنی باجی وغیرہ حرام ہین اور داخل ہووے آلات لہو
والون پر بغیر اذن اونکے واسطے منع کرنے منکر کے کہا ابن مسعود نے کہ آواز باجون کی اور راگ کی اوگاتی ہی
نفاق کو دلمین جیسے کہ اوگاتا ہی پانی کہانس کو اور بزازیہ مین لکھا ہی کہ سننا باجونکی آواز کا حرام ہی بموجب
فرمانے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ سننا باجون کا معصیت ہی اور بیٹھنا اوسپر فسق ہی اور لذت
حاصل کرنی ساتھہ اوسکی کفر ہی یعنی کفران نعمت ہی اسلیئے کہ اللہ تعالی نے اعضا دئی ہین عبادت کیلیے
پس غیر عبادت مین صرف کرنا اونکو کفران نعمت ہی نہ شکر پس واجب ہی یہہ کہ پرہیز کرے اوسکے سننے
سے اور مخالف شرع اور ممنوعات مجلس سے یہہ ہین سننا گانے بجانے کا اور ظروف چاندیکے اور موجود
ہونا عورتون منھہ کہلی ہوئیونکا اور آداب ضیافت سے یہہ بہی ہی کہ وقت آنے مہمان کے قبلہ اور
جگہہ استنجی کی بتاوے اور کہانیکے پہلے جو ہاتہہ دہوتے ہین کہلانے والا پہلے اپنے ہاتہہ دہووے

پہر اورونکے دہلاوے اور بعد کہانیکے اور لوگون کے پہلے دہلاوے اور پہر اپنے دہووے اور آداب
حاضر کرنے کہانیکے یہہ ہین کہ کہانیکے حاضر کرنے مین جلدی کرے کہ یہہ بہی مہمان کی تعظیم و خاطر داری مین
سے ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ
یعنے جو کوئی کہ ایمان رکہتا ہو اللہ پر اور روز قیامت پر بس چاہیے کہ خاطر داری کرے مہمان کی
اور جب اکثر آدمی آچکین بسبب ایک دو آدمی کے انتظار نکرے اگر وقت موعود سے تاخیر کرے اسلیے
کہ حق حاضرونکا غالب ہی مگر یہہ کہ کسی فقیر نے تاخیر کی ہو تو اوسکا انتظار کرین یا وہ شکستہ خاطر ہو
یا وہ ایسا شخص ہو کہ اسکے انتظار مین حاضرونکو رنج ہو اور کہانا بہت ٹہنڈا کرین حاتم اصم رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ جلدی شیطان سے ہی مگر پانچ چیزونمین جلدی کرنی سنت ہی مہمانکے کہا کہلانے مین اور تجہیز
و تکفین میت مین اور باکرہ کے نکاح کردینے مین اور ادا ادین مین اور توبہ کرنے مین گناہو نسے اور بہی
جلدی کرنی ولیمہ مین اور ولیمہ نکاح کے کہانیکو کہتے ہین اور ترتیب کہانیکی یہہ ہی کہ ابتدا ساتہہ میوہ کے کرین
اگر موجود ہو کہ ازراہ حکمت کے یہہ خوب ہی اسلیے کہ میوہ سریع الہضم ہی بس اسفل معدہ مین ہونا اسکا بہتر ہی
اور قرآن مین اشارہ ہی اوپر تقدیم میوہ کے طعام پر جہان کہ طعام اہل جنت کا ذکر فرمایا ہی وَفَاکِہَۃٍ
مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَہُوْنَ یعنے غلمان وہان کے انکے لیے میوے لیکر آوینگے
جو کہ پسند کرینگے یہہ اور گوشت جانورونکے لاوینگے جو کہ مرغوب ہونگے انکو اور بعد از میوے کے پہلے لانا
گوشت کا بہتر ہی کہ حدیث مین آیا ہی سَیِّدُ الطَّعَامِ اللَّحْمُ یعنے سردار کہانونکا گوشت ہی اور جو کہانا
کہ لطیف ہو پہلے کہاوے تاحاجت روائی لطیف سے ہو جاوے اور بہت نہ کہایا جاوے یعنی اسلیے
کہ بعد لطیف کے برے کہانیکو دل نہین چاہتا اور عادت اہل خواہش اور متنعمین کی برعکس اسکے ہی کہ کہانا برا
پہلے کہاتے ہین تا رغبت لطیف پر بہت ہو اور یہہ خلاف سنت ہی اور جیلہ بہ کہانیکا ہی اور اگر ابتدا ساتہہ
نمک اور ترکاریکے کرے بہتر ہی کہ اسمین زیب و بستر خوان کی ہی اور رغبت ہوتی ہی کہانے پر اور درمیان
کہانیکے پانی سرد و شیرین موجود کرین کہ اس سے بہتر کوئی نعمت نہین اور عادت قدما کی یہہ تہی کہ سب طرحکے
کہانے یکبارگی ہی سے آتے تہے اور اگر کئی طرحکے کہانے ہون تو ظاہر کردینا اس بات کا بہتر ہی تاکہ
ماحضر ہی سے حاجت روائی کرلین اور منتظر رہین اور دستر خوان جلدی نہ اوٹہا ڈالے تا شاید کہ اسمین
کوئی ایسا ہو کہ ہنوز اسکو حاجت باقی ہو اور بسبب شرم کے اظہار نکر سکے بلکہ جب مرتبہ فراغ کا پہنچے
اب بیٹہہ جاوے اور ہاتہہ کہانے پر ڈالے اور کہے بسم اللہ مدد کرو اور یہہ طریقہ اگلے بزرگون نے اچہا جانا ہی اور
چاہیے کہ کہانا بقدر ضرورت کے لاوے کہ کم اوس سے لیجہ ہی مروت سے اور زیادہ حاجت سے فخر اور اسراف ہی حصہ

جبکہ جانے کہ یہ سب نہیں کہانے کا اور اگر راضی ہوا سپر کہ سب لیجاوے تو بہت سالانا بہتر آیا ہی کہ ابراہیم ادہم
طعام بہت لاتے تہے مہمانونکے لئے سفیان ثوری نے کہا کہ کیا نہیں ہی یہ اسراف ابراہیم نے کہا کہ
نہیں ہی کہانا کہلانے مین اسراف اور اگر یہ نیت نہو یعنے لیجانیکی تو بہت لانا تکلف اور ضایع کرنا اور علامت
فخر کے ہی اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین قبول نہین کرتے تہے فخر کے کہانیکو اور چاہیے کہ پہلی کہانیمین
سے حصہ گہر کے لوگونکا نکال لے تاکہ دل اونکا مجلس والونکے کہانے مین نہ لگا رہے اور اگر نہ بچے مہمانونسے
آزردہ نہون اور کہانا مہمانونکو مکروہ نہو اور بغیر رضا کہلانے والیکے کہانا نہ اوٹہاوے یعنے لیجانیکے لئے
کہ اسمین ذلت ہی اور اگر رضا اوسکے نہ جانے نہ اوٹہاوے کہ حرام ہی اور بر تقدیر اوسکی رضا کے طریقہ
اعتدال کا رعایت کرے اور پاس کے لوگونکا نہ اوٹہاوے مگر جبکہ وہ راضی ہون اور آداب کہانیکے
جسقدر کہ چاہییں تفصیل سے اوپر کی فصلون مین ذکر ہوچکی اور آداب رخصت ہونیکے مجلس سے یہ ہین کہ صاحب خانہ
دروازہ کے باہر تک پہنچانیکے لیے آوے کہ یہ ہی مہمان کی تعظیم مین سے ہی اور سنت بہی ہی
اور کشادہ پیشانی رہے کہ پوری تعظیم اسمین ہی اور اول و آخر بہت کشادہ پیشانی رہے کہ پورا کرنا اس
تعظیم کا بہی کہانا کہلانے سے بہتر ہی اور مہمانکو چاہیے کہ کشادہ پیشانی پہرے اور اگر کچہ قصور خدمت
مین ہوا ہو عفو کرے اور خوش جاوے اور خوش خلقی بہترین اعمال سے ہی اور بد خلقی بدترین
اعمال ہی اور دعا خیر کرے اور بغیر رضا گہر والیکے باہر نکلے اور بیچ مدت ٹہرنے کے رعایت خاطر صاحب خانہ
کی کرے اور زیادہ تین دن سے نہ رہے کہ باعث ملالت نہو اور وہ نکال نہ دے اور بہت نہ رہے
مگر کہ خلوص دل سے اصرار کرین گہر والے اور مستحب ہی کہ واسطے مہمانکے ایک فرش مہیا رکہے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تین فرش کافی ہین ایک اپنے لیے اور ایک اپنی بیوی کے لیے اور ایک
مہمانکے لیے اور چوتہا شیطانکے لیے ہی **ف** یعنے آدمی کے لیے تین بچہونے چاہییں اگر میسر ہون
ایک تو اپنے لیے اور دوسرا اپنی بیوی کے لیے کہ شاید کسی وقت بسبب مرض کے یا کسی اور عذر کے تنہا سونیکے
والا بیوی کے ساتہہ سونا اولی اور موافق تر ساتہہ سنت کے ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات رضکے
ساتہہ سویا کرتے تہے اور تیسرا مہمانکے لیے کہ آوے تو رات کو اوسپر سووے یہ تین بچہونے کافی ہین اور زیادہ
اسے اسراف ہی جیسیکہ فرمایا کہ چوتہا اگر ہو تو شیطانکے لیے ہی نسبت شیطانکی طرف اسلیے کی کہ چونکہ
زیادہ قدر حاجت سے ہی اور محل مفاخرت ہی مذموم ہی اور ہر مذموم منسوب اسکے طرف ہی یا اسلیے
شیطانکی طرف نسبت کیا کہ چونکہ زاید ہی حاجت سے اسپر شیطان رات گذارتا ہی لیکن اگر کسیکی عادت
کرم و سخاوت کی ہو اور مہمان اوسکے ہان بہت آتے ہون تو ظاہر یہ ہی کہ کثرت فرش و اسباب مذموم نہو

مذموم وہ ہی کہ واسطے مفاخرت وتکبر کے ہو یہ حضرت شیخ عبدالحق نے شرح مشکوۃ مین لکھا ہی فصل

پانچوین بیچ فائدون متفرق کے کہ متعلق اس باب کے ہین کہانا بازار مین مکروہ ہی اتنی لائق گواہی کے نہین رہتا بسبب ہونے اوسکے دلالت کرنیوالا اوپر کمینگی اور عدم مروت پر اور بعضون نے لکھا ہی کہ یہ مختلف ہوتا ہی ساتہہ اختلاف عادتون شہرونکے اور حالتون شخصونکے بعضون سے بسبب کم ہونے اور زیادتی حرص کے ہوتا ہی اور یہ ساقط کرنیوالا عدالت کا ہی یعنے اس سے لائق گواہی کے نہین رہتا اور بعضونسے بسبب تواضع اور ترک تکلف کے ہوتا ہی اور نقل کیا گیا ہی یہ بعضے صوفیون سے اور ایک انگلے اور دو انگلے سے نکہاوے اور سنت یہہ ہی کہ تین انگلیونسے کہاوے یعنے ایک انگوٹہا اور دو انگلیان اسکے پاس کی اور چار یا پانچ انگلیونسے نکہاوے کہ دلالت کرتا ہی حرص پر اور کہانا گوشت کا بڑہاتا ہی گوشت کو اور گوشت گائیکا موجب بیماریکا ہی اور دودہ اوسکا دوا ہی اور کہانا مچہلی کا بدنکو گہٹاتا ہی اور پڑہنا قران کا اور کرنا مسواک کا بلغم کو دور کرتا ہی اور کاشنار گونکا بیماری پیدا کرتا ہی اور رات کو نکہانا بڈہا کرتا ہی اور صبح کو نکہانا ضعیف کرتا ہی اور پرہیز کرنا تندرست کے لئے ضرر کرتا ہی جیسکہ پرہیز نکرنا بیمار کو ضرر کرتا ہی آیا ہی کہ حجاج نے ایک طبیب سے پوچہا کہ مجکو کچہ ایسا بتا کہ اوسکے کرنے سے احتیاج کسی طبیب کی نہو اوسنے کہا کہ غیر جوان عورت سے نکاح نکر اور گوشت غیر جوان جانور کا نکہا اور باورچیخانہ مین سے جو چیز گلی نہو نکہا اور دوا بغیر بیماریکے نکہا اور میوہ کہ پکا نہو نکہا اور چبانی مین مبالغہ کر اور جو کچہہ خوش آوے اوسے کہا اور کہانے پر پانی نہ پی مگر کہ بعد دیر کے اور پیٹ بہرے پر کچہ نہ کہا اور پیشاب اور پاۓخانہ نروک اور بعد دن کے کہانیکے سورہ اور بعد رات کے کہانیکے ٹہلا کر چار چیزین بدنکو قوی کرتی ہین کہانا گوشت کا اور سونگہنا خوشبو کا اور کثرت غسل کی بغیر جماع کے اور پہننا کتان کا کہ ایک قسم ہی کپڑے کی اور چار چیزین بدنکو سست کرتی ہین جماع بہت کرنا غم بہت کہانا اور بہت پانی پینا اور نہار پانی اور ترشی بہت کہانا اور چار چیزین بینائیکو قوی کرتی ہین روبقبلہ بیٹہنا اور سرمہ دینا سوتے وقت اور نظر کرنی سبزہ پر اور لباس پاکیزہ پہننا اور چار چیزین بینائیکو کند کرتی ہین دیکہنا نجاستونکا اور دیکہنا سولی دی ہوئونکا یعنے جو کہ گل دیا گیا ہو اور عورت کے ستر کو دیکہنا اور قبلہ کی طرف پیٹہ کرکے بیٹہنا اور چار چیزین قوت جماع کو زیادہ کرتی ہین چڑیا کا کہانا اور اطریفل اکبر کہانا اور پستہ کہانا اور چرچر کہانا اور چار چیزین عقل کو زیادہ کرتی ہین ترک کرنا اوس کلام کو کہ زیادہ ہو حاجت سے اور مسواک کرنی اور ساتہہ علماء اور صلحا کے بیٹہنا اور سونا چار قسم پر ہی چت سونا اور یہہ سونا انبیا کا ہی کہ تفکر کرتے ہین بیچ پیدائش آسمان و زمین کے اور داہنی کروٹ سونا اور یہہ سونا علما کا ہی اور عبادت ہی اور بائین کروٹ سونا اور یہہ سونا

بادشاہونکا ہی واسطے ہضم ہونے طعام کے اور مُنہ کے بل سونا اور یہہ سونا شیطانونکا ہی **باب دوسرا**
بیچ آداب نکاح کے اور اس باب مین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی** بیچ فائدون نکاح کے اور آفتون اوسکے
اور **فصل دوسری** اون چیزونمین کہ واجب ہی رعایت اونکی **فصل تیسری** بیچ آداب گذران
کرنیکے ساتھہ عورتونکے اور بیچ ولیمہ کے **فصل چوتھی** بیچ آداب جماع کے اور بچہ پیدا ہونیکے اور طلاق کے
فصل پانچوین حقوق مین میان بیوی کے **فصل پہلی** بیچ فوائد اور آفتون نکاح کے جان تو کہ
علما مین اختلاف ہی اس مسئلہ مین کہ نکاح کرنا بہتر ہی یا نکرنا مختار یعنے پسندیدہ بعضونکے نزدیک یہ ہی
کہ افضل ہماری زمانہ مین نکرنا نکاح کا ہی اور افضلیت نکاح کی اگلے زمانہ مین تہی کہ رزق وجہ حلال سے
میسر ہوتا تہا اور اخلاق عورتونکے اچہے تہے اور حدیثین اور اقوال صحابہ کے دونو جانب مین موجود ہین
نکاح کرنے کی فضیلت مین اکثر روایتین آئی ہین اور حقیقت حال کی موقوف ہی اوپر بیان کرنے فوائد نکاح
اور آفتون اوسکی کے فوائد نکاح سے یہہ ہین پیدا ہونا اولاد کا اور مقصود نکاح کے مقرر ہونے سے یہی ہی
کہ باقی رہے نسل آدم کی اور بیچ پیدا ہونے اولاد کے فائدے اور فضیلتین بہت ہین کہ سعی کرنی ہی بیچ حاصل
کرنے مراد حق کے اسلیے کہ حکمت بیچ پیدا کرنے شہوت کے اور ستر کے حاصل ہونا اولاد کا اور باقی رکہنا جنس
انسان کا ہی اور سعی کرنی ہی بیچ حاصل کرنے مراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا آنحضرت صلے
نکاح کرو اور اولاد جنو کہ مین فخر کرونگا بسبب تمہارے اور امتون پر کہ میری امت مین اتنے لوگ ہین
اور بیچ مرنے چہوٹی اولاد کے ثواب بیشمار ہی آیا ہی کہ قیامت کو جب چہوٹونکو بہشت مین لیجانے لگینگے
تو وے اپنے مان اور باپ کا پکڑ لینگے کہ جبتک یہہ بہشت مین نہین جائینگے ہم قدم نہین رکہینگے پس حکم ہوگا کہ پکڑ لو
ہاتہہ مان اور باپ اپنی کے اور لیجاؤ انکو بہشت مین اور بیچ دعا کرنے فرزند صالح کے اپنے مان باپ کے لیے
بعد مرنے کے فائدہ بہت ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ دعائین پیش کی جاتی ہین مردہ کے نور کے
طباقونین اور اگر فرزند صالح نہین ہوتا تو بہی امید قبول کی ہی اور اکثر فضیلت نکاح کی بواسطہ فرزند کے
اور جب مقصود حاصل کرنا فرزند کا ہو تو نکاح عورت بانجھ سے مکروہ اور برا ہوا حدیث مین آیا ہی کہ
بہترین عورتونکی جننے والی ہی اور یہہ بہی آیا ہی کہ بوریا پڑا ہوا گہر کے کونے مین بہتر ہی عورت
نہ جننے والی سے اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ کالی عورت جننے والی بہتر ہی عورت گوری نہ جننے والی سے
اور نکاح کے فائدونین سے ایک یہہ فائدہ ہی کہ اوس سے امن ہوتی ہی آفتون شیطان کے سے
اور دشمنون اوسکے سے ہرچند کہ اگر تقوی رکہتا ہو تو مانع ہوتا ہی افعال بد اعضا کے سے اور آفت نظر سے
ولیکن محفوظ ہونا قلب کا وسوسونسے اور خطرونسے اور فکر سے دشوار ہی یعنی دل کے وسوسے نکاح ہی سے

مٹتے ہیں چنانچہ اسی سبب سے کہا ہی ابن عباس نے کہ تمام نہیں ہوتی ہیں عبادتیں مگر ساتھ نکاح کے اور بعضوں نے
بیچ تفسیر خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا (پیدا کیا گیا ہی آدمی ضعیف) کے کہا ہی کہ صبر عورت سے نہیں کر سکتا اور لکھا ہی علما نے کہ جب
شہوت غلبہ کرتی ہی آدمی پر تو جاتے رہتے ہیں اوس سے دو حصہ عقل اور دین کے اور حدیث میں آیا ہی
کہ بچاؤ اون عورتوں کے پاس کہ خاوند نرکھتی ہوں اسلیے کہ شیطان جاری ہوتا ہی آدمیو نمین جگہہ جاری
ہونے خون کے یعنی بہت تصرف کرتا ہی صحابہ نے کہا کہ آپ مین بھی یا رسول اللہ فرمایا مجھمین بھی و لیکن
میری مدد کی ہی اللہ نے شیطان پر پس اسلام لے آیا ہی یعنی تابعدار ہو گیا ہی میرا اور بیچ نکاح کرنے کے
امان ہی واقع ہونے سے بلامین روایت کیا ہی جابر رضی اللہ عنہ نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
دیکھا ایک عورت کو پس آئے اپنے گھر مین اور قضا رشہوت کی اپنی ایک بیوی سے اور فرمایا کہ جب آگے
آتی ہی عورت آتی بیچ صورت شیطان کے پس جب دیکھی ایک تمہارا کسی عورت کو کہ خوش آوے چاہیے کہ
آوے اپنی بیوی کے پاس یعنے صحبت کرے اور منقول ہی کہ عبد اللہ ابن عمر کہ زاہد اور علمای صحابہ
سے تھے اول افطار ساتھ جماع کے کرتے تھے واسطے فارغ کرنے دلکے عبادت کے لیے اور اسی لیے
مستحب ہی فراغت کرنی کاروبار سے پہلے نماز کے اور منقول ہی اونسے کہ ماہ رمضان مین نماز عشا
تک تین عورتونکو خوش کرتے تھے یعنے جماع کرتے تھے اور واسطے اسی فائدہ کے مستحب ہی
نکاح زیادہ ایک عورت سے اگر حاصل نہو فراغ خاطر ایک عورت سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
فرمایا کہ بہترین امت وہ ہی کہ عورتیں بہت رکھی اور شہوت عرب والونکو بہت ہی چنانچہ اسیلیے صلحا اونکے
نکاح بہت کرتے ہیں اور صحابہ مین بہت لوگ ایسے تھے کہ تین چار بیوی رکھتے تھے اور ایسے بہت کم تھے
کہ دو بیوی سے کم رکھیں اور اگر حاصل نہو محبت اور الفت ایک بیوی سے تو مستحب ہی بدلنا یعنے
اوسکو چھوڑ دے اور اور کرلے کہتے ہیں کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بہت نکاح کیے تھے یہانتک
کہ زیادہ دو سو عورتوں سے نکاح کیا ہی کبھی چار چار عورتونکو ایک ہی عقد سے نکاح مین لاتے تھے اور
کبھی چار عورتونکو ایک ہی مرتبہ طلاق دیتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حسن
مشابہ ہی میری صورت و سیرت مین اور فرمایا آنحضرت نے کہ حسن مجھسے ہی یعنی صورت و سیرت مین اور حسین علی سے ہی
راضی ہو اللہ اون سب سے اور امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ بعد وفات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چار عورتیں
نکاحی اور ستر ان حرمین رکھتے تھے اور سات روز بعد حضرت فاطمہ کی وفات کے آپ نے نکاح کیا تھا اور مدار نکاح کی زیادتی اور
کمی کا اوپر کمی اور زیادتی شہوت کے ہی کیونکہ علاج بقدر مرض کے ہوتا ہی اور مراد تسلی نفس کی اور فراغت دلکی ہی پس اگر کسی کو یہ
بات حاصل ہو کم کرے والا زیادہ اور فائدہ نکاح کا یہ بھی ہی کہ نکاح سے راحت نفس اور الفت ہوتی ہی بسبب بیٹھنے اور

ہوینگے اور بسبب دیکھنے اور ہنسنے بولنے کے اوسنے اور اسے قوت نفس کو حاصل ہوتی ہی عبادت پر
کسواسطے کہ عبادت مخالف نفس کے ہی اور ہمیشہ عبادت مین مشغول کرنا نفس کا زبردستی موجب رنج وملال کا
ہی پس خوش کرنا نفس کا بعضے وقتومین سبب فرحت ونشاط کا ہی اور ہو سکتا ہی کہ یہی حکمت ہوا سمین کہ مکروہ
کی گئی ہی نماز بعضی وقتومین اور تفریح وقیلولہ سنت ہی یعنے مثلا دوپہر کو جو نماز مکروہ ہوئی اور قیلولہ
سنت تو اسی سبب سے کہ نفس خوش ہو کر قوت عبادت کی حاصل کرے پس یہی بات نکاح سے حاصل
ہوتی ہی امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی رَوِّحُوا الْقُلُوبَ سَاعَةً فَاِنَّهَا اِذَا اُكْرِهَتْ
عَمِيَتْ یعنے آرام پہنچاؤ دلونکو ایک ساعت کیونکہ جب جبر کیا جاتا ہی دلون پر تو اندہی ہو جاتے ہین
حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر
آپسمین باتین حصول نفع تجارت آخرت کی کر رہے تہے کوئی کہتا تہا کہ مین تمام رات جاگا کرونگا اور کوئی
کہتی تہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکہا کرونگا اور کوئی کہتا تہا کہ مین عورت پاس ہر گز نجاونگا اتنے مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سنتے ہوئے باہر آئے اور پوچہا کہ کیا کہہ رہے ہو تم قسم ہی اللہ تعالی کی کہ مین بڑا
پرہیز گار ہون آدمیومین نزدیک خدا تعالی کے اور حال میرا یہہ ہی کہ کہاتا بہی ہون اور روزہ بہی رکہتا ہون
اور نماز بہی پڑہتا ہون اور سوتا بہی ہون اور عورتونکے پاس بہی جاتا ہون اور زیادتی ہر جگہہ بری ہی
یعنے تم جو اتنی اتنی عبادتونکا ارادہ رکہتے ہو اچہا نہین کہ باعث تہک جانے نفس کا ہی عبادت ضروری
سے اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حُبِّبَ اِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلٰثٌ اَلطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ وَقُرَّةُ
عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ محبوب ہین مجکو دنیا تمہاری سے تین چیزین خوشبو لگانی اور عورتین اور ٹہنڈک
میری آنکہونکی نماز مین ہی یعنے نہایت فرحت ہوتی ہی نماز مین بسبب حضور رب العالمین کے اور یہہ
فائدہ نکاح کا یعنے خوش ہونا نفس کا اور اسے حاصل ہونا قوت کا عبادتکے لیئے عام نہین ہی ہر کسیکے حق مین
اسلیئے کہ ایسے آدمی کم ہین کہ قصد انکا نکاح مین یہہ ہو بلکہ اکثر قصد انکا دفع کرنا شہوت کا ہوتا ہی اور یہہ
بہی ہی کہ یہہ فائدہ کچہ نکاح ہی مین منحصر نہین بہت آدمی ایسے ہین کہ دیکہنے سے پانی اور سبزہ وغیرہ کے
اپنے دلکو خوش کرتے ہین پس وہ محتاج نہین ہین نفس کے خوش کرنے مین مصاحبت عورتون کے پس مختلف
ہوتا ہی یہہ ساتہہ اختلاف احوال اور اشخاص کے یعنے کسیکو کسی چیز سے خوشی حاصل ہوتی ہی اور کسیکو کسی
چیز سے اور فائدہ نکاح کا یہہ ہی کہ اوسسے فراغت دلکو حاصل ہوتی ہی کاروبار گہر اور کہانے پکانیکی سے
کیونکہ اگر آپ بوجہ کہانے پکانے کا اوٹہاوے تو اکثر اوقات فکرمند اور اوقات ضائع رہے پس عورت نیک مدد
کرتی ہی امور دین مین نہ یہہ کہ خلل ڈالتی ہی ان مین اسیواسطے ابو سلیمان دارا رحمہ اللہ نے فرمایا ہی

الزَّوجةُ الصَّالِحَةُ لَيسَتْ مِنَ الدُّنيَا فَإِنَّهَا تُفَرِّغُكَ لِلآخِرَةِ یعنے عورت نیک جملہ دنیا سے
نہین ہی کیونکہ اوس سے فراغت حاصل ہوتی ہی واسطے کار آخرت کے اور بعضون نے بیچ تفسیر
رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنيَا حَسَنَةً کے کہا ہی کہ مراد حسنہ سے عورت صالحہ ہی اور حضرت عمر رضی اللہ
نے فرمایا ہی کہ بعد ایمان کے بہتر کوئی نعمت عورت صالحہ سے نہین اور حدیث مین آیا ہی کہ فضیلت
میری آدم صلوات اللہ علیہ پر دو وجہ سے ہی ایک یہہ کہ بیوی اونکی باعث گناہ کی ہوئی اور میری بیوی
مددگار ہی طاعت پر دوسرے یہہ کہ شیطان اونکا کافر تہا اور شیطان میرا مسلمان ہی اور یہہ فائدہ
بہی مخصوص ہی ساتہہ بعضے شخصونکے کہ جو ایسا ہو کہ کوئی سرانجام اسکے امور کا کرنیوالا نہو تو البتہ اسکے نکاح
مین یہہ فائدہ ہی والا نہین اور اسی فائدہ کے واسطے مستحب نہین ہی نکاح کرنا دو عورتون سے اور زیادہ سے
کیونکہ یہہ اکثر سبب رنج اور ملال کا اور خلل کا گہر کے کامونمین ہی اور خلاف اسکا نادرات سے ہی اور فائدہ
نکاح کا یہہ بہی ہی کہ اوس سے مجاہدہ اور ریاضت نفس کی ہوتی ہی بسبب صبر کرنیکے اوپر اذیتون اور بدخلقی اور
کج فہمی بیوی کے اور بسبب خبرگیری احوال اونکے اور موجود رکہنے اسباب معاش کے اونکے لیے اور صبر
کرنے سے ایذا اون پر بہت ہی ثواب ملتا ہی اور فضیلت بیشمار ہی اسکے اور مرتبہ صبر کا بلند ہی اور خصائل حمیدہ
اور اخلاق پسندیدہ پیغمبرون اولی العزم علیہم السلام کیسے ہی کہتے ہین کہ کتنے ایک آدمی حضرت یوسف
علیہ السلام کے ہان مہمان آئے پس انہون نے معلوم کیا کہ ہر بار جانے اور نکلنے مین حضرت یوسف پر آثار ایذا کے
بہت پائے جاتے ہین اور یہہ بہت سکوت اور صبر کرتے ہین اون لوگونکو انکے حال دیکہنے سے تعجب ہوا
حضرت یوسف نے کہا کہ تعجب نکرو کہ مینے ہی اللہ تعالی سے عرض کیا تہا کہ یا اللہ جو بلا اور عذاب کہ مجہپر
آخرت مین کرے تو یہین کرلے کہ مجکو تحمل بلائے آخرت کا نہین پس حکم ہوا کہ عذاب تیرا یہہ ہی کہ فلانیکی بیٹی
سے نکاح کر پس نکاح کیا مینے اور اب اوسکی ایذا پر صبر کرتا ہون اور صبر کرنے مین انکسار نفس ہی اور اچہا
کرنا خلق کا اسلیئے کہ اکیلے کی اور مصاحب اچہی خلق والونکی نہین نکلتی ہی خبائث باطن کی اور ظاہر نہین
ہوتے ہین عیب نفس کے پس واجب ہی چلنے والے راہ آخرت پر کہ آزماوے اپنے نفس کو ساتہہ ایسے
ریاضت کے تا عادت پڑے صبر کرنیکے اور معتدل ہوئے اخلاق اوسکا اور مرتاض ہوا اوسکا نفس
اور یہہ فائدہ بہی مخصوص ساتہہ اون لوگونکے ہی کہ چلتے ہین راہ مجاہدہ کی اور حسن خلق نہین رکہتے اصل
خلقت مین یا ریاضت پہلے سے نہین حاصل رکہتی اور جو کہ محتاج نہین ہین اسکے بسبب اچہے ہونے اصل
خلقت کے یا پہلے مجاہدہ کے پس اونکے حق مین نکاح کرنا مفید نہین اس مطلب کو اور اوسکو ریاضت اور فکر
کرنی علوم مین اور مجاہدہ کرنا ساتہہ اور طاعتونکے کافی ہی اور نکاح کا فائدہ یہہ بہی ہی کہ اسکے سبب سے

حاکم ہوتا ہی یعنی اہل و عیال پر اور رعایت کرتا ہی اونکی اور حقوق ادا کرتا ہی اونکے اور کوشش کرتا ہی
بیچ حاصل کرنے وجہ حلال کے اور سعی کرتا ہی اہل و اولاد کی تعلیم کرنے مین اور راہ بتانے مین دین کے
اور اہل و اولاد اسکی رعیت ہین اور یہہ حاکم اونکا پس یہہ جو رعایت و عدل کریگا انمین بڑا ثواب پاویگا
کہ اسکی بڑی بزرگی آئی ہی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عدل کرنا ایک ساعت کا حاکم عادل سے
افضل ہی ستر برس کی عبادت سے اور اسی سبب سے وارد ہوئی ہین فضیلتین حق حاکم عادل کی اور
کیونکر برابر ہووے وہ شخص کہ مشغول ہو فقط اپنی ہی نفس کی درستی مین اور وہ شخص کہ باوجود درستی
اپنی کے خدمت خلق بھی کرتا ہو اور کیونکر برابر ہو وہ شخص کہ ہمیشہ فراغت رکھتا ہو اور وہ شخص کہ ہمیشہ صبر کرتا ہو
ایذاؤن پر اور خبرگیری اہل و عیال کی بمنزلہ جہاد کے ہی اور فضیلت جہاد کی معلوم ہی ہی کہ کیا کچھ آئی ہی
اور اسی سبب سے حضرت حق سبحانہ و تعالی نے انبیا مین سے یاد نہین کیا ہی قرآن مین مگر بیویون والونکو
ایا ہی کہ حضرت یحیی علیہ السلام نے نکاح کیا تھا واسطے حاصل کرنے ثواب اور فضیلت نکاح کے لیکن
جماع نہین کیا اور انبیا مرسل مین سے جو مجرد تھے حضرت عیسی علیہ السلام تھے کہتی ہین کہ وہ بھی نکاح
کرینگے اوسوقت مین کہ اوترینگے آسمان سے یعنی قریب قیامت کے اور اونکی اولاد ہوگی اور کہا بشیر
بن حارث نے کہ فضیلت احمد بن حنبل کی مجہپر تین وجہ سے ہی ایک تو یہہ کہ وہ حاصل کرتے ہین مال
حلال اپنے لیے اور غیرونکے لیے اور مین تنہا اپنے ہی لیے کرتا ہون اور دوسرے یہہ کہ وہ فراخی
رکھتے ہین نکاح مین اور مین تنگی کرتا ہون تیسرے یہہ کہ وہ امام بہت لوگونکے ہین اور مین اپنے ہی نفس کی
درستی مین مشغول ہون اور آیا ہی کہ ایک عابد نے ایک عالم سے کہا کہ حقتعالی نے ہر عمل نیک نصیب
مجھکو کیا اور بیان کیا حج کو اور جہاد کو اور اور نیک اعمال کو یعنی بیان کیا کہ یہہ یہہ عمل نیک مجھکو نصیب ہوئے ہین
پس کہا اوس عالم نے کہ کہان ہی تو عمل ابدال سے یعنی عمل ابدال سے غافل ہی تو وہ تو نے نہین حاصل کیا تو اوس
عابد نے کہا کہ کیا ہی عمل ابدال کا کہا اوس عالم نے کہ حاصل کرنا حلال کا واسطے نفقہ عیال کے اور کہا ہی علما نے
کہ عبادت قبیلدار کی افضل ہی ستر درجہ عبادت مجرد کے سے اور ایک شخص نے ابراہیم ابن ادہم سے کہا
کہ خوش حال ہی تیرا کہ فارغ کیا تو نے اپنی تئین واسطے عبادت کے فرمایا ابراہیم نے کہ ایک غم تیرا سبب
عیال کے بہتر ہی میری سب عبادت تو سنے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی بیٹی رکھتا ہو اور بیچ خرچ کرنے
اور خبرگیری اوسکی کے نیکی کرے یعنی اچھی طرح خبرگیری کرے واجب ہی اوسکے لیے بہشت مگر کہ وہ عمل
کیا ہو کہ نہ بخشا جاوے یعنے شرک اور حدیث مین آیا ہی کہ غم اور محنت کفارہ ہی گناہونکا اور بعضے
اگلے علما نے کہا ہی کہ بعضے گناہ ایسے ہین کہ کفارہ اونکا نہین ہی سوائی غم عیال کے اور طلب کرنے

معیشت کے اور یہہ فائدہ ہی مخصوص ہی ساتہہ اہل عبادت کے کہ اونکے لیے سوا اعمال ظاہر کے
کوئی شغل و عبادت اور نہو اس لیے کہ یہہ بہی عبادتونمین سے ہی بلکہ یہہ عبادت متعدی ہی اور فضیلت
عبادت متعدی کی اوپر عبادت لازمی کے بیشمار ہی اور جسکو کہ حاصل ہو سیر باطن اور فکر کرنا علوم و
اور مکاشفات ہو تو نہین نفع دیتا اوسکو یہہ فائدہ اسلیے کہ علم افضل عبادت ہی اور اسلیے فضیلت دی
گئی ہی علم دین کے سکہانے اور سیکہنے کو اوپر عبادت نفل کے اور فائدہ علم کا عام ہی تمام خلق کے لیے
اور افضل ہی حاصل کرنے نفقہ کے سے واسطے عیال کے اور فائدہ نکاح کا یہہ بہی ہی کہ بہت ہوتا ہی
اِسسے کنبہ قبیلہ اور اونسے حاصل ہوتی ہی قوۃ بازو اور زیادہ ہوتی ہی عزت اور دور ہوتی ہی ذلت
کہ سبب دفع شر اور سلامتی کے ہی آفتونسے چنانچہ اسی سبب سے کہا ہی علمانے ذَلَّ مَنْ لَا نَاصِرَ لَہٗ یعنے
ذلیل ہوا وہ کہ نہین کوئی مددگار اوسکا اور یہہ باعث فراغت دل اور جمعیت خاطر کا بہی ہی جاننا چاہیے
کہ نکاح کے اِن فائدون کے بیان کرنے سے معلوم ہوا کہ جو فائدہ اِن فائدونمین سے عام اور مفید سبکے حق مین ہی
وہ یہہ ہی کہ اولاد پیدا ہوتی ہی اور محفوظ رہتا ہی آفت شہوت سے اور آفتین نکاح کی متعدد ہین ایک یہہ ہی
کہ آدمی عاجز ہوتا ہی کسب حلال سے اور حاصل کرنا حلال کا نہایت دشوار ہی خصوصا اس زمانہ مین کہ محافظت
حدود شرعی کی اور اکثر احکام شرع کے مفقود ہین پس نکاح سبب اضطرار اور واقع ہونیکا حرام مین ہی اور آئیر
ہلاکت اسکی اور اوسکے اہل کی ہی اور مجرد امن مین ہی اس بلا سے حدیث مین آیا ہی کہ اول چیز کہ پیش آویگی
مرد کو روز قیامت کے اہل اور اولاد اسکی ہی پس کہڑا کرینگے اسکو آگے خدا تعالی کے کہینگے بار خدایا حق ہمارا
اونسے لے کہ انسے تعلیم نکیے ہمکو احکام دین کی اور کہلایا ہمکو مال حرام سے اور ہم نجانتے تہے اور یہہ بہی
حدیث مین آیا ہی کہ ایک بندہ ہوگا کہ اوسکے لیے مانند پہاڑون کے نیکیان ہونگی پہر سوال کیا جائیگا
اوسے رعایت کرنے عیال کیسے اور کسب کرنے مال کیسے کہ حرام تہا یا حلال پس جاتی رہینگی نیکیان اوسکی
اس مطالبہ مین پس فریاد کرینگے فرشتے کہ یہہ شخص وہ ہی کہ لیگئی نیکیان اسکی اہل و عیال اسکی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہی کہ قیامت کو آدمی کے لیے کوئی گناہ بڑا زیادہ جہالت اہل سے نہوگا یعنی اگر اپنے اہل و عیال کو
تعلیم نکریگا اور وہ جاہل رہینگے تو یہہ اسکے حق مین بڑا گناہ ہی اور یہہ آفت عظیم ہی کہ بہت ہی کم اسسے نجات پاتی ہین
مگر وہ شخص البتہ نجات پاتا ہی کہ مال حلال رکہتا ہو یا کسب حلال کرتا ہو اور قناعت کرتا ہو اسپر یا کچہہ پیشہ
رکہتا ہو مانند لانے لکڑیون کے اور شکار کرنے کی وغیر ذالک اور کوئی حرفہ ہی ایسا نکرتا ہو کہ متعلق ساتہہ
بادشاہون اور ظالمونکے ہو آیا ہی کہ ایک درزی نے ایک بزرگ سے پوچہا کہ کپڑا بادشاہ کا سیتا ہون پس
آیا مین بہی مددگار ظالمون مین سے ہونگا یا نہین فرمایا کہ مددگار ظالمون کا وہ ہی کہ سوئی اور

دیگا اسنے تیری ہاتہ بیچا اور تو تو خود عین ظالم ہی آور کہتے ہین کہ ایک شخص نے سفیان ثوری
رحمۃ اللہ علیہ کو بادشاہ کے دروازہ پر دیکہا کہا کہ یہہ کیا جگہہ بیٹہنے کی ہی فرمایا کہ ہرگز بسببِ عیال مین
فلاح نہین دیکہی ہائین یعنے خبرگیری عیال کی مجکو باعث گرفتاری اس بلا کی ہوئی ہی اور بسبب اسی آفت کے
علمانے کہاہی کہ افضل ہمارے زمانہ مین مجرد رہنا ہی **ف** منقول ہی ابن عباس سے کہ نقل کیا انحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ رہتا ہی جنگل مین سخت دل ہوتا ہی یعنے بسبب کم ملنے کے لوگون سے
اور بسبب ترک کرنے جماعت کے اور جو شخص کہ پیچہے لگا رہا شکار کے غافل ہوا یعنے طاعتون سے
اور بعید ہوا رقت قلب اور رحم سے اور جو شخص آیا سلطان کے پاس فتنہ مین ڈالا گیا یعنے اسلیے کہ اگر موافقت
کرتا ہی اوسکے ہر امر مین تو خطرہ ہی دین مین اور اگر مخالفت کرتا ہی اوسکے تو خطرہ ہی جان پر نقل کی
یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے ہی کہ جو شخص لگا رہا سلطان پاس فتنہ مین
ڈالا گیا اور نہین زیادہ کی کسی بندہ نے سلطان سے نزدیکی مگر کہ زیادہ کی اللہ سے دوری یہہ مشکوۃ
مین ہی آور آفت نکاح کی یہہ بہی ہی کہ قصور کرتا ہی آدمی ادا کرنے حقوق عورتون مین اور قصور کرتا ہی
صبر کرنے مین اونکے اخلاق پر یہہ بہی محل خطر کا ہی اس لیے کہ قیامت کو ہر کسی سے پوچہینگے حقوق
رعیت اور احوال اونکے سے فرمایا انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ
رَعِیَّتِہٖ یعنے تم سب رعیت رکہنے والے ہو اور تم سب پوچہے جاؤ گے اپنی رعیت سے **ف** یہہ ساری
حدیث مشکوۃ مین بخاری مسلم سے یون نقل کی ہی خبردار ہو سب تمہارے نگہبان رعیت کے ہین اور تم
سب پوچہے جاوگے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو لوگون پر نگہبان ہی اور وہ سوال کیا جاویگا احوال رعیت
اپنی سے اور مرد نگہبان ہی اوپر گہر والون اپنی کے اور وہ سوال کیا جاویگا حقوق رعیت اپنی سے اور عورت
نگہبان ہی اوپر گہر خاوند اپنی کے اور فرزندون اوسکے کے اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکے سے اور غلام مرد کا
نگہبان ہی اوپر مال مالک اپنی کے اور وہ سوال کیا جاویگا اوسی خبردار ہو پس تم سب نگہبان ہو اور تم سب سوال
کیے جاوگے رعیت اپنی سے انتہی **ف** راعی کہتے ہین نگہبان اور امانتدار کو بیچ اوس چیز کے
کہ اسکے تصرف مین ہی پس لازم ہی اسکو ادا کرنا اوسکے حق کا اور یہہ موجود ہی سب مین اگرچہ حقوق مختلف
ہون اور اس حدیث مین نصیحت ہی سب کے لیے بیچ رعایت حقوق کے اور تنبیہ ہی اسپر کہ سب پوچہی
جاوینگے اور لکہا ہی علمانے کہ ہر شخص نگہبان ہی اوپر اعضا اور حواس اپنے کے ہی اور وہ پوچہا جاویگا
احوال اونکے سے کہ کہان استعمال کیا تمنے اونکو اور کسطرح استعمال کیا اور حدیث مین اسکو نہ ذکر کیا اسلیے
کہ ظاہر ہی یہہ لکہا ہی شیخ عبدالحق رح اور سید جمال الدین نے شرح مشکوۃ مین اور حدیث مین آیا ہی کہ بیا نیگے الا

اپنی عیال سے بمنزلہ غلام بہاگے ہوئے کے ہی کہ قبول نہیں ہوتی اوسے کوئی چیز قسم نماز اور روزہ اور حج
سے یہانتک کہ رجوع کرے طرف اونکے اور قصور کرنیوالا انکے حق مین اگرچہ حاضر ہی لیکن حقیقت مین غائب ہی
یعنے یہہ بہی بمنزلہ غلام بہاگے ہوئے کے ہی جو کہ اوپر مذکور ہوا اور آدمی عاجز ہی یعنے اداکرنے حق نفس اپنی سے
چہ جاسے اداکرنا حق غیرکا اور یہی تہا عذر بعضے مشائخ کا بیچ ترک کرنے نکاح کے اور اختیار کرنے تجردی کے
مانند ابراہیم ادہم اور بشیر ابن حارث رضی اللہ عنہما کے اور یہہ آفتین اگرچہ خطر عظیم رکہتی ہین لیکن بہ نسبت
پہلی آفتون کے کم ہین اس لیے کہ خوش گذرانے ساتہہ عورتونکے یعنے نیک خلقی سے اونکے ساتہہ رہنا
اور اونکے حق اداکرنے آدمی سے ممکن ہیں کہ ہوسکتا ہی لیکن طلب کرنا حلال کا تمام حالتون مین نہایت
مشکل ہی اور آفات نکاح کی سے یہہ بہی ہی کہ اہل و اولاد اکثر حالتون مین غافل کرنیوالے ہین اللہ سے اور
باعث ہین طلب دنیا پر اور بہت سے جمع کرنے مال پر اور طلب کرنے مال پر اور فخر کرنے پر کہ ہم کثیر الاولاد
ہین اور جو چیز کہ غافل کرتے ہین حق سے آفت ہی فرمایا حق سبحانہ تعالی نے اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ
الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْبَاقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ یعنے مال اور اولاد زینت ہین زندگانی
دنیا کی اور نیکیان باقی رہنے والی بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے اور مراد ہماری اس سے یہان یہہ
نہیں ہی کہ وہ باعث ہوتے ہین اوپر ارتکاب حرام کے اس لیے کہ اسکا ذکر تو اوپر ہو چکا ہی بلکہ مراد یہہ ہی
کہ کثرت کرنے چین کی چیزون مین اور لذتون مین اگرچہ مباح و مشروع ہون یہہ بہی مانع ہین دوام ذکر سے
اور فراغت دل سے اسلیے کہ اکثر شغل اور موانع کہ سبب قصور دین کے ہین پیدا ہوتے ہین اہل و
اولاد سے کہ شب و روز انکی فکر مین رہتا ہی پس ضائع ہوتا ہی وقت باطل چیزون مین اور باعث ہوتا ہی
ندامت کا اور اسی سبب سے ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ جسنے عادت کی نفر این سے
بیبیکے ساتہہ سونیکے اوسے ہرگز کچہہ کام نہیں ہونیکا اور ابو سلیمان دارانی نے فرمایا ہی کہ مَنْ تَزَوَّجَ
رَکَنَ اِلَی الدُّنْیَا یعنے جسنے بیوی کی میل کی طرف دنیا کے اور فرمایا کہ ندیکہا مینے کسیکو اپنے یارون مین سے
کہ بیوی کی ہو اور اپنے حال پہلے پر قائم رہا ہو اور حسن بصری نے کہا کہ جب چاہتا ہی اللہ نیکی بندہ کی
بندیکو غافل نہیں کرسکتے اوسکو اہل و مال حق سے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اخیر زمانہ مین
ایکوقت آویگا کہ ہلاکت آدمی کی اوپر ہاتہہ ماں اور باپ اور بیوی اور فرزند اسکے ہوگی کہ سرزنش کرینگے
اوسکو محتاجگی پر اور تکلیف دینگے ایسی چیز کی کہ طاقت نہیں رکہتا ہوگا پس گرفتار ہوگا وہ ایسی جگہہ کہ
جاتا رہیگا دین اوسکا پس ہلاک ہوگا نعوذ باللہ من ذلک یہہ ہی بیان فائدون اور آفات نکاح کا پس ظاہر
ہوا کہ سزاوار نہیں حکم کرنا محض مطلق کہ نکاح افضل ہی یا تجرد مسئلہ کا حق یہہ ہی کہ اسمین تفصیل ہی کہ بعض

کے لیے افضل ہی اور بعض کے لیے نہیں پس صدق نیت والے کو چاہیے کہ بیچ فائدون اور آفتون نکاح کے
کرے تاحد اپنا آخرت کے ہے اوٹھاوے اور توفیق اللہ کے ہاتھہ ہی **ف** مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے
اس مقام کی تقریر خوب مختصر اور جامع لکھی ہی واسطے نفع بہائی مسلمانونکی یہان لکھی جاتی ہین کہ فوائد
نکاح کے پانچ ہین کم ہونا شہوت کا اور بند و بست ہونا گہر کا اور کثرت گننے کی اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبر گیری
کرنے بیوی اور عیال کے اور پیدا ہونا فرزند صالح کا اور آفات نکاح کی تین ہین عاجز ہونا طلب حلال سے
اور فراخی کرنی حرام مین اور قصور رہنا ادای حقوق عورتون کے مین اور صبر کرنا عورت کی بد اخلاقی پر
اور اوٹھانا ایذا کا عورت سے اور باز رہنا بسبب بیوی اور اولاد کے حقوق اللہ تعالی کے سے پس اگر نہ موجود
ہون فوائد اور جمع ہون آفات تو مجرد رہنا افضل ہی اور اگر مقابل ہون دونو امر یعنے فوائد اور آفات برابر
ہون تو جس چیز سے دین کی بات مین زیادتی ہو اوسکو ترجیح دی جاوے مثلا نکاح کبی سے شہوت کم ہوتی ہی
اور نکاح کرنے مین خلل دینی یہہ ہی کہ صبر نہین ہو سکے گا عورت کی بد اخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہی اسلیے کہ نکاح
نکریگا تو زنا مین گرفتار ہوگا تمام ہوئی تقریر مولانا علیہ الرحمہ کی اور در المختار وغیرہ مین لکھا ہی کہ نکاح کرنا واجب ہی
وقت توقان یعنی غلبہ شہوت کے اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کے زنا مین گرفتار ہو جاوُنگا تو فرض ہی اور یہہ واجب
اور فرض اوس صورت مین ہی کہ مالک ہو مہر اور نفقہ کا اور اگر مالک نہو مہر اور نفقہ کا تو گناہ نہین ہی ترک کرنا
اوسکا اور روزہ رکہہ کر شہوت مٹاوے اور سنت موکدہ ہی حالت اعتدال مین یعنی قدرت رکھتا ہو
وطی کی اور نفقہ دینے کی پس گنہگار ہوتا ہی ساتہہ ترک کرنے نکاح کے اور ثواب دیا جاتا ہی اگر نیت کرے
بچنے کی زنا سے اور بچی ہو نیکی اور کوئی عبادت ایسی نہین ہی کہ مشروع ہو حضرت آدم کے وقت سے
اب تک اور پہر جنت مین بہی باقی رہے سوای نکاح اور ایمان کے اور نکاح مکروہ ہی وقت خوف ظلم کے
یعنی اگر خوف ہو اسکا کہ مزاج میرا برا ہی بیوی پر زیادتی کرونگا اور خبر گیری اوسکی نہین کر سکنے کا تو مکروہ ہی اور اگر
یقین ہو ظلم کریگا تو حرام ہی نکاح کرنا **فصل دوسری** بیچ بیان آداب و احوال کے کہ واجب ہی رعایت اونکی
نکاح مین جاننا چاہیے کہ وہ آداب کہ واجب ہی رعایت اونکی بعد رعایت ارکان اور شرائط نکاح کے کہ فقہ مین
لکھے ہین بعضی اونمین سے متعلق ہین نکاح کرنیوالیکے اور بعضی متعلق ہین بیوی کے وہ جو متعلق ہین نکاح کرنیوالیکے وہ
یہہ ہین کہ قصد کرے نکاح کرنے مین اتباع اور اجرای سنت کا اور پیدا ہونا اولاد کا اور محفوظ رہنا نظر کا نامحرم سے
اور قصد کرے اور سارے فائدے کہ جو اوپر ذکر ہوئے تاکہ وہ نکاح اعمال آخرت سے ہو نہ نری خواہش
نفسانی اور قضا شہوت کہ یہہ داخل اعمال دنیا کے ہین اگرچہ اوسکی ضمن مین یہہ حاصل ہو جاتے ہین لیکن
چاہیے کہ خواہش تابع حق کی ہو اور چاہیے کہ پہلے نکاح سے احوال مرد و عورت کا آپسمین بوجہ لین

کہ اسکو بت دخل ہی شوق و الفت مین چنانچہ اسیلیے مستحب ہی دیکھنا مرد کا عورت کو پہلی نکاح کے اور جو صفات
و احوال کہ متعلق ہین بجمال بیوی کے اور ہین وہ ایسے کہ ہونا انکا موجب عیش اور حاصل ہونے فوائد کا ہی انمین سے
بڑی چیز بعد موانع شرعی کے یہ ہی کہ عورت عفت و پارسائی رکھتی ہو کہ یہہ مقدم ہی اسپر اور مقصود اصلی
یہی ہی اس لیے کہ سست ہونا عورت کا دین مین اور بد وضع ہونا اوسکا سبب روسیاہی اور منغص ہونی عیش
مرد کا ہی بسبب غیرت اور رشک کے اور اگر باوجود بد وضع ہونیکے حسن و جمال بہی رکھتی ہو تو اور بہی بدتری کا
چھوڑتا ہی تو صبر اوسکی جدائی پر نہایت دشوار ہی اور اگر منع کرتا ہی تو باعث تشویش دنیا کا ہی اور اگر ساکت
رہتا ہی تو سبب عذاب آخرت کا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی نکاح کرے ایک عورت سے بسبب مال
اور جمال اوسکے کے نہ مال پاویگا نہ جمال اور جو کوئی نکاح کرے بسبب دین کے مال بہی پاویگا اور جمال بہی
پاویگا اور اور جو چیز کہ واجب ہی رعایت اوسکی منکوحہ مین حسن خلق اور خصلت نیک ہی کہ یہہ بہی موجب فراغ خاطر
اور خوش گذرانی کا ہی اس لیے کہ عورت بد خلق خدا تعالی کے عذابون مین سے ہی اور مصاحبت اوسکے برابر
عذاب دوزخ کی ہی **بیت** زن بد در سرای مرد نکو + ہمدرین عالم است دوزخ او + زینہار از قرین بد زنہار
وقنا ربنا عذاب النار + اور ضرر اوسکا زیادہ ہی نفع سی اور کلام عرب مین آیا ہی لَا تَنْکِحُوْا اَنَّانَۃً وَلَا
مَنَّانَۃً وَلَا حَنَّانَۃً وَلَا حَدَّاقَۃً وَلَا بَرَّاقَۃً وَلَا شَدَّاقَۃً یعنی نہ نکاح کیجاوے انانہ اور نہ منانہ
اور نہ حنانہ اور نہ حداقہ اور نہ براقہ اور نہ شداقہ اور انانہ وہ ہی کہ ہمیشہ روتی چلاتی رہی اور منانہ وہ ہی کہ احسان
رکہے سلسلہ مال اپنی کے مرد پر اور حنانہ وہ کہ مہربان ہو اپنی فرزندون پر کہ پہلے خاوند سے ہون کہ مال اسکا
اونکو کہلاوے اور حداقہ وہ کہ غیر چیزکو چاہے اور خاوندکو اوسکے جلاوے اور براقہ وہ کہ ہر وقت بناؤ سنگار مین
لگی رہی اور شداقہ وہ کہ زبان دراز اور بڑہ بولی ہو اور آیا ہی کہ ایک سیاح سے ملے حضرت الیاس اور حکم
کیا اوسکو ساتھ نکاح کرنیکے اور منع کیا چار طرح کی عورتونکی نکاح کرنے سے ایک تو وہ عورت کہ ہر وقت
اچھی اونچی کپڑے مانگتی رہے اور دوسری وہ کہ فخر کرے ہر وقت ساتھ اسباب دنیا کے اور تیسری
وہ کہ بدکار ہو اور چوتہی وہ کہ نافرمان ہو خاوند کی اور غالب ہو اوسپر اور امیر المؤمنین حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ جو صفتین کہ بری ہین مرد مین وہ اچھی ہین عورت مین مانند بخل
اور تکبر اور بزدلی کے کہ یہ عورت مین اچھی ہین اور یہہ قول جامع ہی سب اخلاق کے تمیز
کہ مطلوب ہین عورتون مین اور جو چیز کہ واجب ہی رعایت اوسکی منکوحہ مین
خوب صورتی ہی کہ محافظت شہوت کی بسبب اوسکی خوب ہوتی ہی اور باعث
ہی الفت اور انتظام معاش کی اور حالانکہ غالب یہہ ہی کہ خوبصورتی نیک سیرتی سے جدی ہین

ہوئی اکثر یہہ ہوتا ہی کہ جو خوبصورت ہوتی ہی اور خصلتین بری اوسمین اچھی ہوتی ہین مانند اخلاق نیک وغیرہ ذلک کے
اور یہہ جو حدیث بیچ آیا ہی کہ نکاح کی جاوے عورت بسبب جمال کے مراد یہہ نہین ہی کہ منع ہی رعایت
حسن وجمال کی بلکہ مراد یہہ ہی کہ منع ہی رعایت کرنی نرے جمال کی بغیر رعایت کرنے دین ونیک خلقی کے
والا اسمین شک نہین ہی کہ عورت صاحب جمال کہ نیک خلق اور صلاحیت دین کی رکھتی ہو دین کے اعمال اور
نیکیونمین سے ہی اور سبب الفت اور محبت کی ہی اور جو چیز کہ سبب الفت کی ہو مستحب ہی رعایت اوسکے
چنانچہ اسی لیے مستحب ہی دیکھہ لینا عورت کا پہلے نکاح کے اور ظاہر کر دینا حسن و قبح جانبین کا کہ ظاہر کر دی
ہر ایک پر عیب و صواب دوسرے کا اور حالانکہ عادت جاری ہی کمی زیادتی کرنیکی بیچ بیان کرنے وصف بیان
ہوئیکے اور فریب دینی کے مقدمہ نکاح مین کہا اعمش نے کہ جو نکاح ہو بغیر دیکھنے کے انجام اوسکا غم و محنت
ہی اور آیا ہی کہ ایک شخص نے بیچ عہد امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایسا ہی کیا تھا یعنے فریب
دیا تھا کہ وہ بڈہا تھا خضاب کر کر ایک عورت سے نکاح کر لیا جب قوم اوس عورت کی مطلع ہوئی اسبات پر
تو حضرت عمر پاس لیگئے کہ ہمنے اسکو جوان خیال کیا تھا اور یہہ بڈہا نکلا پس تعزیر دی اوسکو حضرت عمر نے اور
آیا ہی کہ بلال اور صہیب کہ خادم حضرت کے تھے ایک شخص کے پاس کہ اہل عرب مین سے تھا پہنچے اور طلب نکاح کی کیا
اون لوگون نے پوچھا کہ کون ہو تم بلال نے کہا کہ مین بلال ہون اور یہہ دوسرا صہیب ہی تھے ہم گمراہ
ہدایت کی ہمکو اللہ پاک نے اور تھے ہم غلام پس آزاد کروایا ہمکو اور تھے ہم فقیر پس غنی کر دیا ہمکو اگر قبول کرو تم ہمکو
شکر ہی اللہ کا اور اگر نہ قبول کرو تو بہی شکر ہی اللہ کا پس کہا اونہون نے قبول کیا ہمنے تمکو صہیب نے کہا
بلال سے کہ اگر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور خدمت مین رہنا اپنا ذکر کرو تو بہتر ہی پس منع کیا اوسکو
بلال نے اور کہا چپ رہ کہ سچ کہہ چکی ہین ہم اور اگر کوئی نکاح کرنے مین بڑا اتباع سنت کا اور پیدا ہونا بچونکا
اور کاروبار گہر کا ارادہ کری اور رعایت حسن وجمال کی نکرے تو یہہ نہایت زہد اور بندگی ہی ابو سلیمان دارانی
نے کہا کہ زاہد ہر چیز مین ہی یہانتک کہ بیوی مین بہی یعنے بدشکل بیوی محض اتباع سنت کے لیے کر لے
اور رعایت جمال کی اسباب دنیا مین سے ہی لیکن اگر کوئی ایسا ہو کہ اوسکو بغیر مزے اور لذت اوٹہانیکے
پارسائی اور بچنا حرام سے حاصل نہو تو واجب ہی اوسکو رعایت جمال کی کہ لذت اوٹہانی ساتھ مباح کے
قلعہ دین کا ہی یعنے دین اوس سے محفوظ رہتا ہی اور جو خوبیان کہ عورتونکی چاہیین وہ وہ ہین کہ کہی گئی ہین
بیچ تعریف عورتون بہشت کے اور وہ یہہ ہین خوش شکل نیک سیرت سیاہ چشم و دراز بال گوری خاوند
دوست حدیث شریف مین آیا ہی کہ بہترین عورتونکی وہ عورت ہی کہ جب نظر کرے طرف اوسکے خاوند اوسکا
خوش ہو جاوے اور جب حکم کرے اوسکو اطاعت کرے اور جب جدا ہو محافظت اور امانت داری

کرے جان و مال مین اور اون چیزون مین سے کہ واجب ہی رعایت اونکے منکوحہ مین ہلکا ہونا مہر کا ہی اور
گرانی مہر کی جہالت و وبال ہی حدیث مین مماثلت وسکی آئی ہی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
بہترین عورتونکی وہی کہ خوبصورت ہو اور مہر اوسکا ہلکا ہو اور نکاح کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضے
بیوی سے دس درم کے مہر پر اور امیر المؤمنین عمر رضہ منع فرماتے تھے گرانی مہر سے اور نکاح نہین کیا
اپنے بیٹی کا زیادہ چار سو درم سے **ف** مہر ازواج مطہرات آنحضرت کا سواے حضرت ام حبیبہ کے
اور مہر حضرت کی صاحبزادیونکا سواے حضرت فاطمہ رضہ کے پانسو درہم تہا جسکے کلدار اور ڈبل ۱۲۵
روپئے اور مہر ام حبیبہ کا ۴۰۰۰ درم یا ۴۰۰ دینار کلدار اور ڈبل ۱۱۲۵ اور مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ۴۸۰
مثقال نقرہ کلدار و ڈبل ۱۴۵ اور بعضے اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین مہر مقرر کرتے تہے
کہجور کی گٹھل برابر سونا اور حدیث مین آیا ہی کہ برکت عورت کی ہی کہ نکاح اوسکا جلدی ہو اور بچہ بہی جلدی
ہو اور مہر اوسکا تہوڑا ہو اور اون چیزونمین سے کہ واجب ہی رعایت اونکی منکوحہ مین جنا ہی اور نکاح
کرنے بانجھ عورت کے سے منع آیا ہی اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم کرو تم اپنے پر نکاح کرنا
عورتونکا جنے والی محبت رکہنے والی خاوندکی سے اور پہچانتا اسکا اوس عورت مین کہ کسی اور کے نکاح
مین ہو ظاہر ہی اور کنواری مین اسکے رعایت کرنی چاہیے کہ تندرست ہو اور سالم ہو علت سے اور جوان ہو
اغلب ہی کہ عورت ان صفتونکی جنے والی ہوگی اور اون آداب سے باکرہ ہونا ہی کہ سبب محبت اور
الفت کا ہی مگر یہہ کہ ضرورت ہو غیر باکرہ مین یا کچہ مصلحت حدیث مین آیا ہی کہ جب جابر رضی اللہ عنہ نے
نکاح کیا ایک عورت ثیبہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیون نہ نکاح کیا تونے باکرہ سے
کہ کہیلتا تو اوسے یعنے خوش ہوتا اور وہ کہیلتی ساتہہ تیرے اور اون آداب و احوال مین سے کہ لازم ہی
رعایت اونکی شرافت اور صلاحیت دین کی ہی عورت کے کنبی قبیلہ مین کہ کم اصل اور فاسقونمین فلاح
نہین ہوتی اور حدیث مین آیا ہی اِیَّاکُم وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ یعنے دور رکہو اپنی تئین سبزہ کوڑی کیسی
کہ مراد اوسے عورت حسین ہی کہ قبیلہ بد اصل مین پیدا ہو اور اون آداب مین سے کہ لازم ہی رعایت
اونکی یہہ ہی کہ نہو عورت قرابت قریبہ مین سے کہ ہمیشہ اختلاط رکہتا ہو اوسے کہ سبب قلت شہوت
اور نہ زیادہ ہونے محبت کا ہی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا تَنْکِحُوا الْقَرَابَۃَ الْقَرِیْبَۃَ فَاِنَّ
الْوَلَدَ یُخْلَقُ ضَاوِیًا یعنے نکاح نکرو نہایت قرابت قریبہ والی سے اسلیئے کہ لڑکا پیدا ہوتا ہی نحیف حکمت اسمین
یہہ ہی کہ اوسکا شہوت کا قوت حاسہ سے ہی کہ دیکہنے اور چہونے سے ہوتی ہی اور قوت حاسہ امر نئی مین قوی
ہوتی ہی جیسے کہا گیا ہی لِکُلِّ جَدِیْدٍ لَذَّۃٌ اور جو امر کہ ہمیشہ نظر مین رہتا ہی ضعیف ہوتی ہی اوسمین قوت حاسہ بس نہین

اونہتی اوسے تی شہوت اور قوت نہین بگڑتا ہی نطفہ پس اوسے لڑکا ضعیف پیدا ہوتا ہی چنانچہ اسلیئے
جو لڑکا کہ بڑہاپے مین پیدا ہوتا ہی ضعیف ہوتا ہی **ف** کتاب صراح مین لکہا ہی کہ حدیث مین آیا ہی
اِغتَرِبُوا وَلَا تَضوُوا یعنی نکاح کرو تم اجنبی عورتون سی اور نہ نکاح کرو چچا تایو نہین اور یہ اسلیئے ہی
کہ عرب گمان کرتے ہین کہ فرزند آدمی کا کہ قرابت قریبہ سے ہوتا ہی نحیف یعنے دبلا ہوتا ہی مگر ہوتا ہی کریم
یعنی بزرگ و نیکبخت اور بر طبیعت قوم اپنی کے انتہے پس اس تقریر سے معلوم ہوا کہ حضرت نے جو اسے
منع فرمایا بنا بر گمان و قاعدہ اہل عرب کے فرمایا ہی کہ وہ ضعف کے لیے اسکو اچہا نجانتے تہے کچہ اسمین
قباحت شرعی نہین ہی بلکہ لڑکا اچہا پیدا ہوتا ہی قرابت قریبہ والے سے پس یہہ منع فرمانا بنابر حکمت کے ہی
اسسے کوئی یہہ نہ سمجہ لے کہ ایسی قرابت مین نکاح کرنا گناہ ہی اور یہہ روایتین بہی کچہ قوی نہین ہین کہ انپر تمسک
کرنیکو لازم سمجہے اور احتمال ہی کہ یہہ حکم منسوخ ہوا ہو اور بڑی سند میری اس تقریر کی فعل جناب رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ آپ نے حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہما سے کیا اگر یہہ منع ہوتا
تو آپ کا ہیکو کرتے اور اسیطرح اور صحابہ کرام اور صلحاء امت مین الی الآن یہہ معاملہ جاری رہا پس ان روایتون کو
دیکہکر کوئی اسطرح کے ناتا کرنیکو برا نجانے واللہ اعلم بالصواب پس یہہ امور ہین کہ لازم ہی رعایت انکی عورتونمین
اور لازم ہی عورتون کے وارثون پر کہ رعایت کرین خاوند کی خصلتون کی کہ دیندار اور نیک خلق ہو اور شریف
النسب اور عالی ہمت کہ خلاص ہونا عورت کا خاوند کی قید سے بغیر مرگ کے ممکن نہین ہی حدیث مین آیا ہی ط
اَلنِّکَاحُ رِقٌّ یعنے نکاح مین گویا لونڈی کرکے دینا ہوتا ہی پس لازم ہی لحاظ کرنا مرد کے احوال کا چاہیے کہ ظالم
اور شراب خوار اور بے نماز کو بیٹی ندے کہ یہہ بہی حکم قطع رحم کے یعنی کاٹنے ناتے کے ہی اور باعث ہی غضب
خدا کا نعوذ باللہ من ذلک فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ زَوَّجَ کَرِیْمَتَہٗ فَاسِقًا فَقَدْ قَطَعَ رَحِمَہٗ
یعنی جس شخص نے نکاح اپنی بیٹی کا فاسق سے کیا پس تحقیق ناتا کاٹا اوسنے

فصل تیسری بیچ آداب گذران کے
ساتہہ عورتون کے ادب اول طعام ولیمہ ہی اور وہ مستحب ہی کہ جب مرد عورت کو گہر مین لاوے تو چاہیے
کہ کچہ کہانا موافق اپنی مقدور کے پکاکر لوگون کی مہمانی کرے کہ یہہ سنت ہی اور بہتر یہہ ہی کہ یہہ کہانا اوسی روز
ہووے اور اگر دوسرے دن یا تیسرے دن کرے تو بہی جائز ہی آور مستحب ہی مبارک بادی دینی نکاح کی
اور دعا کرنی میان بیوی کے موافقت کی آور مستحب ہی اظہار نکاح کا اگرچہ ساتہہ دف و راگ کے ہو اور راگ
جائز ہی ولیمون مین آیا ہی کہ ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے گہر مین تشریف
لیگئے دف بجا رہین تہین اور گا رہی تہین اونمین سے ایک لڑکی نے تعریف پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کی شروع کی فرمایا کہ چپ رہ اسے اور جو کچہ پہلے کہتی تہین وہی کہی جاو اور غرض

اس منع کرنے سے یہ ہی کہ حضرت کی تعریف مین یہ مضمون کہنی نہین کہ ہم مین نبی ہی کہ وہ کل کی بات
جانتا ہی پس یہ بات حضرت کو ناگوار ہوئی کہ غیب دانی میرے لیے ثابت کرتی ہین ف جاننا چاہیے
کہ حضرت شیخ رح نے جو جواز راگ کا لکہا یہ بموجب مذہب محدثین کے لکہا ہی اور فقہاء معتبرین کے نزدیک راگ
حرام ہی چنانچہ کتاب در المختار مین لکہا ہی مِنْهُمْ اَبَاحَ مُطْلَقًا وَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَ مُطْلَقًا وَفِي الْبَحْرِ
وَالْمَذْهَبُ حُرْمَتُهُ مُطْلَقًا فَانْقَطَعَ الْاِخْتِلَافُ بَلْ ظَاهِرُ الْهِدَايَةِ اَنَّهُ كَبِيرَةٌ وَلَوْ لِنَفْسِهِ انْتَهَى
عِبَارَةُ الدُّرِّ یعنی بعضے علما وہ ہین کہ راگ کو انہون نے مباح مطلق کہا ہی اور بعضون نے منع مطلق کہا ہی اور
بحر الرائق مین لکہا ہی کہ اصل مذہب حرمت اسکی ہی مطلقا پس منقطع ہوگیا اختلاف بلکہ ظاہر ہدایہ یہ ہی کہ تحقیق وہ کبیرہ ہی اگرچہ
اپنے نفس کے لیے ہو تمام ہوئی عبارت در المختار کی اور حضرت شیخ الاسلام نے کہ بڑے محدثین
اولاد حضرت عبد الحق کے ہین ترجمہ بخاری کے مین لکہا ہی کہ فقہا کو کہ اہل فتوی اور امانت اور مقتدای دین ہین
بیچ حرمت اور کراہت راگ کے تشدید و تغلیظ ہی اور صحیح تر اور مشہور تر چارون امامون سے منقول ہوا
ساتھہ کراہت کے ہی اور انصاف سے دیکہیے تو وہ گانا حضرت کے وقت کا ایسا جہوٹ اور تفصیل جان
خد و خال وغیرہ عورتون کا نہا بلکہ کچہہ شجاعت صحابہ کی اور ہجو کفار کی یا مضمون مبارکباد کا ہوتا تہا
ہم اپنے وقت کے گانیکو کیونکر اوس پر قیاس کرین بس گانے سے بالکل احتراز کرے لیکن دف کا مضائقہ
نہین اور منجملہ آداب خاوند سے خوش خلقی کرنی ہی بیوی سے اور متحمل ہونا اوسکی ایذا کا بسبب قصور عقل
اونکی سے حدیث شریف مین آیا ہی جو مرد کہ صبر کرے اوپر بد خلقی عورت کے دیا جاتا ہی اوسکو ثواب
مانند ثواب حضرت ایوب پیغمبر علیہ السلام کے اور جو عورت کہ صبر کرے مرد کی بد خلقی پر اوسکو ثواب دیا جاتا
مانند ثواب فرعون کی بیوی کے ف خواجہ عبد اللہ انصاری نے لکہا ہی کہ جو کوئی دس خصلتین پیشہ
اپنا کرے دنیا اور آخرت مین کام اوسکا بنا جاوے باحق بصدق باخلق بانصاف بانفس بقہر با بزرگان
بخدمت باخوردان بشفقت با درویشان بسخاوت با دوستان بنصیحت با دشمنان بحلم
با جاہلان بخاموشی با عالمان بتواضع اور بیچ رحم کرنے کے عورتون پر اور درگذر کرنے کے
اونکی بیوقوفی سے پیروی ہی سرور انبیا صلے اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی کہ بیویان پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی کبہی حضرت کے مقابلہ مین جواب دیتی نہین اور کبہی
کوئی اون مین سے تمام دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کلام نکرتی تہی اور
پاس نہ آتی تہی غرضکہ وہان ظہور حضرت کی خوبی کا تہا خود نمائی منظور نہ تہی
بے غرض تجلی حسن است خود نمائی نیست + اور آیا ہی کہ ایک روز بیٹی امیر المومنین

حضرت عمر رض کی یعنے حضرت حفصہ رض سے کہ ازواج مطہرات سے تھین مقابلہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
جواب دیا پس اونکی مان نے دیکھا اور اونکے گھر مین آئین اور کہا ای بیٹی ہرگز نہ مغرور ہونا تو دیکھ کر
ابو بکر کی بیٹی کو یعنے حضرت عائشہ کو کہ وہ محبوبہ پیغمبر خدا کی ہین اور ایکروز ایک بیوی نے آنحضرت کی
بی بیوین سے ہاتھہ سینہ مبارک پر مارا اور اپنے آگے سے ہٹا دیا پس مارا اوس بیوی کو اوسکی مانے
پس منع کیا اونکی مانکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ایکروز حضرت عائشہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے درمیان مین کچھ گفتگو ہورہی تھی کہ اتنے مین آئے حضرت امیر المؤمنین ابو بکر رض پس اونکو حکم بنایا پس
فرمایا حضرت نے حضرت عائشہ کو کہ تو کہتی ہی پہلے یا مین کہون کہا عائشہ نے تمہین کہو لیکن جھوٹ نکہنا
پس طمانچہ مارا امیر المؤمنین ابو بکر رض نے حضرت عائشہ کے مونہہ پر اسطرح کہ اونکے مونہہ سے خون
نکلا پس پناہ ڈھونڈھی حضرت عائشہ نے ساتھہ حضرت کے اور حضرت کے پیچھے ہو بیٹھین پس آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے ابو بکر کو فرمایا کہ ہمنے تجکو اس لیے نہ بلایا تھا اور کہتے ہین کہ اول محبت جو پیدا ہوئی ہی اسلام
مین محبت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور آدابون مین سے یہ ادب ہی
کہ بیبیون سے ساتھہ مہر اور نرمی اور خوش طبعی کے گذران کرے اور ترش رو اور خفا نہو اور اونسے
موافق عقل اونکیکے کلام اور معاملہ کرے کہ عادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی تھی یہانتک
کہ آیا ہی کہ ایکروز آپ عائشہ رض کے ساتھہ دوڑے کبھی آنحضرت آگے ہوجاتے تھے اور کبھی وہ آور
فرمایا حضرت نے کہ بہتر تم مین وہ ہی کہ نیک ہو ساتھہ بیویونکے اور مین بہترین تمہارا ہون ساتھہ بیویونکے
اور امیر المومنین حضرت عمر رض نے کہا ہی کہ مرد کو چاہیے گھر کے لوگونکے ساتھہ مانند لڑکونکے رہے
اور حدیث مین آیا ہی کہ خدا دوست نہین رکھتا ہی اوس مرد کو کہ سخت ہو ساتھہ اہل اپنے کے اور
اور ادب یہ ہی کہ زیادتی نکرے خوش خلقی مین اور رعایت کرنے مین بحدیکہ تابع اور محکوم عورت کا
ہوجاوے کہ ضرر اسکا بہت ہی اور کمی بہی نکرے ان چیزون مین حتی کہ نوبت ظلم کی پہنچے بلکہ راہ اعتدال کی
تمام امور مین پسندیدہ ہی اور اگر کوئی بری چیز اور خلاف شرع اور نامناسب دیکھے منع کر دے اور
تابع اور مددگار نہوا نہین اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی اطاعت کرے بیوی کی اوسکے خواہش نفس
مین منہ کے بل ڈالے گا اوسکو حقتعالی آگ دوزخ مین اور یہ بہی آیا ہی کہ مخالفت کرو عورتونکی کہ انکی
مخالفت مین برکت ہی اور لکہا ہی علمانے کہ عورتونکے ساتھہ مشورہ کرنا چاہیے تا جو کچہ کہ وہ کہین خلاف
اوسکے کیا جاوے اور قرآن مین حقتعالی نے خاوند کو سید فرمایا ہی اس آیت مین وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا
لَدَا الْبَابِ یعنے پایا یوسف و زلیخا نے زلیخا کے سردار کو یعنے خاوند کو کہ عزیز تہا نزدیک دروازہ کے

پس اطاعت کرنی مردکو عورت سے عکس موضوع کا ہی یعنے مرد سیدہی عورت کا عورت کو اطاعت کرنی
چاہیے اوسکی بیان اولٹی بات پائی جائی کی اگر مرد اطاعت کریگا عورت کی اور اطاعت کرنی مرد کو عورت
کی بدل ڈالنا نعمت کا ہی ساتہ کفران یعنے ناشکری سے کے یعنے نعمت اسکو یہہ ملی تہے کہ اسکو حاکم کیا تہا
اللہ نے اسپر اسنے بدل ڈالا ساتہ ناشکری سے کہ اس نعمت کی قدر بجا نلائی اور آپ تابعدار ہوگیا اور مثال
عورت کی مانند مثال نفس آدمی سے کی ہی کہ اگر چہوڑتا ہی تو غالب ہوتا ہی اور ہلاک کرتا ہی اور اگر مارتا ہی
تو مغلوب و درست ہوتا ہی اور عورتونکے مزاج پر بدخلقی اور نقصان عقل غالب ہی پس راہ اونکے درست
کرنیکی یہی ہی کہ نرمی سے اونکو درست کرے اور یہی ہی طریقہ حاکم کا بیچ محافظت رعیت کے اور
حدیث مین آیا ہی کہ مثال عورت صالحہ کی مانند کوّی سفید سینہ کے ہی بیچ کتنی کوّون سیاہ کے یعنے
عورتمین نیک بہت کم ہوتی ہین اور حضرت لقمانکی وصیتومین آیا ہی کہ پرہیز کر عورت بُری سے کہ وہ
بڈہا کر دیتی ہی پہلے آنے بڑہاپے کے اور طریقہ عورت کے ادب دینے کا یہی ہی کہ آہستہ آہستہ ادب
سکہاوے اول ساتہ نصیحت اور نرمی کے منع کرے اور اگر وہ کام نہ آوے تو تہدید اور تنبیہ سے پیش
آوے اور اگر پہر بہی باز نہ آوے تو پیٹہ پہیر کر سووے اوسکی طرف سے یا تنہا سووے ایک شب
سے تین شب تک اور اگر یہہ بہی فائدہ نکرے تو مارے لیکن اسطرح مارے کہ ہڈی اوسکی نٹوٹے کہ
بوضع ادب سکہاتا ہی اور مُنہہ پر نہ مارے کہ اسے منع آیا ہی اور زیادہ تین روز سے کینہ نرکہے کہ
اسنے بہی منع آیا ہی اور اگر عورت نافرمان اور ناموافق ہی تو چاہیے کہ بعضے اقربا اوسکے اور بعضے
اقربا مرد کے حکم یعنے منصف بنین تاکہ وہ اونمین صلح کروادین اسیطرح ہی حکم قران شریف مین
اور اگر کسی امر مین امر دین سے تقصیر کرے تو دس دن تلک بلکہ مہینہ بہر تلک جدا رہے کیونکہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی یون ہی کیا تہا حضرت زینب سے **ف** حدیث مین آیا ہی کہ بیمار ہوگیا اونٹ
حضرت صفیہ کا کہ نام ہی حضرت کی ایک بیویکا اور حضرت زینب پاس کہ یہہ بہی بیوی ہین آپکی ایک اونٹ زیادہ
تہا سواری سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو کر دی تو صفیہ کو یہہ اونٹ
پس کہا زینب نے کیا دونگی مین اس یہودیہ کو پس خفا ہوئی آنحضرت صلعم زینب سے اور ترک ملاقات کی
اونسے ذیحجہ اور محرم اور کچہ دنون صفر کے مین یہہ حدیث مشکوۃ مین ہی حضرت خفا رہے انسے بسبب
اسکے کہ غیبت کی اور برا کہا ایک مسلمان کو پس تعلیم ہی اسمین لوگونکو کہ گناہ کی چیزون مین بیبیونکو تنبیہ
کرتے رہین اور جملہ آداب سے یہہ بہی ہی کہ مرد بی غیرت نہو کیونکہ بی غیرت مرد مومن نہین گنا جاتا اور
حدیث مین آیا ہی کہ قَبَّحَ اللّٰهُ مَنْ لَا یَغَارُ یعنے بدحال کرے اللہ تعالی اوس کسیکو کہ غیرت نرکہے

اور یہہ بھی فرمایا ہی کہ مین غیرت والا ہون اور جو کوئی غیرت نرکہے دل اوسکا اولٹا ہی اور یہہ بھی حدیث مین
آیا ہی کہ مین غیرت والا ہون اور خدا غیرت والا زیادہ ہی مجھسے اور خدا کی غیرت ہی کا سبب ہی کہ حرام کیی
اپنی بندون پر گناہ اور بیحیائیان کہ موجب ضرر دنیا اور آخرت کے ہین اور قصہ مشہور ہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا سانہ حضرت عائشہ کے بیچ مقدمہ افک یعنے بہتان زنا کے کہ ایک منافق نے لگایا تھا اور
اللہ تعالی نے برارۃ اونکی کلام اللہ مین نازل فرمائی چنانچہ یہہ قصہ سورہ نور مین مذکور ہی لیکن چاہیے کہ غیرت
مین بھی طریقہ اعتدال کا رکہے اور طریقہ اعتدال کا یہہ ہی کہ ابتدا سے اون کامون مین کہ انجام اونکا برا ہی
تغافل نکرے اور بیچ بدگمانی اور جاسوسی کے مبالغہ نکرے کہ یہہ بھی منع ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ بعضے
غیرت ہی کہ دشمن رکھتا ہی اوسکو خدا اور وہ غیرت مرد کی ہی ساتھ اہل اپنی کے بغیر آمیزش فساد کے یعنے
بیسبب غیرت کرے اور غیرت بلا سبب وسوسون شیطانی سے ہی اور موجب فساد اور ہلاک جانبین
کی ہی اور طریقہ خوب اس بات مین یہہ ہی کہ نامحرم کو اپنے گہر مین راہ ندے اور عورت کو اپنا گہر سے
باہر نہ نکالے آیا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا
کہ کونسی چیز بہتر ہی عورت کو اونہون نے عرض کیا یہہ کہ نہ وہ منہ مرد اجنبی کا دیکھے اور نہ مرد اجنبی منہ
اوسکا پس گلے سے لگایا حضرت نے اونکو اور فرمایا کہ تو اونہین مین سے ہی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ
تعالی نے ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ یعنے یہ جماعت ہی کہ پیدا ہوے بعض اونکے بعض سے
یعنی تو بھی انہین کی اولاد مین سے ہی کہ جنکا ذکر کیا اللہ تعالے نے اور اصحاب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے سوراخ دیوارون کے بند کردیتے تہے تا نظر عورت کی باہر نہ پڑے اور آیا ہی کہ معاذ
رضی اللہ عنہ کی بیوی سیب کہارہی تہی آدھا سیب کہایا ہوا اپنا ایک غلام کو دیا پس مارا معاذ نے
اوسکو یعنی بسبب غیرت کے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین عورتین مسجدون مین اور جمعہ مین
اور عیدون مین حاضر ہوتی تہین اور صحابہ کے زمانہ مین منع کی گئین مگر بڈہیان آتی تہین اور مختار اس زمانہ مین
منع ہی مطلق یعنی نجوان آوین نہ بڈہیان اور جائز نہین ہی نکلنا ہرگز ولیکن موافق عالم معاش کے یہ ہی
کہ واسطے ضرورت کے اذن دیوے اسلیے کہ مباح ہی نکلنا عورت پارسا کا مرد کے گہر سے ساتھ رضامندی
مرد کے اور واسطے تماشا اور نظارہ بازی کے اذن ندیوے کہ یہ باعث فساد ہی اور اگر واسطے ضرورت کے
نکلے تو آنکہہ اور منہ چہپالے واسطے خوف فتنہ کے اور مرد کو پہنچتا ہی کہ عورت کو ماں باپ کے گہر جانے دے
یا وہ اوسکی پاس آوین تو نہ آنے دے ولیکن مناسب یہہ ہی کہ کبھی کبھی بعد ایک ہفتہ کے یا مہینے کے
منع نکرے **ف** فقہ کی کتابو مین لکہا ہی کہ نہ منع کرے بیچ کے ماں باپکو اوسکی پاس آنی سے ملاقات

سے کے بلے ہر ہفتے مین اور اسیطرح اسکی بیوی اپنے ماباپ کے ہان جاوے تو منع نکرے اوسکو
جانے سے ہر ہفتے مین ایکبار اور اگر بیوی سوائی ماباپ کے اور محرم قرابتیونکے ہان جایا چاہے یا اونکو
بلاوے اپنے ہان تو منع نکرے آمد و رفت اونکو ہے سال بہر مین ایکبار اور بعضون نے کہاہی کہ ہر مہینہ
مین ایکبار اور اور یہ ادب ہی کہ اعتدال کرے بیبیونکے نفقہ مین نہ اتنا زیادہ دے کہ زیادہ از حد ہو اور
وہ اُسے مین اور اسراف مین پڑجاوین اور نہ اتنا کم دیوے کہ ضروریات سے محتاج رہین فرماتا ہی
اللہ تعالی كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ یعنے کہاؤ اور
پیو اور حد سے زیادہ نہ خرچ کرو تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہی حد سے زیادہ خرچ کرنیوالونکو اور بیچ
خرچ کرنے مرد کے اپنے گہر کی لوگون پر فضیلت بہت آئی ہی حدیث مین آیا ہی کہ خرچ کرنا اپنے
گہر والون پر افضل ہی تصدق کرنے سے فقیرون اور مسکینون پر اور چاہیے کہ معاش اہل وعیال پر تنگ
نکرے ابن سیرین نے کہاہی کہ مستحب ہی مرد کو کہ ہر جمعہ مین واسطے اہل اپنی کے فالودہ پکایا کرے
مقصود اسسے فراخی کرنی ہی کہلانے پلانے مین اور چاہیے کہ آپ وہ کہانا نکہاوے کہ اونکو نہ دیوے
کہ یہ عادت بہت رذیلی ہی اور بعید ہی مروت سے اور اگر تنہا خوری ہی منظور ہو تو چاہیے کہ پوشیدہ
کہاوے اونکو دکہاوے نہین اور جو کہانا کہ اونکو نہ دیوے تعریف اوسکی نکرے اونکی سامنے کہ یہ بدتر ہی نہ دینے سے
اسلیے کہ اونکو رنج ہوگا اور وقت کہانیکے ہمراہ عیال و اطفال کے کہاوے اور اگر سب ایک دسترخوان پر کہاوین تو بہتر ہی
اور غرض اکٹہی کہانا ہی کہ جدا کہانا بہت مکروہ ہی کسی صحابی سے منقول ہی کہ خدا اور فرشتہ اوسکی رحمت بہیجتے ہین
اون گہر والون پر کہ کہاتے ہین اکہٹے اور اکثر اہتمام اسکا کرے کہ وجہ حلال سے پیدا کرے اور اہل وعیال کے
مقدمہ مین تساہل نکرے کہ قیامت مین گرفتار حساب مین ہوگا اور بسبب اونکے پکڑا جاویگا نعوذ باللہ منہ اور اور
آداب سے یہ ہی کہ سکہاوے گہر والونکو احکام شرع کے کہ متعلق ہین ساتہہ نکاح کے قسم علم حیض اور نفاس اور طلاق
اور مانند اسکے کیسے اور تعلیم کرے عورت کو احکام نماز اور روزہ کے اور اور جو ضروریات دین کے ہین اونکے سکہانے مین
تساہل نکرے کہ روز قیامت کے اُس سے سوال کیا جاویگا جیسے کہ فرمایا ہی حضرت نے كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ
رَعِيَّتِهٖ یعنی تم سب نگہبان اور حاکم ہو اور تم سب پوچہے جاوگے اپنی رعیت سے اور اگر مرد تعلیم مین قصور کرے
تو جائز ہی عورت کو کہ علما کے پاس جاوے اور سیکہے اور اگر بقدر ضرورت کے سیکہ چکے تو پہر جائز نہین ہی کہ واسطے ملاقات
علما کے جاوے اور درس مین حاضر ہو اور ادب یہ ہی کہ اگر اسکی کئی بیبیان ہووین تو عدل کرے باری مقرر کرے نہ
ایک ہی طرف کا ہو رہے اسلیے کہ رعایت باری مقرر کرنیکی واجب ہی اور اگر رات باری کسیکی ترک ہو
قضا کرے حدیث مین آیا ہی کہ جسکی دو بیبیان ہون اور میل کرے ایک کی طرف دن قیامت کے

ایک لگمہ اوسکی پہوڑی جاویگی اور فرق نکرے پرانی اورنئی مین اور حصہ لونڈی کا بہ نسبت
آزاد کے آدہا ہی یعنے اگر کسیکے لونڈی سے نکاح کرے تو بہ نسبت آزاد عورت کے آدہی باری
اوسکی مقرر کرے مثلا دو روز آزاد پاس رہے تو ایکروز لونڈی پاس رہے اور سفر مین جسکو چاہے لیجاے اور
اگر قرعہ ڈالے تو بہتر ہی کہ جسکا نام نکلے اوسکو لیجاوے اور اعتبار عدل کرنیکا بیچ نفقہ اور رات کے
رہنے کے ہی بیچ محبت اور جماع کے کہ یہہ اختیار سے خارج ہی لیکن چاہیے کہ بقصد نکرے اور
بہانہ نکرے اور حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم بیچ کہانا دینے اور رات کے رہنے کے سب
بیبیون کے پاس برابری کرتے تہے اور فرماتے تہے کہ بارخدایا یہہ میرے اختیار مین ہی اور کام
دل کا میرے اختیار مین نہین اور حضرت عائشہ رض کو آنحضرت بہت چاہتے تہے بہ نسبت اور بیبیونکی لیکن
ہرگز رات کے رہنے مین اور نفقہ دینے مین زیادتی نکرتے تہے اور ایک بیوی نے باری اپنی
حضرت عائشہ رض کو بخشدی تہی بسبب خوشی خاطر حضرت کے اور آیا ہی کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
بیمار ہوئے تو ہر دن ورات بیچ گہر ہر ایک بیوی کے لوگ لیجاتے تہے یعنے بیماری مین ہی آپ عادت
باری کی کرتے تہے ایکروز پوچہا کہ کل مین کسکی ہان جاؤنگا ایک بیوی سمجہی کہ منظور حضرت کو حضرت
عائشہ کی باری پوچہنا ہی کہ کب ہوئیگی کہا بیبیون نے کہ یارسول اللہ ہمنے اذن دیا آپ کو کہ جبتک
آپ بیمار ہین بیچ حجرہ عائشہ کے رہیے کہ اوٹہا کر لیجانے مین آپکو تکلیف ہوتی ہی فرمایا کہ دل سے
راضی ہو کہا انہون نے ہان یارسول اللہ پس لیگئے حضرت کو حضرت عائشہ کے حجرہ مین اور منقول ہی کتاب
سراج الہدایہ سے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت فاطمہ زہرا کا ساتہہ حضرت
علی کے نکاح کیا اور حضرت علی کے گہر بہیجی گئی تو اوس رات حضرت فاطمہ کو گیارہ نصیحتین کین کہ سب
امت پر بجالانا اونکا بہتر ہی فرمایا کہ جب اول علی کے گہر جا تو تو بوقت جانیکے کہیے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور دوسرے درمیان صحن گہر کے کسی لکڑی پر بیٹہنا اور کچہہ وہان بنئے ہوئی یعنے کمبلین سر پر ڈالنا
اور تیسرے علی کو کہنا کہ دونو پاؤن تیرے دہووین اور گہر کے چارون کونے مین ڈالین اور چوتہی
ہمیشہ کپڑی نمازی دہوئی ہوئے پہنے رہنا پانچوین دونو آنکہونمین سرمہ ہمیشہ لگایا کرنا اور چہٹی بغیر تیل کے
سر اور بدن نہ ہونا اگرچہ ایکدن مین دوبار یا زیادہ نہاوے اور جب علی تیری طرف دیکہی تو تو نگاہ
نیچی کرلینا اور ساتوین مانند بردہ زرخرید کے تابعدار رہنا اور آٹہوین ہمیشہ اپنے تئین عطر ملتی رہنا اور
نوین وقت کلام کرنیکے ساتہہ علی کے مسکرا دیا کرنا اور دسوین سات دن تک کچہہ کڑوی چیز اور سرکا اور
ترشی لمسانا گیارہوین ایک جگہہ مین سات رات ودن رہنا جو عورت کہ یہہ شرائط بجالاوے اپنے خاوند کے

دلمین عزیز و محبوب ہو وے اور جلد بخشے اور ایک روز قطب العالم رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جہیز
کہ اسباب دنیا سے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ کار خیر حضرت فاطمہ کے دیا تہی
مخلوق ندی ہے ایسے تکا اول کملی تہی کہ بیٹہنی کی جگہہ بچہاوین اور دوسرے چارپائی کہ اوسپر سووین اور
تیسرے خادمہ کہ تا کار انکے گہر کا کرے اور بیچ ملک آنحضرت کے سواے انکے اوسدن کوئی چیز
نہ تہی یہہ ہین آداب گذران کے ساتہہ عورتونکے کہ لازم ہی رعایت انکی تا حاصل ہو وے عیش اور
پورا ہو وے اتباع سنت

فصل چوتہی بیچ آداب جماع کے اور لڑکا ہونے اور طلاق دینے کے

آداب جماع کے یہہ ہین کہ اول باتین اور چہیڑ چہاڑ شروع کرنے کہ اسکو بہت دخل ہی الفت پیدا ہونی
اور حاصل ہونے لذت مین حدیث مین آیا ہی چاہیے کہ نہ گر پڑے ایک تمہارا اپنی بیوی پر مانند حیوانات
کے ولیکن چاہیے کہ اول پیامی بہیجے لوگون نے عرض کیا کہ پیامی کون ہی فرمایا بوسہ لینا اور کلام کرنا اور
یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ تین چیزین چاہیین کہ نہ ترک ہوئین مرد سے اول نام و نسب بغیر پوچہے جدا
نہوئی اوس شخص سے کہ چاہتا ہی دوستی اوسکے اور دوسرے یہہ کہ اگر کوئی اکرام کرے اسکا تو قبول
کرے اور رد نکرے اسکو یعنے مثلا اگر کوئی خوشبو یا تکیہ وغیرہ دیتا ہی تو رد نکرے اور تیسرے یہہ کہ نہ
پڑی اپنی بیوی پر پہلے الفت حاصل کرنیکے اور بات کرنیکے اور ننگے ہو وین مرد و عورت کہ سنت اسطرح ہی
حدیث مین آیا ہی کہ جب چاہے ایک تمہارا جماع کرنا اپنی بیوی سے چاہیی کہ ننگی ہو وین مانند گدہون کے
اور دیکہنا بیوی کی ستر مخصوص کا مکروہ ہی منقول ہی حضرت عائشہ رضی سے کہ آنحضرت نے ہرگز ستر اونکا نہیں دیکہا
اور نہ انہون نے ستر حضرت کا اور طبیعت ہی اسکو مکروہ رکہتی ہی ولیکن دیکہنا سوائی ستر مخصوص کے مکروہ نہین
کہ باعث ہی شہوت کا اور منقول ہی بعضے صحابہ سے کہ مستحب ہی دیکہنا عورت کے بدنکو کہ یہہ باعث زیادتی
لذت و شکر کا ہی اور چاہیی کہ شروع ساتہہ بسم اللہ کے کرے اور خدا کو یاد رکہے کہ وہ جگہہ غفلت
کی ہی اور قل ہو اللہ احد پڑہی پہلے صحبت سے اور کہے بسم اللہ العلی العظیم اللہم اجعل لنا ذریۃ طیبۃ یعنے
شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ بڑی عظمت والیکے یا اللہ دی تو ہمکو اولاد نیک اور قبلہ رو نہو وے
بسبب تعظیم قبلہ کے اور مکروہ ہی جماع کرنا تین شب مین مہینے کی اول شب مین اور بیچ کی شب مین
اور آخر شب مین کہتے ہین کہ اکثر ان راتون مین شیطان حاضر ہوا کرتے ہین اور منقول ہی کراہت
اسکی امیر المومنین حضرت علی اور ابوہریرہ سے اور عورت اور مرد بعد جماع کے اپنے ستر پاک کرنیکے لیے
کپڑا علحدہ لیوین اور بعد جماع کرنیکے پیٹہہ سے پیٹہہ لگا کر نسووین بلکہ سینہ سے سینہ لگا کر سوئین کہ یہہ
کتاب لب خیرہ مین لکہا ہی اور اگر عورت مرد کے ستر کو ساتہہ کپڑے کے اپنے ہاتہہ سے پاک کرے تو ثواب

اوسکا باعث ہی اور سبب جماع کا صحت بدنکی ہی اور امید فرزندون خدا دوست اور صالح کی کہ ذخیرہ قیامت کی
ہین ماں باپون کے لیے اور بعضی عالمون نے کہا ہی کہ مستحب ہی جماع کرنا دن جمعہ کے تا عمل ہو قول آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم پر مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ ف یعنی حدیث مین آیا ہی مَنْ غَسَّلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ
وَاغْتَسَلَ وَبَکَّرَ وَابْتَکَرَ وَمَشٰی وَلَمْ یَرْکَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ یَلْغُ کَانَ
لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ عَمَلُ سَنَۃٍ اَجْرُ صِیَامِہَا وَقِیَامِہَا یعنے جو کوئی دہلاوے کپڑے یا نہلاوی
ہو یا یعنے جماع کرے دن جمعہ کے اور آپ نہاوے اور اول وقت جاوے نماز جمعہ کے لیے اور پاوے
اول خطبہ اور پیادہ پا جاوے اور سوار نہو اور قریب امام کے اور سنے خطبہ اور لغو نکرے ہو گا اوسکے لیے
عوض ہر قدم کے ثواب عمل برس کا کہ اوس برس مین مذکور روزے رکھے اور رات کو شب بیداری کرے
یہ حدیث مشکوٰۃ مین ہی پس لفظ غَسَّلَ کے علمانے کئی معنے لکھے ہین دہلاوے کپڑے کو یا سر کو خطمی وغیرہ سے
یا بیوی کو نہلاوے یعنی صحبت کرے کہ اوسپر ہی غسل لازم ہوا اسکی فضیلت اسلیے ہی کہ خطرے بُرے
دلمین اسکے نہین آتے پس جنہون نے غسل کے یہ معنی لیے ہین بموجب انکے قول کے حضرت شیخ رملی کی
کہ جماع کرنا مستحب ہی دن جمعہ کے تا کہ عمل ہو قول آنحضرت پر غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ واللہ اعلم بالصواب ف اور یہی ایک
غسل جمعہ کے لیے بھی کافی ہی اور اگر تعدد کرے تو اولی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بعد غسل کے ڈال پانی
بہت جمعہ کے اور چاہیے کہ بعد چار دن کے جماع کیا کرے اس لیے کہ اگر چار بیبیان ہوین تو تاخیر اس مدت تک
کریگا اور حرام ہی جماع کرنا حالت حیض مین اور بعد انقطاع حیض کے بھی پہلی غسل کے مگر یہ کہ حیض کو دس دن
گذر چکے ہون ف اگر پاک ہووی عورت پورے دس دن مین تو حلال ہوگی صحبت کرنی اوسے پہلے
نہانے کے بمجرد انقطاع خون کے اور اگر پاک ہوا ہی عادت پر حالانکہ عادت کم ہی دس دن سے اور زیادہ ہی
تین دن سے نہین حلال ہی صحبت کرنی اوسے یہانتک کہ نہاوے یا گذر جاوے اوسپر ادنی وقت
نماز کامل کا یعنی دو رکعت کی قدر کذا فی الملتقی الابحر اور جائز ہی باقی نفع اوٹھانا حیض مین مانند ایک جگہ کہانے
اور سونے وغیرہ ذلک کے لیکن ناف کے بیچ سے زانو تک ہاتھ نہ لگاوے اور اگر چاہے کہ دوبارہ جماع کرے
تو ستر دہو لیوے اور اگر بعد احتلام کے جماع کیا چاہے تو اول پیشاب کرلے اور دہو لے ستر اور مکروہ ہی
جماع کرنا اول شب مین یا بغیر طہارت کے نہ سووے اور اگر غسل کی حاجت مین چاہے کہ سووے یا کہاوے
تو وضو کرلے کہ سنت ہی اور چاہیے کہ نہانیکی حاجت مین خون نہ نکلواوے اور ناخون اور بال نہ لیوے
کہ دن قیامت کے یہ چیزین اسکے آگے آوینگی یعنے واسطے شکایت کے اور عزل نہ کرے
یعنی منی باہر نہ گراوے آزاد عورت کے سترے مگر رضا اوسکے اور لونڈی سے جائز ہی عزل کرنا بغیر اوسکی رضا کے

اور آداب اولاد ہونیکے یہ ہین کہ بیٹا ہونے سے خوش نہووے اور بیٹی کے ہونے سے غمگین نہووے معلوم
نہین کہ بھلائی کسمین ہی اور بیٹیونکے رحم کرنے اور غمخواری کی فضیلتین اور ثواب بیشمار ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ جسکی ہان بیٹی ہووی اور پرورش کرے اوسکو اور اچھا ادب سکھاوے اور غمخواری کرتا رہے
اوسکی ہوگی وہ بمنزلہ لشکر دائین اور بائین کے کہ بچاویگی آگ دوزخ سے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ کوئی
نہین ہی کہ ہون اوسکی دو بیٹیان بہتر نیکی کرے اون سے مگر یہہ کہ داخل کرینگے اوسکو بہشت مین اور یہہ بہی
فرمایا ہی کہ جسکے ہون دو بیٹیان یا دو بہیان بہتر نیکی کرے اوسنے اونکی زندگی تک ہونگا مین اور وہ بہشت مین
ایک جگہ اور چاہیے کہ کہانا دینے مین اور مانند اوسکے مین بیٹیونکو بیٹون پر مقدم رکہے فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جاوے بازار مین اور خرید کرے کچہ اور لاوے گہر مین پہر مخصوص کرے
ساتہہ اوسکے بیٹیونکو نہ بیٹونکو نظر رحمت کریگا اوسکی طرف اللہ تعالی اور جسکی طرف نظر رحمت کی اللہ تعالی نے
عذاب نہین کریگا اوسکو ہرگز اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی خوش کرے بیٹیونکو بس گویا کہ رویا خوف
خدا سے اور جو کوئی کہ رویا خوف خدا سے حرام ہی اوسپر آگ دوزخکی اور چاہیے کہ اذان کہی جاوے
بچہ کے کان مین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اذان کہی ہی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے کانمین جسوقت کہ پیدا
ہوئے یعنی دائین کانمین اذان کہے اور بائین مین تکبیر حدیث مین آیا ہی کہ اسسے ضرر نہین کرتی
اوسکو ام الصبیان اور جب زبان کہلے فرزند کی اول لا اله الا الله اوسکو سکہاوے تا اول بات اوسکی
یہی ہو اور مستحب ہی ختنہ کرنا اور سر مونڈنا ساتوین دن یا چودوین دن یا اکیسوین دن ف
اور نام رکہنا ہی ساتوین دن مستحب ہی اور سر مونڈنے مین اولے اور اصل ساتوان
دن ہی اور فرزند کے حقون مین سے یہہ بہی ہی کہ اوسکا نام اچہا رکہے اور حدیث مین
آیا ہی کہ تمہارے نامون مین سے بہت پیارے نام نزدیک اللہ کے عبد اللہ اور عبد الرحمن
ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ جائز ہی نام رکہنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر
نہ کنیت پر یعنے مثلا محمد نام رکہے نہ ابو القاسم آیا ہی کہ ایک شخص نے حضرت کے
زمانہ مین پکارا ایک شخص کو کہ محمد نام تہا اوسکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے
اوسکی طرف اوسنے کہا کہ کسی اور کو پکارتا ہون یا رسول اللہ پس منع کیا آنحضرت نے رکہنے
نام اور کنیت اپنی کے سے پہر بعضون نے کہا ہی کہ منع ہی جمع کرنا درمیان
نام اور کنیت کے یعنے ایک شخص کا نام محمد رکہے اور کنیت ابو القاسم تو یہہ
درست نہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ حضرت کے زمانہ مین تہا اب جائز ہی مطلق اور مختار یہی ہی اور آیا ہی

کہ عیسی کا نام ابو عیسی رکہا پس فرمایا آنحضرت نے کہ عیسی کے باپ نہ تہا پس مکروہ جانا اسکو اور اگر نام برا ہو
تو مستحب ہی بدل ڈالنا اوسکا ایک شخص کا عاصی نام تہا اوسکا عبد اللہ نام بدل ڈالا **ف** اس سے یہہ
معلوم ہوا کہ بعضے لوگ جو خطوں مین عاصی یا آثم اپنی نام پر لکہتے ہین نہ چاہیے لکہنا اسکا اسلیے کہ اظہار اپنے
گناہ کا اچہا نہین دلیری ثابت ہوتی ہی گناہ کرنے پر اور اللہ تعالی کے آگے ازراہ عاجزی کے اظہار
اپنے گناہ کا کرنا اور بات ہی کہ وہ عاجزی اور التجا ہی اور اسیطرح سالار بخش یا نبی بخش یا عبد النبی یا مانند
انکے کے کسیکا نام ہو تو بدل کر اچہا نام رکہے اور آیا ہی کہ زینب کا پہلے برہ نام تہا یعنی نیکوکار سو
حضرت نے بدل کر زینب نام رکہا اور منع فرمایا ہی حضرت نے ان نامونکے رکہنے سے بہی برکت اور
رحمت اور صلاح اور نافع اور مانند انکے اسلیے کہ اگر کوئی شخص پوچہے کہ یہان برکت ہی اور اوسکے جواب
مین کہا جاوے کہ یہان برکت نہین ہی تو یہہ اچہا نہین اور حمل گر کر جو بچہ پیدا ہوا ہو چاہیے کہ نام رکہین
اوسکا کہ روز قیامت کے وہ بہی اوٹہیگا **ف** یہہ حکم شاید اوس بچہ کا ہی کہ جس مین علامت حیات کی
پائی جاوے مانند آواز کرنے یا ہاتہ پانو ہلانے وغیر ذلک کے اور چاہیے کہ لڑکیکے پیدا ہونے
مین دو بکریان اور لڑکی کے پیدا ہونے مین ایک بکری ذبح کرے اور اسکو عقیقہ کہتے ہین اور عقیقہ کرنا
سنت ہی اور اگر ایک ہی بکری پر اکتفا کرے بیٹے کے ہونے مین تو بہی جائز ہی اور ہڈی بکری کی عقیقہ مین
توڑے نہین کہ سب یون ہی ہی اور یہہ بہی سنت ہی کہ بالونکی قدر سونا یا چاندی تصدق کرے
اور عقیقہ امام ابو حنیفہ کے مذہب مین سنت نہین وہ کہتے ہین کہ پہلے سنت تہا بعد اسکے منسوخ ہوا اور
آداب طلاق کے یہہ ہین کہ طلاق مباح ہی لیکن مبغوض ترین مباحونکی ہی نزدیک خدا تعالی کے اور چاہیے
کہ اسمین قصد عورت کی ایذا کا نہووے بغیر سبب شرعی کے کہ ایذا مومن کی حرام ہی پس چاہیے کہ
طلاق دینا وقت ضرورت کے ہو اور اسلیے مکروہ ہی حالت حیض مین کہ اوسمین وہم جاتا ہی اسکا کہ
بسبب کراہت طبیعت کے دی ہو اور اگر بری ہووے بیوی خاوند کے مان باپ کے نزدیک ازراہ شرع
کے تو چاہیے کہ طلاق دے اوسکو منقول ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا میری ایک بیوی تہی مین
چاہتا تہا اوسکو اور باپ میرے یعنی عمر رض مکروہ رکہتے تہے اوسکو اور حکم طلاق کا کرتے تہے پس مینے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا فرمایا طلاق دیدے ای ابن عمر اور اس سے معلوم ہوا کہ حق مان باپ کا
مقدم ہی اور رعایت خاطر عورت کے لیکن چاہیے کہ غرض فاسد درمیان مین نہو یعنے بلا وجہ شرعی
بغض نرکہتے ہون اور جائز ہی طلاق اوس عورت کی کہ خاوند کو راضی نرکہتی ہو اور اوس عورت کی
کہ بدخلق ہو اور اوسکی کہ اوسکے دین مین فساد ہو اور اوسکی کہ ایذا دے خاوند کو اور چاہیے کہ ایک

طلاق دے کہ اسی قدر کافی ہی اور رجوع کرنا بہی اوسکی طرف اسمین آسان ہی اور تین طلاقین دینی
نہایت بُری ہین اور بُرائی اوسکی اوسکی جزا سے ظاہری یعنے بہر بغیر اور خاوند کے نکاح مین نہین آسکتے
اور حکمت اسمین کہ جزا اوسکی اور نکاح کرنا ہی یہہ ہی کہ تا کوئی بہر ایسی حرکت نکرے اور چاہیے کہ بیچ
حالت نکاح اور طلاق کی بہید اور عیب عورت کا ظاہر نکرے کہ اسمین وعدہ عذاب کا ہی اور اگر
بی انصافی خاوند کی طرف سے ہو تو جائز ہی عورت کو کہ طلاق چاہے اور چاہیے کہ بدل خلع زیادہ
اوس چیز سے کہ مرد نے اوسکو دیا ہی نہو کہ یہہ تجارت ہی ستر برف خلع اوسکو کہتے ہین کہ عورت
طلاق چاہے خاوند سے عوض مال کے اور اوس مال کو بدل خلع کہتے ہین پس اگر مرد زیادتی کرتا تہا
اسلیے خلع واقع ہو تو مکروہ ہی مرد کو مال لینا یعنے اس صورت مین چاہیے کہ کچہ بہی نہ لے اور اگر عورت
کی نافرمانی سے خلع ہوا تو مکروہ ہی زیادہ لینا اوس مال سے کہ مہر مین دیا ہی یہہ ملتقی الابحر مین لکہا ہی
اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیے **فصل پانچوین** بیچ حقوق خاوند کے بیوی پر جان کہ نکاح بہی
ایک قسم بندگی سے ہی اور مرد مالک عورت کا ہی پس لازم ہی عورت پر کہ بہر حال فرمانبرداری خاوند کی
کرے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اگر حکم کرتا مین کسیکو کہ سجدہ کرے غیر خدا کو تو حکم کرتا مین
بیوی کو کہ سجدہ کرے مرد کو اور یہہ بہی فرمایا کہ جو عورت مرے اس حال مین کہ خاوند اوسکا اوس سے
راضی ہو داخل ہوگی بہشت مین آیا ہی کہ ایک مرد سفر کو گیا تہا اور بیوی کو کوٹہی پر رکہہ گیا تہا اور کہہ گیا تہا
کہ اوپر سے نیچے نہ اوترنا عورت کا باپ بیمار ہوا حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسنے
عرض کیا کہ کیا فرماتے ہین آپ اترون یا نہ اوترون فرمایا کہ نہ اوتر کہ اطاعت خاوند کی لازم ہی پس مر گیا
عورت کا باپ اور دفن کیا گیا پس حضرت نے اوس عورت سے کہلا بہیجا کہ بلاشبہ خداتعالی نے بخشا
تیرے باپکو بواسطہ اطاعت کرنے تیرے کے خاوند کی اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو عورت کہ پانچ وقت
کی نماز پڑہے اور روزہ ماہ رمضان کا رکہے اور اپنے ستر کو محفوظ رکہے بدکاری سے اور اطاعت
خاوند کی کرے داخل ہوگی بہشت مین پس اطاعت خاوند کو جملہ بنای مسلمانی عورت کیسے گنا اور یہہ بہی حدیث
مین آیا ہی کہ دوزخ مین نظر کی مینے دیکہا کہ اکثر رہنے والی وہانکی عورتین ہین پس کہا عورتون نے یہہ
کیون ہی یا رسول اللہ فرمایا بسبب بُرا کہنے کے خاوندونکو اور ناشکری کرنی نعمتون کی اور منقول ہی
حضرت عائشہ رضہ سے کہ ایک عورت آنحضرت پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ مین عورت جوان ہون چاہتی
ہون کہ خاوند کرون پس کیا ہی حق خاوند کا بیوی پر فرمایا کہ حق خاوند کا بیوی پر یہہ ہی کہ اگر عورت اور مرد
اونٹ کی پیٹہہ پر ہون اور مرد چاہے کہ وہین اوس سے اپنا کام کرے تو انکار نکرے عورت اور حق مرد کا بیوی پر

یہہ ہی کہ خاوند کے گہر سے کسیکو کچہ دیوے نہین مگر برضا اوسکی اور اور حق یہہ ہی کہ روزہ نفل نہ کہے
مگر اوسکی رضا سے اور اگر رکہے گی بغیر اوسکی مرضی کے تو قبول نہین ہوگا اور اور حق یہہ ہی کہ باہر
نہ نکلی مگر باذن خاوند کے اور اگر نکلے گی بدون اذن کے تو لعنت کرینگے اوسپر فرشتے پہر نکلنے وقت تک
اور سوائے انکے بہت حدیثین آئین ہین خاوندونکے حقوق مین اور جو کہ ضروری حقوق خاوند سے
دو چیزین ہین ایک یہہ کہ پردہ مین پوشیدہ رہے اور پارسائی رکہے حدیث مین آیا ہی کہ نماز عورت کی
صحن گہر مین افضل ہی مسجد کی نماز سے اور نماز گہر کے کونہ مین بہتر ہی نماز صحن کے سے اور اور حق
یہہ ہی کہ طلب نکرے بیوی زیادہ حاجت سے اور پرہیز کرے اوس کمائی خاوند کے سے کہ حرام کی ہو
اسیطرح تہی عادت اگلے زمانہ کی عورتونکی کہتے ہین کہ جب مرد گہر سے باہر آتا تو بیوی اور فرزند اوسکے
کہتے کہ دور رکہنا اپنی تئین کسب حرام سے کہ جو کچہ ہم پہنچے گا حلال سے ہم اوسپر صبر و قناعت کرینگے
اور صبر نہین رکہتے ہم آگ دوزخ پر اور چاہیے کہ مان باپ عورت کے پہلے نکاح کے اوسکو آداب
خانہ داری اور خوش گذرانی کی سکہاوین کہ یہہ بہی ایک حق ہی بیٹی کا مان باپ پر آیا ہی کہ ایک عورت
نصیحت کرتی تہی اپنی بیٹی کو وقت نکاح کے کہ ای بیٹی میری تو باہر جاتی ہی اپنی قدیمی گہر سے اور
داخل ہوتی ہی مرد بیگانہ پر اور جاتی ہی طرف ایسے مصاحب کے کہ ہرگز نہین دیکہا ہی تو نے اوسکو
لازم کرنا اپنے پر اطاعت اوسکی اور رضا اوسکی مد رہنا تو اوسکے ہان مانند فرش بچہی ہوئی کے یعنی
عاجز و متواضع تا ہووے وہ غلام تیرا بہت نزدیک نہونا تو اوسکے تا بعید نہووے وہ تجہسے یعنی بہت
چہٹے رہنے سے نظر مین سبک ہوجاتی ہی اور بہت دور بہی نرہنا اوسکے تا فراموش نکرے تجکو اگر نزدیکی
تیری چاہے نزدیک ہونا اور اگر دوری چاہے دور رہنا ایسی بات نہ کہنا کہ اوسکی کانمین بری معلوم ہو
اور ایسی چیز نکرنا کہ اوسکی آنکہہ مین بری دکہائی دے اور جو کچہ کہ چاہیے وہ کرنا اور جیسا کہ چاہیے
ویسے ہی رہنا اگر یہہ کیا تو نے چہٹکارا پایا تو نے وگرنہ ہلاک و خراب ہوگی اور یہہ نصیحت جامع ہی سب
آداب کے تئین احتیاج درازگی کی نہین

باب تیسرا

بیچ آداب یاران و غیرہ کے اور اس باب مین چار
فصلین ہین

فصل پہلی

بیچ بیان حُبّ للہ اور بغض للہ کے جان کہ الفت ثمرہ حسن خلق کا ہی اور نیک خلقی
بہترین اعمال ہی ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یا رسول اللہ بہتر اون چیزونمین کیا چیز ہی
کہ اللہ تعالی نے آدمی کو دین ہین فرمایا نیک خلقی اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکو اللہ تعالی نے صورت اور سیرت
نیک دی ہی نہین کہائیگی اوسکو آگ دوزخ کی اور بہی حدیث مین آیا ہی کہ بہت بہاری عمل میزان اعمال مین
نیک خلقی ہوگی ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ کو فرمایا کہ لازم پکڑ اپنی اوپر

نیک خلقی کیا ابوہریرہ نے پوچھا کیا چیز ہی نیک خلقی یا رسول اللہ فرمایا کہ جو کوئی انقطاع کرے تجسی تو ملاپ کرے
اوسسے اور جو کوئی ظلم کرے تجہپر عفو کرے تو اوسسے اور جو کوئی محروم کرے تجکو دیوے تو اوسکو
اور جب نیک خلقی بہترین اعمال ہوئی تو ثمرہ اوسکا کہ محبت والفت ہی وہ بہی بہتر ہوئی سب چیزوں سے
خصوصًا وہ محبت والفت کہ بسبب دین وتقوی کے ہووے اور بیچ فضیلت حب للہ کے حدیثین بہت
آئی ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالی نے جسکے بہلائی کا ارادہ کیا ہی دیتا ہی اوسکو
دوست اچہا کہ اگر فراموش کرتا ہی یہہ خدا کو تو یاد دلا دیتا ہی وہ اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہی خدا کو تو مدد
کرتا ہی اوسکی اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی بہائی چارہ کرتا ہی کسی سے للہ اوسکی تئین بہشت مین
ایسا درجہ ملتا ہی کہ کسی عمل سے وہ درجہ پا نہین سکتا اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ روز قیامت کے گرد
عرش کے کرسیان رکہین ہونگی اور اوپر کتنی ایک لوگ بیٹہے ہونگے کہ منہ اونکے مانند چودہوین رات کے
چاند کے ہونگے اور لباس اونکے نورانی ہونگے اور اور سب لوگ خوف وہراس مین ہونگے اور اونکو
کسی چیز کا ڈر نہین ہوگا اور یہہ وہ لوگ ہونگے کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ
عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ یعنی آگاہ ہو دوست اللہ کے نہین ڈر ہوگا اوپر اور نہ وہ غمگین ہونگے
صحابہ نے پوچہا کہ کون لوگ ہین وہ یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ دوستی رکہتے ہین آپسمین اللہ کے لیے
اور بیٹہتے ہین آپسمین اللہ کے لیے اور آپسمین ملاقات کرتے ہین اللہ کے لیے اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ سات
طرحکے لوگ ہین کہ روز قیامت کے اونکو حق تعالی اپنے سایہ رحمت مین رکہیگا اور اوس روز نہین سایہ
ہوگا مگر سایہ اللہ کا ایک امام عادل ہی دوسرا جوان صالح کہ ساتہ صلاحیت کے نشو ونما پایا ہو اور
تیسرا وہ کہ دل اوسکا مسجد ہی مین لگا رہتا ہی اور چوتہی وہ کہ اللہ ہی کے لیے دوستی رکہتا ہو اور پانچوین
وہ کہ رویا ہو یاد خدا پر اور چہٹے وہ کہ بلایا اوسکے تئین عورت صاحب جمال نے پس ڈرا وہ اللہ سے اور باز رہا
اور ساتوان وہ شخص کہ تصدق کرتا ہی ایسا پوشیدہ کہ داہنی ہاتہہ سے دیتا ہی تو بائین ہاتہہ کو خبر نہین ہوتی
صَدَقَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اور منقول ہی کہ حق تعالی نے وحی بہیجی ایک پیغمبر کو کہ زہد تیرا دنیا مین واسطی راحت تیرکی ہی
اور انقطاع تیرا سب سے اور رجوع کرنا میری طرف واسطی عزت تیرکے ہی ولیکن خاص میرے لیے یہہ ہی کہ دشمن
رکہے تو میرے دشمنونکو اور دوست رکہے میرے دوستونکو یعنی یہہ بات خاص اللہ ہی کی محبت مین
حاصل ہوتی ہی آسمین اپنے حظ نفس کو دخل نہین ہوتا اور حدیث مین آیا ہی کہ دعا کی حضرت نے
خداوندا مت رکہہ فاسق کا مجہپر احسان اور نہ محبت دے مجکو اوسکی اور آیا ہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالی نے
حضرت عیسی علیہ السلام کو وحی بہیجی کہ اگر تو عبادت کرے مجکو برابر عبادت آسمان وزمین والونکی

اور حب لله اور بغض لله نکرے تو وہ عبادت کچہ کام نہین آنیکی **ف** یعنے اللہ کی خوشی کے لیے اچہے
لوگونسے محبت رکہے اور برونسے بغض و دشمنی پس جب یہہ بات جسمین ہوگی اوسنے سب کچہ ہوسکے گا
اسیلیے اسکو ایسا فرمایا کیونکہ اچہے کی محبت ہوگی تو اونکی پیروی کریگا اور برون سے بغض ہوگا تو بری
باتونسے بہی بچیگا اور جہاد بہی کریگا اور بری ہوگا خصلت منافقون سے آور حدیث مین آیا ہی کہ حقتعالی نے
ایک فرشتہ پیدا کیا ہی کہ آدہا آگ کا ہی اور آدہا برف کا دعا اوسکی یہہ ہی کہ یا الہی جیساکہ پیوند دیا تونے
اپنی قدرت سے درمیان آگ و برف کے ایسے ہی پیوند دی ساتہہ رحمت اپنی کے اپنے بندون صالحین
کے دلونمین آور حدیث مین اور اقوال صحابہ کے بیچ فضیلت حب للہ کی بہت آئی ہی اور حب للہ یہہ ہی کہ محبت
تیری کسی سے بسبب دین اور تقوی کے ہو اور بسبب اسکے کہ وہ مدد کریگا دین کی بات مین اور محبت
تیری اوس سے وسیلہ آخرت کا ہو نہ منحصر دنیا ہی مین پس اگر محبت شاگرد کی اوستاد سے اس سبب سے ہی
کہ اوسکے علم سے حاصل کرونگا فایدہ دنیا کا تو حب للہ نہین ہی اور محبت تیری اپنے احسان کرنے والے
سے کہ حاجت ضروری اوسنے نکلتی ہی اور مددگار عبادت پر اور فراغ دلی پر محبت للہ ہوگی بلکہ
محبت تیری اوس بیوی سے کہ ہونا اوسکا سبب فراغ خاطر اور محافظت اور حضور عبادت کا ہی واسطے
خدا کے ہی اور ایک مرتبہ اور حب للہ کا یہہ ہی کہ منظور اوسمین وسیلہ نہین ہی نہ دنیا اور نہ آخرت اور یہہ
اعلی مرتبہ ہی کہ ممکن نہین ہی دعوی اوسکا ہر کسیکو اور اسیطرح بغض للہ یہہ ہی کہ دشمنی تیری کسیسی ہو
بسبب گناہ اور مخالفت کرنے اوسکے امر حق مین اور بہ تفاوت مراتب گناہ کے یعنے بغض کافر
و مشرک سے اشد ہو اور اسیطرح بدعتی سے کہ جو لوگونکو بدعت کی طرف بلاتا ہی اور باعث ہوتا ہی
پس چاہیے کہ اوسکو سلام نکرے اور اوسکی تعظیم نکرے اور جواب سلام کا ندے اور منکر اور مخالف
اوسکا ہووے اور اوس سے نرمی اور سستی نکرے اور طریقہ زجر و توبیخ کا نچہوڑے لیکن بدعتی جاہل
اور وہ بدعتی کہ سبب لوگونکی گمراہی کا نہین ہی پس طریقہ اوسکا یہہ ہی کہ ساتہہ نرمی کے اوس سے پیش آوے
تو شاید کہ وہ نصیحت قبول کرے اور ترک ملاقات نکرے اوس سے آور اور گنہگار کہ تارک واجب کا ہی
یا مرتکب افعال حرام کا اوسکو اگر عین گناہ کے وقت مین دیکہے تو منع کرے کہ منع کرنا بری چیز سے
واجب ہی بحسب تفاوت مراتب وسعت کے اور اگر گناہ کر چکا ہی تو اوسکی کئی صورتین ہین کہ اگر عادت
نہین پکڑی ہی گناہ کی اور توبہ کر ڈالی تو خیر اچہا ہوا اور اگر عادت پکڑی اور اصرار کیا گناہ پر تو نصیحت
کرے اگر جانے کہ نفع کریگی اوسکو نصیحت اور اگر جانے کہ نصیحت نہین نفع کرینگی اور زجر و شدت
نفع کریگی تو وہ بہی کرے والا اعراض کرے اور جو چیز کہ باعث اور مدد کرنیوالی ہی اوسکے گناہ مین وہ

نذرے یعنے مثلا فرش وغیرہ ناچکی محفل اور تعزیہ داری وغیرہ ہمارے کے لیے دنیا ممد و باعث ہی انکے گناہ کا
نذرینا چاہیے اور جو کچہ کہ مدد کرنیوالا نہین ہی گناہ مین یعنے مثلا کپڑہ وغیرہ دیدینا یا روٹی کہلا دینی اگر
بسبب اسلام اوسکے دیوے تو مضایقہ نہین اور اگر خیانت اوسکے خاص تیرے حق مین ہو تو اولی
یہہ ہی کہ عفو لیجیو کہ یہہ مرتبہ صدیقونکا ہی اور بیچ ابتدا یارانہ اور بہائی چارہ کے ہی اور اگر حق یارانہ
پہلے کا ہو اور بعد اوسکے گناہ کرے تو اوسمین دو طریق ہین مذہب بعضونکا عفو اور پردہ پوشی ہی اور
طریق بعضونکا انقطاع اور ترک ملاقات ہی اور مدار اسکا نیتون پر ہی یعنے فریق اول کو نیت یہہ
ہوتی ہی کہ ملتے رہینگے تو اوسکو سمجہا دینگے اور فریق ثانی کی نیت مین یہہ ہی کہ وہ لائق ملاقات کے
نرہا کہ مخالف محبوب کا مخالف اپنا ہی امام احمد حنبل نے ترک کیا یارانہ یحیی بن معین کا اتنی ہی بات پر
کہ کہا انہون نے کہ مین سوال نہین کرتا ہون کسی سے لیکن اگر بادشاہ بطریق تحفہ کے کچہ بہیجے تو قبول
کرونگا مین اور ایسی ہی ترک کیا یارانہ حارث محاسبی کا بسبب تصنیف کرنے اونکے رد معتزلہ کو اور
کہا کہ کیا نہین ہی کہ تو اول اونکے شبہ لکہتا ہی بعد اوسکے اونکو رد کرتا ہی اور ایسی ہی ایک اپنے
یار سے ترک ملاقات کی بسبب تاویل کرنے اوسکے اس حدیث مین اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ف
لفظی ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر اور مراد صورت سے یہان
صفت ہی یعنے اپنی صفت پر پیدا کیا پس امام احمد کو تاویل اوسکے ناگوار گذری وہ کہتے تھے کہ معنے
اسکے لفظی کہو اور حوالہ جانے مراد کا اللہ تعالی پر کرو اور یہہ امر ہی کہ مختلف ہوتی ہی نیت اسمین
بعضونکو مقصود شدت اور تنبیہ سے یہہ ہوتا ہی کہ سبب گمراہی عوام کا نہو اور بعضونکو بسبب نہایت دوستی کے
گناہ کرنے والے سے شدت انکار ہوتا ہی اور بعضونکو خوف ہوتا ہی اسکا کہ مبادا ضرر کرے صحبت
اوسکی اور بعضونکی نظر پڑتی ہی اوپر خلق کے اور عاجز ہونے اونکے بیچ دست قدرت خدائی کے
اور وجہہ جباری اللہ تعالی کے اس سبب سے وہ غضہ ہوتے ہین کہ یہہ عاجز ہو کر ایسے مالک جبار کی
نافرمانی کرتے ہین اور یہہ نظر مذکور کبہی بسبب تساہل اور مداہنت کے بہی ہوتی ہی کہ بعضے لوگ
یہہ سمجہتے ہین کہ یہہ بیچارے عاجز ہین اور اللہ مالک رحیم وہ انپر رحم ہی کریگا یہہ سمجہ کر وہ سستی کرتے ہین
بری بات کے منع کرنے سے پس یہہ اچہا نہین لیکن یہہ ایک امر ہی کہ اوسمین تحقیق و ثابت کرنا شرطی اور
تکلف و تقلید اسمین خارج ہی دائرہ شرع سے یعنے فقط دیکہا دیکہی کسیکے کہ وہ لوگون پر بری بات
سے غصہ کرتا ہی مین بہی کرون یہہ نچاہیے بلکہ ثابت کرے اس باتکو اور نیت خالص اسمین رکہے
بے تکلف و بے تقلید اور کسوٹی اسکے یہہ ہی کہ اگر کوئی شخص قصور کرے بیچ حق خاص اسکے اوسکو

معذور رکہے اور بدلہ لینا بجا ہے وہ مقبول ہی نہ وہ کہ بیچ محافظت حقوق اپنی کے کوئی دقیقہ نچھوڑے اور
بیچ حقوق شرع کے اور حق غیر کے حقیقت کو ساتہہ تقلید کے بہانہ لاوے یعنی حقوق شرع یا اوروں کے حق تلف
کرتا ہی شرارت سے اور بہانہ تقلید کا کرتا ہی کہ مینے فلانیکو دیکہا دیکہی کیا ہی قسم ہی کہ یہ فریب شیطانی ہی
اور اکثر باعث کہ اوپر مداہنت اور تساہل کے بیچ امر معروف اور نہی منکر کے ہی رعایت دلونکی اور نہ پہونچنے
وحشت اونکی کے ہی یہہ بہی فریبون شیطانی سے ہی اگر قادر ہنوا اوپر تغییر اور تعزیر کے تو طریقہ اعراض اور
انکار کا یعنی برے جاننے کا نچھوڑے اور جان کہ جو کچہ کہ کہا گیا بطریق اجمال کے ظاہر ہوا اوسنے یہ
کہ نہ ولے درجہ اظہار بغض مین ترک اور اعراض اور قطع کرنا نرمی اور مدد کا ہی لیکن جاننا چاہیے کہ یہ ایسا
امر نہیں ہی کہ درجہ ظاہر عمل کے داخل ہو تحت تکلیف کے اور حکم کیا جاوے ساتہہ واجب ہونے اوسکیکے
سب لوگون پر مثل اور واجبات کے اسلیے کہ شراب خوار اور مرتکب بدکاری کے بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور صحابہ کے بہی تہے لیکن اونکو بالکل چہوڑ نہ دیتے تہے بلکہ حال اونکا متفاوت تہا کہ بعضون پر
تشدد کرتے تہے اور بعضونسے اظہار بغض و عداوت اور بعضونسے اصلا تعرض ہی نکرتے تہے اور بعضون پر
رحمت و شفقت سے نظر کرتے تہے اور دوری نہین کرتے تہے انسے پس یہہ دقیقی دین کے ہیں کہ مختلف ہین
اونمین احوال سالکان طریقت کے اور عمل ہر ایک کا اوسمین موافق حال اور وقت اوسکیکے ہی یعنی جن پر قدرت
رکہتے اونپر تشدد کرتے اور اگر قدرت نرکہتے اونسے بغض و عداوت ظاہر کرتے اور جنسے خوف ضرر ہوتا اونکے
طرف سے بیان ہی نکرتے اور جو کہ غریب ہوتے اور توقع انکے اسلام کی ہوتی اونپر رحم و شفقت کرتے اور نہایت کار
اوسمین کراہیت اور استحباب ہی مانند تمام فضائل اعمال کے نہ حرمت و وجوب یعنی ہرونسے بغض وغیرہ نرکہنا
مکروہ ہی نہ حرام اور رکہنا بغض وغیرہ کا انسے مستحب ہی نہ واجب اور بیچ حق ایسے امور کے واقع ہی اِنَّمَا الْاَعْمَالُ
بِالنِّیَّاتِ یعنی ثمرہ اور جزا اعمال موقوف نیت پر ہی اسلیے کہ کبہی ہوتا ہی کہ بیچ نظر رحمت کرنے کے اور
نرمی کرنیکے طریقہ تواضع اور خلق کا رعایت کیا جاتا ہی اور بیچ تنبیہ اور اعراض کرنیکے شیوہ تکبر و سختی کا لحاظ
کیا جاتا ہی اور حاکم و مفتی ان امور مین دل ہی پس طالب صادق کو چاہیے کہ ہر چیز مین کہ موافق طبیعت
اور خواہش نفسانیکے ہو خلاف اوسکی کرے اسلیے کہ جیسیکہ بیچ اعراض اور انکار کے مقصود سختی اور عجب اور
اظہار صلاح کا ہو ایسی ہی متصور ہی کہ نرمی اور رحم مین بہی مداہنت اور دل جوئی واسطے پہنچنے کے ایک
غرض کو غرضون دنیا سے کہ مال ہی اور جاہ اور شہرت ساتہہ حلم و تواضع کے اور قصد اجتماع لوگونکا اور
تعریف کرنے اونکا اور مانند انکیکے محقق نہین ہی یہہ اوس کسی پر کہ تلاش کرنے والا احوال اپنے کا ہو
اور حکایتین مشائخ کی بیچ زجر اور اعراض اور نرمی اور عفو کے بہت ہین اور اختلاف

اعمال انکے کا بحسب اختلاف احوال کے ہی یعنی کوئی زجر کرتا تہا اور کوئی نہ کرتا تہا بس یہ بحسب اختلاف
حالتون کے تہا جیسا کہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا ہی **فصل دوسری** بیچ بیان اون صفتون کے
کہ شرط ہین بیچ اختیار کرنے صحبت کے جان کہ اکثر یون ہی کہ کرنا یارانہ کا واسطی کسی غرض اور فائدہ کے
ہوتا ہی اگرچہ یہہ بہی مشہور ہی کہ بسبب ہزی اتفاق اور موافقت طبیعت اور جنسیت کے ہو اور چونکہ اس
قسم مین اختیار کو دخل نہین ہی جگہ ثواب یا سبب عذاب کی نہین ہوینگی بس اکثر یہہ ہی کہ یارانہ واسطے
فائدہ کے ہو اور فائدہ منحصر ہی بیچ دینی اور دنیاوی کے مراد دنیاوی سے یہہ ہی کہ موقوف ہو اوپر
زندگانی دنیا کے اور ممد ہو اوپر حاصل ہونے فائدہ آخرت کے مانند جمع کرنے مال کے اور حاصل
کرنے جاہ کے یا ہزی انست حاصل کرنیکے ساتھ دیکہنے کے اور ہمسایگی کے اور مناسب بحالی عقل کے
یہہ ہی کہ غرض اوسکے یارانہ سے یہہ نہو بس چاہیے کہ غرض یارانہ سے محض حاصل کرنا فائدہ دین کا ہو
مانند حاصل کرنے علم وعمل کے اور مانند حاصل کرنے اسقدر مال کے کہ کفایت کرے واسطے معیشت کے
اور حاصل ہووے بسبب اوسکے فراغ خاطر اور جاتی رہی تشویش دل اور مانند مدد چاہنے کے بیچ
احوال اور مصیبتونکے کہ باعث فتور اوقات اور قصور عبادتون کے ہین اور مانند خلاص ہونیکے
کثرت مال سے اور قید جاہ سے کہ باعث تشویش خاطر ہی اور مانند برکت حاصل کرنیکے ساتھ
ہزی دعا کے کہ سبب حصول مقاصد اور مطالب کے ہی اور مانند انتظار شفاعت کے قیامت مین
منقول ہی بعضے اگلے بزرگون سے کہ بہت پیدا کرو تم بہائی مسلمان جہانتک کہ ہوسکے تمسے اسلیے
کہ ہر مومن کو اپنے بہائی سے امید شفاعت ہی کہ جب بخشا جاویگا بندہ شفاعت کریگا اپنے بہائی
مسلمان کی امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ لازم پکڑو تم اپنے پر بہائی مقرر کرنا کہ
بہائی کام آتی ہین دنیا اور آخرت مین کیا نہین جانتا ہی تو حال اہل دوزخ کا کہ کہینگی فَمَا لَنَا
مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ یعنے نہین ہی ہمارے لیے کوئی شفاعت کرنیوالا اور نہ یار
غمخوار اور جب معلوم ہوا کہ فائدی یارانہ کے یہہ ہین تو ضرور ہوا کہ لائق یارانہ کے وہ ہوگا کہ صحبت
اوسکی سبب حاصل ہونے ان فائدونکے ہو اور پہچاننا اسکا وقت تجربہ کے اور دیکہنے حال کے ظاہر ہوتا ہی
لیکن کلام مجمل بیچ شرائط یارانہ کے یہہ ہی کہ یار عاقل ہو کہ احمق کی صحبت مین بہلائی نہین ہوتی
اور آخر کو نوبت انقطاع اور پریشانی کی پہنچتی ہی اور نفع اوسکا ضرر ہی اور دوستی
اوسکی دشمنی ہی اور اسی سبب سے کہا ہی بزرگون نے کہ دشمن دانا بہتر ہی
دوست نادان سے **بیت** دشمن دانا کہ بلاے جان بود ✣ بہتر از ان دوست کہ نادان بود ✣

سفیان ثوری رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ نظر کرنی احمق کے مونہہ پر بڑا گناہ ہی کہ لکھا جاتا ہی نامۂ
اعمال مین اور بعضون نے کہا ہی کہ انقطاع کرنا احمق سے وصل کرنا ہی ساتھہ خدا کے اور مراد عاقل
سے وہ ہی کہ سمجھے اشیا کو موافق اونکے مقصود کے کہ مقصود اوسے کیا ہی اور اوسے کیا ہی
اور معلوم کرے حقیقتین طاعات کی اور دقیقہ گناہونکی اور مراد ساتھہ عقل کے جہان کہین کہ تعریف
کی گئی ہی حدیث مین آیا ہی کہ کوئی مخلوق عقل سے زیادہ شریف نہین ہی خدا کے نزدیک
ایکبار روبرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کی تعریف کی لوگون نے اور مبالغہ کیا
اوسکی تعریف مین فرمایا کہ عقل اوسکی کیسی ہی عرض کیا لوگون نے کہ یا رسول اللہ ہم تعریف
کرتے ہین اوسکی کوشش کرنے کی عبادت مین اور بھلائیونمین اور آپ اوسکی عقل کا حال پوچھتے ہین
فرمایا کہ احمق بسبب حماقت اپنی کے کرتا ہی وہ گناہ کہ زیادہ ہوتا ہی گناہ فاسق سے اور تفاوت
درجون عبادت کے قیامت کو موافق درجون عقلونکے ہونگے منقول ہی حضرت امیر المومنین عمر رضہ سے
کہ فرمایا مرد کے تئین کوئی چیز بہتر عقل سے نہین ہی کہ بتاتی ہی آدمی کو راہ سیدہی اور باز رکہتی ہی
اوسکو تمام گمراہیون سے بلاشبہہ کامل نہین ہوتا ہی ایمان آدمی کا اور مستقیم نہین ہوتا ہی دین
اوسکا مگر ساتھہ کمال عقل کے منقول ہی ام المومنین حضرت عائشہ رضہ سے کہ پوچھا انہون نے آنحضرت
سے کہ یا رسول اللہ کس چیز سے فضیلت ہوتی ہی مرد کے تئین دنیا مین فرمایا کہ ساتھہ عقل کے پہر پوچھا
عائشہ رضہ نے کہ آخرت مین کس چیز سے فضیلت ہوتی ہی فرمایا عقل سے کہا عائشہ رضہ نے کیا نہین
ہی فضیلت ساتھہ اعمال کے فرمایا ای عائشہ کوئی عمل نہین ہوتا ہی مگر بقدر عقل کے کہ جو عقل بہت رکہتا
ہی عمل بہی بہت کرتا ہی اور حدیثین اور اقوال صحابہ کے عقل کی فضیلت مین بیشمار آئی ہین اور جملہ
شرائط یارانہ سے یہہ ہی کہ یار خوش خلق ہو کہ اکثر عاقل ہوتے ہین کہ اپنی عقل سے ماہیت امور کو
معلوم کرتے ہین لیکن بسبب غضب اور شہوت اور بخل اور مانند انکے متابعت خواہش نفسانی کے
کرتے ہین اور خلاف معلوم اپنے کے عمل مین لاتے ہین پس شرط حسن خلق تمام کرنے والی
شرط عقل کے ہی اور دونو شرطین حقیقت مین ایک ہین اور مقصود یہہ ہی کہ عاقل ہووے عمل
کرنیوالا مقتضای عقل پر اور اگر اکتفا اوسی شرط سہل پر کرے تو بہی روا ہی اور شرائط یارانہ سے
یہہ ہی کہ نہو یار فاسق کہ مصر ہو فسق و فجور پر اور فسق عادت اوسکی نہو اور صحبت فاسق سے توقع نفع کی
نرکہنی چاہیے کیونکہ جو کوئی خدا تعالی کے حقوق فوت ہونے سے نہین ڈرتا تیرے حق سے
کیا غم رکہیگا اور فسق منافی کمال عقل کے ہی اور بعضے فاسقون سے اگرچہ کبہی نفع سرزد ہوتا ہی جیسیکہ

سخاوت شرابخوارے ولیکن ہو ناضر رکا اوسّے زیادہ ہی بہ نسبت نفع کے اور ثابت ہین مناہی
نفع اوسکا اور کبہی ہوتا ہی کہ زر دیتا ہی اور کبہی سر کاٹتا ہی اور جملہ شرائط یارانہ سے یہہ ہی کہ
یار بدعتی نہو کہ اوسکی صحبت مین خوف سرایت کرنے بدعت کا اور تجاوز کرنے برائی اوسکی کا ہی
نعوذ باللہ من ذلک راہ حق یہہ ہی کہ بدعتی سے انقطاع کرے اور اوسّے یارانہ نکرے اور نہ مباحثہ
کرے اگر جانے کہ نفع نہین کرنیکا مباحثہ اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہی اور جملہ شرائط یارانہ سے یہہ ہی کہ یار
حریص دنیا کا نہووے تا تو بہی حریص نہو جاوے کہ حریص دنیا دیوانہ ہی حقیقت مین اور عاقل ہی
ظاہر مین اور یہہ درد ہی بید واکیا دوا ہوا اوسکی جس صورت مین کہ عالم گرفتار ہون اسمین لیکن علمائے حقیقی
کہ جلنے والے ہین راہ آخرت کے اور مقصود اونکو علم سے عمل ہی ہے وہ البتہ پاک ہوتے ہین
اس بلا سے اور دوا نفع دینے والی اس بیماری حرص کی محال ہی یہہ لوگ ہین لائق صحبت کے
اگر خدا تعالی نصیب کرے والا مطالعہ کرنا اونکی کتابون ہی کا خوب ہی کہ البتہ اسکو بیچ توڑنے شورش
نفس کے تاثیر ہی یقینی اور ادنی فائدہ اسمین یہہ ہی کہ خلاصی ہوتی ہی جہل مرکب سے اور اس زمانہ
مین جو فائدہ کہ طالب صادق کو اون بزرگونکی کتابون سے ہوتا ہی ہمنشینی شیوخ زمانہ ہمارے سے میسر
نہین ہوتا اور حاصل یہہ کہ صحبت بداخلاق لوگونکی سے احتراز کرے کہ سلامتی اسی مین ہی اور
بیہودہ تضییع اوقات نکرے کہ عمر نفیس ہی اور اکثر ضرر آدمی کا بسبب صحبت بد کی ہی اور آخرت مین
ثمرہ اوسکا سوا ندامت کے نہین ہی سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی پرہیز کر تین شخصونکی صحبت
سے ظالمان غافل اور عالمان بی عمل اور صوفیان جاہل سے **فصل تیسری** بیچ حقوق بہائی
چارہ کے اور یارانہ کے جان کہ بہائی چارہ ایک رابطہ ہی کہ حاصل ہوا ہی اتفاق سے مانند عقد
نکاح کے پس ضرور ہی اوسمین رعایت کرنی حقوق کی تا وہ باقی رہے اور جملہ حقوق بہائی چارہ سے
یہہ ہی کہ اوسکے لیے تیری مال مین کچہ حصہ ہو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حال دو
بہائیونکا مانند حال دونو ہاتہونکے ہی کہ دہوتا ہی ایک دوسریکو غرض یہہ ہی کہ ہر ایک مددگار دوسریکا
ہو اور آپسمین شریک منافع مین اور نفع پہنچانا ساتہ مال کے تین مرتبہ پر ہی ایک یہہ کہ جسکو دیتا ہی
وہ بمنزلہ خادم اور غلام تیرے کے ہووے کہ جو کچہ زیادہ تیری حاجت سے ہو اوسکو دیکر مدد کرے
اور یہہ کمترین مراتب کا ہی اگر یہہ بہی نہو تو بہائی چارہ ہی نہین اور چاہیے کہ اس مرتبہ مین انتظار
سوال کا نکرے کہ یہہ نہایت تقصیر ہی حاصل یہہ کہ جو کچہ کہ اپنی حاجت سے زائد ہو بہائی مسلمانکو
دیکر مدد اوسکی کرے اور انتظار اوسکے مانگنے کا نکرے اور مرتبہ دوسرا یہہ ہی کہ اوسکو شریک اپنا کرے تو اور ما

اپنے جانے اور مال کو آدہون آدہ بانٹ دیوے آپسمین اور یہ مرتبہ اوسط درجہ کا ہی اور اسکے
مراتب یہہ ہی کہ شیوہ ایثار کا اختیار کری تو یعنے اوسکی حاجت کو مقدم رکہے اپنی حاجت پر
اور یہہ رتبہ صدیقوں کا ہی جیسیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے درست کرنے سامان لشکر جہاد کے
صحابہ دولتمندونسے مال طلب کیا تو سب صحابہ آدہا آدہا مال لے آئے اور آدہا آدہا اپنے گہر والونکے
لیے چہوڑ آئے اور امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر سارا مال لے آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ کیا چہوڑ آیا تو ای صدیق اپنے اہل وعیال کے لیے عرض کیا صدیق نے
کہ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ یَکْفِیْ یعنی اللہ اور رسول اوسکا بس ہی پس حضرت نے اور صحابہ کو فرمایا کہ فرق
تم مین اور ابو بکر مین ایسا ہی ہی کہ جیسا اسکے فعل مین اور تمہارے فعل مین اور اسی مرتبہ مین داخل ہی
ایثار ساتہہ نفس کے یعنے اور کی جانکو عزیز رکہے اپنی جان سے چنانچہ منقول ہی کہ ایک خلیفہ نے
واسطے قتل کرنے ایک جماعت صوفیہ کے حکم کیا اور اونمین شیخ ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ بہی تہے
جلاد نے چاہا کہ تلوار چلاوے شیخ ابو الحسن آگے آئے اور کہا کہ اول مجہکو مار کہ مین دوست رکہتا ہون
کہ ایثار کرون یعنی ترجیح دون اپنے بہائیونکو ساتہہ زندہ رہنے کے جب یہہ خبر خلیفہ کو پہنچی تو سبہونکو
چہوڑ دیا اور لکہا ہی اگلے بزرگون نے کہ جب کوئی یار کہے کہ اپنے مال مین سے کچہ مجہکو دے اور
وہ مال والا پوچہے کہ کتنا مال چاہتا ہی تو وہ لائق دوستی کے نہین یعنی چاہیے تہا کہ سب مال آگے
لے آتا اور آیا ہی کہ ایک اگلے بزرگون مین سے ایک یار کے پاس آیا اور کہا کہ چار ہزار درہم کی احتیاج
رکہتا ہون نہین دیتا اوسنے کہا کہ اسمین سے آدہی لیجا وہ پہرا اور کہا کہ دنیا کو اختیار کیا تو نے خدا پر تو
لائق دوستی کے نہین اور آیا ہی کہ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کہ ولی اللہ کے تہے اوپر ایک مکان بہائی
مسلمان کے آئے اوسکو نپایا پس صندوق اوسکا طلب کیا اور جو کچہ حاجت رکہتے تہے نکالا جب
وہ شخص آیا تو ایک خادم نے اوسکے اس واقعہ کی خبر دی اوسنے کہا اگر سچ کہتا ہی تو تو تیرے تئین
واسطے خدا تعالے کے آزاد کیا مین کہ مجہکو ساتہہ ایسی خبر خوش کے شاد کیا تو نے اور ایک شخص ابو ہریرہ کے
پاس آیا اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تمسے بہائی چارہ کرون واسطے خدا کے کہا ابو ہریرہ نے کہ نہین
کر سکیگا تو کہ حقوق برادری کے مشکل ہین کہا اوس شخص سے کہ کیا ہین وہ کہو تا جانون تو نہین کہا ابو ہریرہ نے
کہ کوئی چیز بیشتر دیکہہ دنیا مین دوست زیادہ مجہسے نہو بس کہا اوس شخص نے کہ واسطے مین ابہی
اس مرتبہ کو نہین پہنچا ہون اور خرچ کرنا بہائیون پر بہتر ہی تصدق کرنے سے فقیرون پر
امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ اگر مین بیس درہم دون اپنے یار دینی کو

تو بہتر ہی اسسے کہ تصدق کرونمین سو درہم فقیرون پر اور یہہ بہی فرمایا کہ اگر مین کہانا لاؤن کہ جمع ہوون اوسپر
یار میرے تو بہتر ہی اسسے کہ آزاد کرونمین بردہ کو اور سب پیرو ایثار مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی ہے
اسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایثار کرتے تہے یعنی ترجیح دیتے تہے اپنے صحابہ کو سب چیز دینمین
اپنے پر اور جملہ حقوق یارانہ سے یہہ ہی کہ جیسیکہ غمخواری اوسکی ساتہہ مال کے کرتا ہی مدد اوسکی جانسے ہی
واجب جانی اور بیچ حاجتون اوسکی کے پہلے سوال کے مستعد ہو اور اسمین ہی تین مرتبہ ہین اعلی اور اوسط اور
ادنی لکہا ہی علمانے کہ جب پیش کی تو نی حاجت بہی کسی یار کے آگے اور سعی نکی اوسنی تیری
حاجت روائی مین تو کہہ اوسپر چار تکبیرین اور گن اوسکو مردونمین اور حدیث مین آیا ہی کہ حقتعالی کے لیے
ظروف ہین روی زمین پر اور وہ دل ہین اور بہترین ظرفون کا وہ ظرف ہی کہ صاف زیادہ اور سخت زیادہ
اور نرم زیادہ ہو یعنی صاف ہو گناہونسے اور سخت ہو دین مین اور نرم ہو بہائی مسلمانون پر اور قرآن مجید
مین اللہ تعالی نے بیچ وصف اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا ہی رُحَمَاءُ بَیْنَہُمْ یعنی اصحاب
حضرت کے رحیم تہے کہ آپسمین محبت والفت رکہتے تہے اور رحم کرتے تہے اور یہہ جامع ہی غمخواری کی سب قسمونکو
یعنی رحم ہوگا تو سب حق اوس سے ادا ہونگے اور نہین تو نہین اور جملہ حقوق یارانہ سے یہہ ہی کہ ساکت ہووے
یار کے عیبونسے حاضر و غائب مین بلکہ تغافل اور تجاہل کرے اور رد و کد نکرے اوس چیز مین کہ کہے اور کرے
یار اور اگر اوسکو راہ مین دیکہے یا کسی کام مین پاوے تو نپوچہے کہ کہان تہا تو اور کیا کرتا تہا تو شاید کہ وہ ایسی
جگہہ گیا ہو یا ایسے کام مین ہووے کہ اوسکے ظاہر کرنے سے حجاب کرتا ہو بسبب اوسکے دروغ مین پڑجاوے
یعنی جہوٹہہ بول کر اور اوس بات کو کہ ساتہہ اوسکے مخصوص کیا ہی کسی اور سے نکہے اور بہید اوسکے ظاہر نکرے
اگرچہ بعد انقطاع و جدائی کے ہو کہ یہہ علامت بدباطنی کی ہی اور ظاہر کرنے عیب دوستون
اور اہل و اولاد اوسکی سے کہ جسمین ایذا اوسکو ہو دور رہے کہ حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے عیب کسیکا اوسکے منہہ پر نہین کہا آیا ہی کہ ایک شخص زعفرانی
کپڑی پہنے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو آیا بعد اوسکے جانیکے فرمایا
کہ اسکے تئین کہہ دینا کہ اگر یہہ رنگ کپڑیسے دور کرے تو بہتر ہی اور اگر کسی سے عیب
یار کا سُنا ہووے تو اوسکے منہہ پر آنکر نہ کہے کہ حقیقت مین آپ عیب کرتا ہی اوسکو اور یہہ
روش اکثر اہل حسد و نفاق کی ہی اور اگر کسی سے تعریف اوسکی سُنے تو اوسسے کہدے
کہ چہپانا اوسکا قبیلہ حسد کے سے ہی اور اوسکی تعریف مین زیادتی نکرے خصوصًا جب کہ مبالغہ
مشابہ جہوٹہہ کے ہو یا موجب عجب یا تکبر اوسکا ہو حاصل یہہ کہ جو کچہہ کہ اوسکو ناگوار ہو اوسسے خاموش رہے مگر اوس

برین کہ متعلق ساتہہ امر معروف اور نہی منکر کے ہو اور سکوت کرنے مین اوسے اجازت نہو کہ سکوت یہان معتبر ہو سکو اور کراہت اوسکی حقیقت مین احسان ہی اوسکے حق مین اگرچہ ظاہر مین برے معلوم ہو اور امر و نہی مین بہی طریقہ حلم و مہربانی کا جاری رکہے اور طریقہ پیچ بازکشی نفس کے خطا پکڑنے اور عیب کرنے یار کیسے یہہ ہی کہ اپنی مین نگاہ کرے کہ کچہ عیب یا نقصان پاتا ہی یا نہین پایا تو محال ہی حضرت یوسف علیہ السلام کا قول اللہ تعالی نقل فرماتا ہی وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ یعنے پاک نہین کرتا ہون مین اپنے نفس کو یعنے نہین کہتا ہون مین کہ نفس میرا میل کرنے سے طرف آرزوؤنکی پاک ہی تحقیق نفس البتہ حکم کرنے والا ہی برائی کا پس جبکہ تو نہ پاک ہوا عیب و نقصان سے تو معذور رکہہ اپنے بہائی مسلمان کو اور خیال کر کہ جیسا کہ تو پیچ دفع کرنے اس خصلت کے عاجز ہی وہ بہی عاجز ہی اور جیسیکہ تو خدا تعالی کے حقوق مین تقصیر کرتا رہتا ہی اگر وہ تیری حقین قصور کرے تو کیا ہوا اور ڈہانکنا برائی کا صفات خداوندیسی ہی اسلیے دعا مین واقع ہوا ہی یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ یعنے ای وہ ذات پاک کہ ظاہر کیا خوبی کو اور چہپایا برائی کو اور بحملہ ظاہر کرنے خوبی کیسے اور چہپانے برائی کیسے یہہ ہی کہ حضرت خداوند سبحانہ و تعالی نے صورت ظاہر تیری کو ایسا خوب و زیبا پیدا کیا ہی اور جو کچہ برا ہی اوسکو تیرے پیٹ مین پوشیدہ رکہتا ہی یعنے پاخانہ و پیشاب محبوب ترین بندونکا نزدیک خدا تعالی کے وہ شخص ہی کہ متخلق ہو ساتہہ اخلاق اوسکے یعنے اپنے مین اوسکے صفتین مثل عفو وغیرہ کے حاصل کرے اور جیسیکہ حضرت جل و علا اپنے بندون اور مخلوق کا عیب چہپاتا ہی اور گناہون کو عفو کرتا ہی اگر تو اپنے برابر سے یا بہتر سے یہہ معاملہ کریگا تو کیا ہوگا اور یہہ بہی ہی کہ طلب کرنا ایسے مصاحب کا کہ پاک ہو سب عیبو نسے طلب کرنا محال کا ہی اور دور کرنا اوسکے عیب کا موجب ترک مصاحبت کا ہی اسلیے کہ کوئی ایسا نہین ہی کہ بعضے صفتین اوسمین نیک اور بعضی صفتین بری نہون نہایت کار یہہ ہی کہ نیکیان اوسکی غالب ہون برائیون پر اور یہہ جاہنا کہ اوسمین کوئی برائی نہو مشکل ہی پس نظر مسلمان منصف کی ہمیشہ نیکیون پر ہی اور یہہ باعث محبت ہی اور نظر منافق اور بد الضافون کی ہمیشہ عیب پر ہی جیسیکہ کہا ہی کسی شاعر نے ع وَعَیْنُ الرِّضَا عَنْ کُلِّ عَیْبٍ کَلِیْلَۃٌ + وَلٰکِنَّ عَیْنَ السُّخْطِ تُبْدِی الْمَسَاوِیَا + یعنے آنکہہ رضا کی ہر عیب سے تہکی ہوئی ہی ولیکن آنکہہ غضب کی ظاہر کرتی ہی برائیون کو یعنے آدمی جسسے راضی ہوتا ہی اوسکا عیب نہین دیکہتا اور جسپر غصہ ہوتا ہی اوسکی برائیان ڈہونڈہ ڈہونڈہ کر نکالتا ہی ع نہ بیند مردم بد مین مگر بد + ابن مبارک نے فرمایا ہی کہ مومن ہمیشہ پیچ طلب عذر کے ہی اور منافق ہمیشہ پیچ تجسس کرنے عیب کے

ہی اور فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جوانمردی یہہ ہی کہ اوپر لغزش بھائیونکے خطا نہ پکڑے تو
اور حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی سے پناہ پکڑو بری ہمسایہ سے کہ جب بھلائی دیکھے ڈھانک دے
اور جب برائی پاوے مشہور کرے اور جیسا کہ واجب ہی کہ زبان برائیون یار کیسے روکی اسیطرح لازم ہی
کہ دل سے بھی سکوت کرے اور سکوت دل کا یہہ ہی کہ گمان بد نہ لیجاوی کہ گمان بد غیبت دلکی ہی بس اوسکے
فعل کو جب تک کہ ہوسکے بھلائی پر حمل کرے اور اگر یقین تجکو ہو ساتھہ دیکھنے عیب اسکے تو حمل اوپر سہو اور
نسیان سے کرے تو او سجھہ کہ ممکن ہو اور اگر ممکن نہو تو معذور رکھے تو جان کہ منشا گمان بد کا یا تو ساتھہ
تفرس کے ہی یعنے ساتھہ پائے جانے قرینہ اور علامتونکے کہ انسے بے اختیار حقیقت اوسکے دل مین
بیٹھی ہی جیسیکہ ایک شخص کو دیکھی تو کہ ہمیشہ دریی طلب کرنے صدر و بالا نشینی کے ہوتا ہی اور اگر کوئی
اوسکو منع کرتا ہی تو لڑتا ہی اور تمام اوقات اوسکی ساتھہ ذکر کرنے اس بات سے کے اور طلب کرنے اسباب
اسکے گذرتی ہی بے اختیار گمان ہوتا ہی کہ یہہ متکبر ہی اور دفع اس گمان کا ساتھہ تکلف سے کے ممکن
نہین ہی اور جب تک ہوسکے قصور نکرے اس گمانکے دفع کرنے مین اور ایک قسم ہی کہ منشا اوسکا
بداعتقادی ہی اور یہہ ممنوع اور بری ہی ہر مسلمان کے حق مین مصاحب ہو یا غیر مصاحب حدیث مین
آیا ہی کہ حرام ہی مومن پر کہ گمان بد کرے اپنے بھائی مسلمان پر اور یہہ بھی فرمایا ہی کہ دور رکھو
اپنے تئین گمان بد سے کہ وہ ایک قسم ہی جھوٹ کی اور جو کوئی کہ بداعتقاد ہی جو فعل کہ کسیسے دیکھتا ہی
اگرچہ دو وجہ رکھتا ہو البتہ اوسکے تئین بری ہی وجہ پر حمل کرتا ہی س بدگمان ہاند ہمیشہ زشت کار + مارد
خود خواند اندر حق یار + اور باعث بدگوئی اور عیب جوئی پر اکثر حسد ہی کہ حاسد کی نظر مین سوا برائیونکے
کچہ نہین نظر آتا اور اگر نیکی دیکھی تو مرا جاتا ہی اور بعضونکو باعث بدگوئی اور عیب جوئی کا یہہ ہوتا ہی کہ اگر
مین اظہار اعتقاد کا کرون تو مبادا مجکو برا جانین اور کم اوتے دیکھین یعنے ایک شخص اسکے نزدیک
واقع مین اچھا ہوتا ہی لیکن لحاظ مذکور سے اسکی بھلائی نہین کہتا بلکہ برا کہتا ہی اور دربی عیب
جوئی کے رہتا ہی اور یہہ ہیچ معنی اختیار نار کے ہی بسبب عار کے سبب سے آگ دوزخکو اختیار کرنا ہی
کمال نادان ہی اور بعضونکی اصل خلقت ہی بداعتقادی و بدباطنی پر ہوتی ہی اور اسکے کچہ دوا نہین اور
سینہ حاسد کا ہمیشہ کینہ اور عداوت سے بھرا رہتا ہی جب تلک کہ مجال کلام کی نہین پاتا ہی پوشیدہ ہی
یعنے کینہ و عداوت اور علامت اوسکی یہہ ہی کہ وقت فرصت مین یعنے جہان مجال کلام کی پائی
اوسکے ظاہر کرنے سے درگذر نہین کرتا ہی حاصل یہہ کہ بیچ عفو کرنے قصور لوگونکے قصور نکرے اور
جس مجلس مین کہ بیٹھے جو کچہ سنا ہو نا سنا جانے کہ یہہ بھی امانت ہی لکھا ہی علمانے صُدُورُ الاَحرار

قبور الاسرار یعنی سینہ نیکونکے قبرین ہین بہیدونکی یعنی جیسی مردے قبرونمین پوشیدہ ہین کہ کوئی انکے حال سے واقف
نہین ویسی ہی بہیدونکا حال ہی انکی سینونمین اور بعضون نے کہاہی کہ دل احمق کا منہہ مین ہی اور زبان عاقل کی دلمین یعنی احمق کے
دلمین جو کچھہ آتاہی جھٹ پٹ کہہ بیٹھتاہی اور عقلمند اپنے دل ہی مین رکھتاہی اور بعضے اگلے بزرگون نے
کہاہی کہ جب چاہی تو کسی سے دوستی کرنے تو اول غصہ اوسپر کر بعد اوسکے کسیکو اوسکے پاس بہیج کہ اوستے
تیرا حال پوچھے پس اگر اچھا کہا اوسنے یا ساکت رہا تو لائق دوستی کے ہی ورنہ دور رہ اوستے اور چاہیے
کہ ہر حال مین ثابت رہے ان امور پر کہ مذکور ہوئے آور بیچ غضب ورضا اور طمع اور خواہش نفسانی کے
متغیر نہو کہ یہہ صفت بدبختونکی ہی اور چاہیے کہ جو کچھہ کہے دوست (یعنی حقوق یارانہ سے) رد و قدح اور مناقشہ نکرے تو الگ ہو جائے
کہ یہہ بہت برا اسباب ہی واسطے کینہ کے اور موجب انقطاع اور بغض کا ہی اور یہہ مشتمل ہی اوپر تکبر اور ایذا
اور برا کہنے اور حقیر جاننے اور جاہل و احمق کہنے کے اور یہہ سب باعث عداوت و دشمنی کے ہین
پس برا جاننا اور دوستی کرنی جمع نہین ہوتی اور کیونکر جمع ہون کہ انمین منافات کلی ہی لکھاہی علما نے
کہ جب کسی یار کو کہے تو اٹھہ پس وہ کہے کہان چلنے کے لیے اٹھون تو وہ لائق دوستی کے نہین
ابو سلیمان رضی اللہ عنہ نے کہاہی کہ میرا ایک یار تہا جب اوسے مال مانگتا تہا مین تو تھیلی مال کی میری
آسکے رکہہ دیتا تہا ایکروز اوسنے کہا کہ کسقدر درہم ہین اوس دنسے حلاوۃ دوستی کی کہ رکھتا تہا مین نرہی
یہہ تمام حقوق یارانہ کے اوس قبیل سے تہی کہ متعلق ساتھہ سکوت کے ہین اور بعضی حقوق یارانہ کے وہ ہین
کہ متعلق ہین ساتھہ کلام کرنیکے اسلیے کہ جیسیکہ بہائی چارا تقاضا کرتاہی سکوت کرنیکو عیبون سے ایسا ہی
تقاضا کرتاہی بہلائیونکے بیان کرنیکو اسلیے کہ جو کوئی کہ ہمیشہ سکوت مین ہوتاہی بیچ حکم مردے کے ہی اور
اور غرض سکوت سے بچنا ایذا اور بیفائدہ بات سے ہی اور غرض بہائی چارہ سے بڑا دور کرنا ایذا ہی کا
نہین ہی بلکہ پہنچانا منفعت کا بہی ہی پس جو کچھہ کہ متعلق ہی ساتھہ خبرگیری احوال کے اور راضی
کرنے دلکے اوستے سکوت نکرے کہ سکوت یہان بمنزلہ کلام کرنے برے کے ہی اور یہہ بہی ہی کہ یہہ باعث
زیادتی محبت کا ہی حدیث مین آیاہی کہ جو کوئی دوست رکھے تم مین سے اپنی بہائیکو پس چاہیے
کہ اوسکو خبر دیوے اسلیے کہ محبت طبعی ہی پس خبر دینا محبت کا باعث زیادتی محبت ہوگا اور اسی
قبیلہ سے ہی یہہ کہ اوسکو غائبانہ اور سامنے ساتھہ ایسے نام کے ذکر کرے کہ وہ اوس نام کو
دوست رکھتا ہو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایاہی کہ تین چیزین باعث زیادتی محبت کی ہین
سلام علیک اول کرنی اور مجلس مین جگہہ دینی اور اوسکو ساتھہ بہترین نامونکے ذکر کرنا اور اسی
قبیلہ سے یہہ ہی کہ تعریف کرے تو اوسکی اون خوبیونکی کہ جانتاہی تو خصوصًا اوس شخص کے آگے

کہ دوست رکھتا ہی وہ کہ اوسکی آگے تعریف اوسکی کیجاوے کہ یہہ بڑا سبب ہی زیادتی محبت کا اور یہی ہی
تعریف کرنی اوسکی اہل و اولاد کی اور اوسکی صفت کی اور اوسکی فعل و خُلق کی اور اوسکی بیانات اور تکبت
اور شعر اور تصنیف کرنیکی اور اور تمام اون چیزونکی کہ خوش ہووی وہ تعریف کرنے اوسکے و لیکن چاہیے
کہ اسجگہ آمیزش ریا اور جہوٹ کی نہو بلکہ جو کچھہ کہ لائق تعریف کرنیکے ہو تعریف کرے ف مراد تعریف
کرنے سے تعریف کرنی غائبانہ ہی اسلیے کہ سامنے تعریف کرنی منع ہی آیا ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسیکی تعریف کی اوسکی مُنہہ پر حضرت نے فرمایا واے تجکو کاٹی تو نے گردن
بہائی اپنے کی تین بار فرمایا یہ استہے اور یہہ منع اسلیے ہی کہ باعث عجب و تکبر کا ہوتا ہی اور فتاوی
عالمگیری مین لکہا ہی کہ تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی اوسکے
مُنہہ پر یہہ قسم تو وہ ہی کہ منع کیا گیا ہی اوستے اور دوسری یہہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ لیکن
جانتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہنچے گی پس یہہ بہی ممنوع ہی اور تیسرے یہہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی
غائبانہ اس حال مین کہ نہ پروا ہو اوسکے پہنچنے نہ پہنچنے کی اور تعریف کرے اوسکی ساتہہ اوس چیز کے
کہ اوسمین ہی پس اس تعریف کا مضایقہ نہین استہے پس مراد حضرت شیخ کی تعریف کرنے سے تعریف
کرنی تیسری قسم کی ہی اگرچہ وہ سُن لے اور خوش ہو لیکن اسکو وقت تعریف کرنیکے یہہ خیال نہو واللہ اعلم
بالصواب اور اسی قبیلہ سے ہی یہہ کہ جس کسی سے غیبت اور مذمت اوسکی سُنے صریحاً یا اشارۃً حمایت
اور رعایت اوسکی کر کر حق یاری کا بجالاوے کہ سکوت یہان شیوۂ محبت سے دور ہی اور اگر خوف شر
و فساد کا ہو تو خاموش رہے تو و لیکن چاہیے کہ راضی نہو دیتو اور اگر اوس مجلس سے باہر نکل سکے
تو بہتر ہی حاصل یہہ کہ یار کو ہمیشہ پیش نظر رکہے تو بلکہ اوسکو مثل اپنے جانے اور مدار تمام حقوق آداب کا
اسی پر ہی حدیث مین آیا ہی کہ تمام نہین ہوتا ایمان ایک کا تم مین سے جبتک کہ دوست نرکہے اپنے
بہائی مسلمان کے لیے اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی اپنے لیے اور اسی قبیلہ سے ہی نصیحت کرنی اوس چیز مین
کہ متعلق ہی اسکے دین کی اور نافع ہی امور دنیا مین کہ احتیاج اچہی بات سیکہنے کی زیادہ ہی احتیاج مال سے
اور طریقہ نصیحت کا یہہ ہی کہ آگاہ کرتیو اوسکو اوپر فوائد فعل کے اور آفتون اوسکیکے اور فعل کی آفتونسے
ڈراویتو اور اوسکے فائدون پر مطلع کرتیو تاکہ وہ متنبہ ہووے اور نصیحت یہہ ہی کہ خلوت مین کرتیو
کہ جہان کوئی اور نہو کہ اوسکے عیب پر مطلع ہو اور برملا کہے تو اور لوگون پر ظاہر کرے تو
کہ یہہ فضیحت کرنی ہی نہ نصیحت اور ایسا ہی طریقہ تہا اگلے علما کا کتاب وعظ اخوان مین لکہا ہی
کہ ایک بزرگ سے لوگون نے کہا کہ آیا دوست رکہتے ہو تم اوسکو کہ خبر کرے تمہارے عیبونکی

کہا اونہون نے کہ ہان اگر محض واسطے خدا کے کرے کہا لوگون نے کہ وہ کیونکر ہی کہا کہ نصیحت
کرے تنہا نہ فضیحت کرے برملا اور فرق درمیان توبیخ اور نصیحت کرنیکے ساتھ اظہار اور پوشیدہ
کرنیکے ہی یعنے اگر ظاہر کیا سمجھانیکو توبیخ کہین گے اور اگر پوشیدہ کیا نصیحت کہین گے جیسیکہ فرق
درمیان مدارات اور مداہنت کے ساتھ غرض کے ہی کہ باعث ہی تغافل پر اگر غرض چشم پوشی
اور تغافل سے اصلاح دین اپنے کی اور اصلاح دین بہائی مسلمان کی ہی تو وہ مدارات ہی اور
شیوہ دینداروںکا اور اگر باعث اوسپر حظ نفس اور حاصل کرنا خواہشون نفس کا ہی تو وہ مداہنت ہی
اور جڑنا نصیحت سے بسبب محض حمق اور جہالت کے ہی مثال اسکی یہہ ہی کہ کوئی شخص کسیکو خبردے
کہ تیرے کپڑے مین بچہو اور سانپ چھپا ہی نکال ڈال کہ ایذا پہنچاویگا اور وہ غصہ مین آجاوے تو شک
نہین ہی اسمین کہ یہہ محض اسکی حماقت سے ہی اور تمام بری خصلتین بمنزلہ سانپ اور بچہو کے ہین کہ ارواح اور
دلونکو کاٹینگی اور گور مین بصورت سانپ اور بچہو کے بنین گی اور اطلاع عیوب پر ایک فائدہ ہی
صحبت کے فائدون مین سے یعنے اچہی صحبت کا ایک یہہ بہی فائدہ ہی کہ اپنے عیبون پر آدمی مطلع
ہوجاتا ہی بسبب مطلع کرنے مصاحب نیک کے اور اگر یہہ فائدی صحبت مین حاصل نہون تو گوشہ
نشینی ہی بہتر ہی اور اسی سبب سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ
یعنے مومن آئینہ مومن کا ہی یعنے جیسے آئینہ مین عیب چہرے کا معلوم ہوجاتا ہی ایسیہی مسلمانکو چاہیے
کہ مسلمان بہائیکو اوسکے عیب پر مطلع کردیوے لیکن آئینہ کی طرح کہ کسی اور کو خبر نہو آیا ہی کہ جب
سلمان فارسی صحابی امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر نے اونسے پوچہا
کہ آیا کوئی بات میری ایسی سنی ہی تو نے کہ مکروہ رکہتا ہو اونہون نے کہا حاشا وکلا پہر اصرار
کیا حضرت عمر نے اور کہا کہ ضرور کہو جو کچہ کہ سنا ہو تمنے سلمان نے کہا کہ سنا ہی مینے کہ دو
جوڑے رکہتا ہی تو ایک دن مین پہنتا ہی اور ایک رات مین اور کہانے پر تیرے دو سالن جمع
ہوتے ہین یعنے یہہ باتین مجہے ناگوار معلوم ہوئین اونہون نے کہا کہ کچہ اور بہی عیب سنا ہی پہر سلمان نے
کہا نہیں اور یہہ بہی آیا ہی کہ حذیفہ مرعشی نے یوسف بن اسباط کو کہا کہ مینے سنا ہی کہ تمنے اپنا دین
دو کوڑیکو بیچ ڈالا یعنے سنا ہی مینے کہ دودہ والی کے پاس گیا تو اور کہا کہ کتنی کو بیچتا ہی تو یہہ
دودہ اوسنے کہا آٹہ کوڑیکو تو نے کہا چہہ کوڑیکو دے اور وہ تجہے بیچتا تہا اوسنی چہہ کوڑیکو
دیدیا یعنے دو کوڑیونکی رعایت کروائے گویا مانگتا ہوا انکا اور یہہ نقصان ہی دین کا ہشیار ہو
تا ہلاک نہووے تو اور نصیحت اوس عیب مین مفید ہی کہ وہ غافل ہو اوسے اور قدرت

ساتھ بیچنے کے اگر ظاہر کیا تو وہ مداہنت ہی
اسکا ساتھ

رکہتا ہو اوسکے دفع پر اور اوس عیب مین کہ طبعی ہو اور تابعدار نفس کا ہو نصیحت فائدہ نہین کرتی
پس اگر پوشیدہ رکہتا ہی تجہسے وہ عیب تو چاہیے کہ زبان پر نہ لاوے تو اور تجاہل اور تغافل کیجئے
اور اگر ظاہر کرے نصیحت مین مبالغہ کر اور اگر یقین ہو کہ فائدہ نہین کرتا ہی نصیحت کرنا تو سکوت
اولی ہی اور طریقے صحابہ کرام کے اسمین مختلف تہے مذہب ابو درداء اور حضرت عمر اور بعضی
اصحاب رضی اللہ عنہم کا یہہ تہا کہ جب یقین ہو کہ نصیحت اوسکو فائدہ نہین کرتی ہی اور مصر گناہ پر
ہی تو انقطاع اوسسے اولی ہی اسلیے کہ جب وہ رضاء خدا مین نہوا تو تو اوسکی رضا مین کیونکر ہوگا
یعنے جب اوسنے اللہ تعالی کی رضامندی نکی تو تجکو بہی اوسسے راضی رہنا بیجا ہے اور مذہب
ابو درداء اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور بعضی صحابہ رضی اللہ عنہم کا خلاف اسکے تہا وہ
کہتے تہے کہ جب متغیر ہووی حال تیرے بہائیکا تو ترک اوسکو مت کر شاید کہ اصلاح پذیر ہو اور
اسی سبب سے کہا ہی علما نے کہ اوپر لغزش قدم عالم کے گرفت نکرے کہ وہ اوسے ترک کردے گا
اور حکایتین بزرگونکی اس باب مین بہت ہین حاصل یہہ ہی کہ طریق اول اہم یعنے ضروری ہی اور
طریقہ دوسرا امر باطنیکا یہہ تمام بیچ اون امور کے ہی کہ متعلق ہی ساتہہ آراستگی دین یا دنیا بہائی
مسلمانکے اور جو کچہہ کہ متعلق ہی ساتہہ تقصیر کرنے اوسکیکے تیرے حق مین تو واجب اوسمین تحمل اور عفو
اور تغافل اور تجاہل ہی ہی لیکن اگر ایسی تقصیر ہو کہ ہمیشگی اسکی باعث انقطاع کی ہو تو اوسکا ظاہر کردینا
بہتر ہی اور اولی یہہ ہی کہ کنایۃً یا رقعہ لکہہ کر مطلع کرے صریح و بالمشافہہ نکہے اور چاہیے کہ بہر حال غرض
تیرے یارانہ اور بہائی چارے سے نفع پہنچانا اور رعایت کرنی یا نفع لینا ہو باوجود اسکے کہ تیرے
حق مین تقصیر واقع ہو ابو علی رباطی کہ اولیا مین سے ہین کہتے ہین کہ مین چاہتا تہا کہ ساتہہ عبد اللہ
رازی کے کہ وہ بہی اولیا مین سے تہے یارانہ اور ارتباط پیدا کرون اور وہ ارادہ سفر کا رکہتے
تہے پس کہا عبد اللہ نے کہ ای ابو علی تو امیر بنے گا یا مین مینے کہا کہ تم ہی ہو کہا عبد اللہ نے
چاہیے کہ بہر حال تابع اور مطیع میرا رہے تو اور جو کچہہ کہو مین وہی کرنا پس باہر نکلے ہم اتفاقاً ایک
رات مینہہ برسا عبد اللہ نے ایک چادر لی اور مجکو اور اسباب کو اسکے اندر لیلیا اور تمام شب میرے
سر پر تانے ہوئے کہڑے رہے مینے کہا کہ تہوڑی دیر مجکو بہی دیجیے کہ خدمت کرون نہین کہا عبد اللہ نے
کہ مینے نہ کہا تہا کہ میری اطاعت لازم رکہنا اور مجکو امیر اپنا جاننا یعنے یہہ بہی اطاعت مین داخل ہی
کہ جو کچہہ مین کرون اسمین چون و چرا نکر اور اقتضا میری سرداریکا یہی ہی کہ جو مین کرتا ہون آور جملہ
حقوق یارانہ سے یہہ بہی ہی کہ دعا کرنی اسکے لیے حالت زندگانی اور موت مین لازم گنے تو اور جیسا کہ

اپنے لیے اور اپنے اہل کے لیے دعا کریتو ایسی ہی اپنے بہائی مسلمان کے لیے دعا کریتو اور حقیقت
مین دعا کرنی اسکے لیے رجوع تیری ہی طرف کرتی ہی یعنی تجکو ہی اوس سے فائدہ ہوتا ہی حدیث شریف مین آیا ہی
کہ جو کوئی دعا کرتا ہی اپنے بہائی مسلمان کے لیے غائبانہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ اول تجہی سے ابتدا
کرتا ہون یعنے اول تیری مراد برلاونگا پہر اوسکی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ دعا مسلمانکی اپنے
بہائی مسلمانکے لیے غائبانہ رد نہین کیجاتی ہی یعنی قبول ہوتی ہی **ف** اور ایک حدیث مین آیا ہی
کہ فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا مرد مسلمانکی اپنے بہائی مسلمانکے لیے غائبانہ قبول کیجاتی ہی
اور دعا کرنیوالیکے سر کے پاس فرشتہ ہوتا ہی کہ وہ متعین ہی دعا پر جب یہہ دعا کرتا ہی اپنے بہائی
کے لیے بہلائیکی کہتا ہی وہ فرشتہ کہ متعین ہی اسپر آمین وَلَکَ بِمِثْلٍ یعنی یا اللہ قبول کر اور تیرے
لیے بہی مثل اسکے ہو یعنے وہ فرشتہ دعا کرنیوالیکی طرف خطاب کرکر یہہ کہتا ہی اور ایک روایت
مین آیا ہی دو مثل اوسکے ہو یہہ حدیث صحیح مسلم مین ہی حاصل یہہ کہ فرشتہ اسکے لیے دعا کرتا ہی اب
دیکہا چاہیے کہ کیا فضیلت ہی کسیکے لیے غائبانہ دعا کرنیکی کہ فرشتہ اسکے لیے دعا کرتا ہی ابو درداء
صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین دعا کرتا ہون اپنی سجدہ مین ستر آدمیونکے لیے اپنے یارون مین سے
نام بنام اور بعضے سلف سے منقول ہی کہ دعا کرنی مُردونکے لیے مانند تحفہ کے ہی زندونکے لیے
اور جو کوئی دعا کرتا ہی مُردیکے لیے فرشتے اوس دعا کو نور کے طباقون پر رکہ کر آگے میت کے
لیجاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ تحفہ ہی تیرے لیے تیری بہائی کی طرف سے پس خوش ہوتا ہی وہ میت
جیسا کہ خوش ہوتا ہی زندہ تحفہ سے اور جملہ حقوق یارانہ سے یہہ بہی ہی کہ ساتہہ یار کے وفا اور اخلاص
رکہے تو اور معنی وفا کے یہہ ہین کہ ہمیشہ محبت پر ثابت رہے اور بعد اسکے مرنیکے اسکے لیے دعای خیر کریتو
اور ساتہہ اولاد و متعلقون اسکیکے احسان دیکہے کریتو کہ محبت واسطی آخرت کے ہی پس اگر پہلے موت سے
منقطع ہوجاوے تو بیفائدہ ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک بُڑہیا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
حاضر ہوئی حضرت نے توقیر و خاطرداری اوسکی کی اور احوال پرسی کی صحابہ نے پوچہا کہ یہہ کون ہی یا رسول اللہ
فرمایا کہ خدیجہ کے وقتون میں یعنی جب وہ زندہ تہین تو یہہ آتی تہی پس اچہی معلوم ہوتی ہی یہہ مجکو کہ خدیجہ کو
یاد دلاتی ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ عہد نیک ایمان سے ہی اور جملہ وفا سے ہی رعایت کرنی متعلقان
دوست کی کہ یہہ دوست کے نزدیک پسندیدہ تر ہوتی ہی بہ نسبت رعایت کرنے اسکیکے اور کمال محبت
و اتحاد کا یہہ ہی کہ محبت محبوب سے گذر کر پہنچے اوس تک کہ متعلق ہو اوسکا تا آنکہ کتا اوسکا تیرے نزدیک ممتاز ہو
اور کتون سے اور اسلیے کہا ہی علمانے کہ ثمرہ محبت حق کا یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکہیں اسلیے کہ ہو سکتا ہی

کہ محبت خداتعالی کی بسبب انعام و احسان اوسکے ہو اور یہہ آمیزش رکہتی ہی ساتہہ غرض کے لیکن محبت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سبب سے کہ محبوب حق کے ہین ثمرہ صدق محبت کاہی ساتہہ حق کے اور ثمرہ محبت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ ہی کہ محبت رکہین اونکی آل کی اور جملۂ وفا سے یہہ ہی کہ کسی امر مین امور دینی
اور دنیوی سے حسد آپسمین درمیان مین نہو کہ فائدہ دوست کا عین فائدہ اسکاہی اور جملۂ وفا سے
یہہ ہی کہ متغیر نہو لطف و تواضع اسکا ساتہہ بہائی کے اگرچہ نہایت جاہ و مرتبہ کو پہنچے ہرچند کہ یہہ نہایت مشکل ہی
بعضی حکمانے کہاہی کہ جب بہائی تیرا حکومت و مرتبہ پاوے اگر آدہی محبت بہی باقی رہے اوسکی تیرے
ساتہہ تو وہ پوری ہی یعنی اسلیے کہ اس صورتمین اسقدر رعایت کرنی بہی غنیمت ہی مرتبہ کو پہنچ کر محبت پہلی سی
تو کہان باقی رہتی ہی لیکن چاہیے کہ خلاف شرع چیزونمین موافقت دوست کی نکرے کہ یہہ وفا سی نہین ہی
بلکہ وفا اسکے ترک ہی مین ہی اور جملۂ وفا سے یہہ ہی کہ بعد از مفارقت دوست کے بہت غمگین رہے تو
اور اوسکی یاد مین رہے اور ایکبارگی فراموش نکرے تو کہ یہہ شیوہ منافقونکاہی اور جملۂ وفا سے یہہ ہی
کہ بات صاحب غرض کی اوسکی حقمین نہ سُنے تو خصوصاً اوس کسیکی کہ اپنے کو لباس دوستی مین ظاہر کرکر
کہی ہو اسکی بات ہرگز قبول نکرنا اور جملۂ وفا سے یہی کہ دوست کے بدخواہون سے یارانہ نرکہے تو
اور جملۂ وفا سے یہی کہ دوست کی جفا پر صابر رہے تو کہ ہمیشگی محبت کی بدون اسکے مشکل ہی اسلیے
کہ صاحب محبت غرض کی ہمیشگی نہین رکہتی اور جملۂ حقوق یارانہ سے یہہ ہی کہ تکلف یارونکے درمیان مین نہو اور
یہہ تکلف مین سے ہی کہ ایسی چیز کا بوجہہ اوسپر رکہے کہ اوسپر گران ہووے قسم حاجت یا مہم سے
بلکہ قصد یاری سے یہہ ہو کہ تو بوجہہ اوسکا اوٹہاوے اور خدمت کرے تو اور جملۂ تکلف سے ہی مقید
ہونا تواضع کا اور انتظار کرنا تعظیم کا دوست سے یعنی متوقع اور منتظر رہنا تواضع و تعظیم کا اسکی جانب سے
کہ یہہ طریق محبت سے دور ہی اور جملۂ تکلف سے ہی کہ دوست سے شرم رکہے تو اون چیزونمین
کہ تجکو خوش آوین قسم کہانے اور سونے اور بیٹہنے اور اوٹہنے اور تمام امور سے کہ یہہ طریق اتحاد سے
دور ہی اور حکایات سلف کی اس مقدمہ مین بہت ہین اور تکلف سبب انقطاع محبت کاہی اور تکلف کرنیوالی سے
ہمیشگی محبت کی متصور نہین اور بے تکلفی سے ہی یہہ کہ محب پر بسبب ترک کرنے نوافل عبادت کے اعتراض نکرے بعضے
صوفی شرط کرتے تہے چار چیزونکی بعد اسکی دوستی کرتے تہے اول یہہ کہ اگر یار تمام سال یعنی سواے رمضان مبارک کے
افطار کرے تو نکہے کہ روزہ رکہ اور اگر تمام سال یعنی سواے عیدین اور ایام تشریق کے روزہ رکہے تو نکہے کہ افطار کر اور اگر
تمام شب سووے یعنی بعد نماز عشا کی تو نکہے کہ اوٹہہ اور اگر تمام شب نماز پڑہتا رہے تو نکہے کہ سو رہ اور محبت تمام حالتونمین
یکسان رہے بعضے صحابہ نے فرمایاہی کہ خداتعالی لعنت کرتا ہی تکلف کرنیوالونکو اور اہل تکلف اکثر ریاکار ہوتے ہین

اور کہا ہی علما نے کہ ظاہر کرنا زہد و ورع کا آگے بہائیونکے ریا نہین ہی کہ یہان اتحاد ہی یعنے
جہان اتحاد و بے تکلفی ہوتی ہی تو وہان بیان کرنے اپنے افعال کیسے نمود نہین منظور
ہوتی بلکہ مقصود بیان واقع اور رغبت دلانا دوست کا ہوتا ہی اور تفصیل بیان کرنے حقوق یارانگی
اور آداب محبت کی دشوار ہی اور مجمل یہہ ہی کہ تمام حالتون مین تمام اعضا اور حواس مشغول بیچ
خدمت اور شفقت دوست کے رکہے اور ظاہر و باطن مین مخلص اور محب رہے جسکو حقتعالی نے
ازل سے موٓدب و مہذب پیدا کیا ہی بے تکلف اوسّے تمام آداب سرزد ہوتے ہین اور جسکو کہ ازل
مین بدخلق پیدا کیا ہی ہرچند تکلف کرتا ہی آداب میسر نہین ہوتے تہوڑے سے دیر بواسطہ ریا اور حیا کے
بتکلف اپنے تئین نگاہ رکہتا ہی پہر اُسے وقت مقتضای طبیعت پر چلنے لگتا ہی واللہ الموفق والمعین

فصل چوتہی بیچ بعضے آداب معیشت اور ہمنشینی کے ساتہہ اقسام خلق کے منتخب و چیدہ کلام حکیما سے

نصائح

جاننا چاہیے کہ سب کامون مین توسط یعنے میانہ روی محمود ہی اور کمی زیادتی دونون بری ہین با وقار
رہ بغیر تکبر کے تواضع کر بدون مذلت کے مجمعون پر کہڑا رہ یعنے جو مجمع کہ گناہ و بیفائدہ ہون جیسے
میلے تماشے کے مجمع یا بازارونکے مجمع اور جو مجمع کہ باعث ثواب ہین مانند مجمع درس و وعظ کے وہانکی
ٹہیرنکی بڑی فضیلت و بہت ثواب آیا ہی جب مجلس مین بیٹہے ہر طرف نہ دیکہے یعنے اسمین ایک بی تمیزی
اور بہوچکاپن ہی اور دو زانو بیٹہہ اور جبتک ہوسکے رو بقبلہ بیٹہہ کلام بہت مت کر اور بالکل خاموش
بہی مت رہ اور انگلیان مت چٹخا داڑہی اور انگوٹہی سے نہ کہیل تنکے نہ توڑ دانتون مین خلال نکر یعنے
سامنے لوگونکے کہ وہ دیکہہ کر گہن کہا وینگے ناک مین انگلی نکر بہت کہانس نہین آور تہوک نہین آور
مکہی مونہہ پر سے بہت نہ اوڑا جمائی سامنے لوگونکے نہ لے اور ہمیشہ انگڑائی نہ لیتا رہ اور ہر دم تکیہ
نہ لگا اور پاؤن دراز نکر اور کلام مقفّا اور مسجّع مت کر کہ علامت نمودیون اور متکبرونکی ہی اور کلام
ساتہہ ترتیب و اطمینان کے کر جو کوئی بات کرے کان رکہہ یعنے اوسکو اچہی طرح سن تعجب بہت نکر
یعنے اسلیے کہ بے تمیزی ہی اور لوگ کہبراتے ہین اِسّے اور طلب بات کے دوہرانیکی نکر ہنسی کی باتون
اور قصے کہانیون سے خاموش رہ ساتہہ بیٹے اور شعر اور تصنیف اپنی کے اور ساتہہ اوس چیز کے کہ مخصوص
ہی ساتہہ اپنے عجب نکر عجب کہتے ہین پہولنے اور خوش ہونیکو آپنے تئین مانند عورتون کے
آراستہ نکر اور مانند غلامونکے خوار بہی نرکہہ حاجتون مین الحاح یعنے مبالغہ نکر ظلم پر دلیر مت رہ
اور اور کسیکو بہی ظلم پر دلیر نکر اپنی اہل و اولاد کو خصوصًا اجنبی کو مقدار مال پر مطلع نکر اسلیے کہ اگر
کم ہی تو اہانت کرینگے اور اگر بہت ہی تو ناراض ہونگے یعنے ازراہ حسد کے سختی بہت مت کر

اور نرمی بہی حد سے زیادہ نکر لونڈی اور غلام سے ٹھٹھا نکر کہ وقار تیرا جاتا رہیگا جلد ہی نکر یعنے امور مین جو کچہ کیجے سوچ کر کہ دشمنی مین باوقار رہ اشارت نا نہ ہے بہت نکر یعنے جیسے عادت ہی بعضے بے تمیزونکی کہ ہاتہ نچا نچا کر بات کرتے ہین بادشاہونکے نزدیک نہو اور اگر ہووے بہی تو ہوشیار رہ انکے قرب پر مغرور نہو انکے انقلاب یعنے الٹ پلٹ کر ڈالنے سے نڈر نرہ اور مخالف انکے نکہہ اور انکے اہل و اولاد کی بات مین دخل نہ دے اور کسیکی اولاد کو اسکے سامنے برا نکہہ کہ کسیکو اہانت اپنی اولاد کی خوش نہین آتی ہی اور اگرچہ وہ آپ بہی کہے تو تو موافقت اوسکی نکر اور دوستی نعمت کیسے دور رہ اور مال کو بہتر آبرو سے نکر یعنے جیسے عادت ہوتی ہی طامونکی کہ آبرو کہو کر مال کماتے ہین اور جب مجلس مین آوے پہلے السلام علیک کہے اور جہان کہ جگہہ پاوے بیٹہہ جا اور جسکے پاس سنت بیٹہے خاص اوسی سے سلام علیک نکہے بلکہ سب سے کرے اور سر راہ نہ بیٹہہ اور اگر سنت بیٹہے تو چاہیے کہ نظر کو بند کرے یعنے نامحرم کو نہ دیکہے اور مظلوم وضعیف کی مدد کرے اور راہ بہولے کو راہ بتاوے سلام کا جواب دے سائل کو دے اچہی بات بتاوے اور بری بات سے منع کرے اور راہ مین مصاحبون سے سبقت نکر جانب قبلہ کے اور داہنی طرف تہوک نہین بلکہ بائین طرف یا پانوں کے نیچے راہ مین اکڑتا اور اتراتا نہ چل اور آواز بلند نکر بادشاہو ساتہہ ہمنشین نہو اور اگر ہووے تو غیبت نکر یعنے نہ کسی اور کی اوسکے آگے اور نہ اوسکی اور کے آگے اور جہوٹ نہ بول اسکے آگے اور بہید اوسکا ظاہر نکر ہر وقت اوسکے آگے حاجت نہ لیجا اور زبان آراستہ کر اور بات واضح کہہ اور مذاکرہ بادشاہونکے اخلاق کا کر اور خوش طبعی کم کر اور اونکے غصے سے پرہیز کر رہ اعتماد اوپر دوستی دنیادارونکے نکر اور اونسے بے تکلفی نکر اور بعد کہانیکے انکے خلال نکر اور قدح انکا نکر اور اونکے حرم یعنے ناموس مین خیانت نکر اور عوام کے ساتہہ نہ بیٹہہ اور اگر بیٹہے بہی تو اونکی باتون مین شریک نرہ اور اونکی واہی باتون پر کان نرکہہ اور انکی سختیوں سے تغافل کر اور خوش طبعی بہت نکر کہ اوس سے آبرو جاتی ہی اور کینہ پیدا ہوتا ہے اور دوستی جاتی رہتی ہی اور خوش طبعی فقہا کو عیب دار کرتی ہی اور حکیم کو بے اعتبار اور دلکو مردہ کرتی ہی اور خدا سے دور کرتی ہی اور غفلت پیدا کرتی ہی اور خواری ظاہر کرتی ہے اور جس مجلس مین کہ خوش طبعی اور لہو و لعب ہو وقت اوٹہنے کے یہہ دعا پڑہے تاکہ جو کچہہ کہ اس مجلس مین سرزد ہوا ہو عفو ہو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ✦ ف اس دعا کو کفارۃ المجلس کہتے ہین ابو ہریرہ رض

روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی بیٹھے کسی مجلس مین اور بہت ہو وہان لغو پس پہلے
پہلے اوٹھنے کے یہہ دعا تو بخشا جاتا ہی جو کچھ کہ ہوتا ہی اوس مجلس مین آور ایک روایت مین منقول ہی حضرت عائشہؓ سے
کہ جب بیٹھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس مین یا نماز پڑھتے تو پڑھتے چند کلمات یعنی جو کہ آگے مذکور ہونگے پس
پوچھا مینے اون کلمات کا فائدہ حضرت سے پس فرمایا حضرت نے کہ اگر بولے اور پڑہی جاوی بھلی بات یعنی ثواب کی خبر
تو ہوتی ہین یہہ کلمات چھاپ اسپر دن قیامت تک یعنے وہ بات محفوظ رہتی ہی محو و زوال سے اور اگر بری بات
بولی جاتی ہی تو ہوتے ہین یہہ کلمات کفارہ اسکا اور وہ کلمات یہہ ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ انتہے اس روایت مین لفظ اشہد ان کا نہین ہی
اور یہہ دو نو روایتین مشکوٰۃ شریف مین ہین **باب چوتھا** بیچ حقوق مسلمان و قرابت رحم اور ہمسایہ
اور ملک یعنی بردہ وغیرہ کے جان کہ انسان مدنی الطبع ہی یعنے محتاج ہی بیچ حاصل کرنے اسباب
زندگانی کے ساتھہ اجتماع اور مخالطت کے ساتھہ ہم جنس اپنے کے پس ضرور ہی سیکھنا آداب و حقوق
مخالطت اور ہمسایگی کا اور ادب بقدر حق کے ہی یعنی جیسا حق ہوگا ویسا ہی اوسکا ادب ہوگا اور حق بقدر
رابطہ کے ہی اور عام تر رابطونکا رابطہ اسلام کا ہی کہ سب مسلمان شریک ہین اسمین بعد اسکے رابطہ
معرفت کا بحسب تفاوت کے یعنی کسی سے رابطہ معرفت کا کم ہی اور کسی سے زیادہ پس نہین ہی حق
اسکا کہ خبر اسکی سُنی ہی مانند حق اوسکے کہ اسکو دیکھا ہی اور اسیطرح بعد اسکے رابطہ مصاحبت کا اور درجے
اسکے بہی متفاوت ہین پس نہین ہی حق مصاحب سفر کا مانند حق مصاحب درس و مکتب کے اور اسیطرح رابطہ
ہمسایگی کا بقدر قرب کے مختلف ہوتا ہی اور بعد اسکے حق بھائی چارہ کا اور یارانہ کا ہی بعد اسکی حق قرابت کا
موافق تفاوت کے اور حق قرابت رحم کا موکد ہی اور حق ماں باپ کا موکد تر اور بیان ہر ایک کا ان
حقوقوں مین سے کیا جاتا ہی دو فصلونمین **فصل پہلی** بیچ حقوق مسلمان کے اور جامع اکثر حقوق کا بلکہ تمام
حقوق کا یہہ ہی کہ مسلمانونکو دوست رکہے جیسیکہ اپنے تئین دوست رکھتا ہی اور یہہ کمال دین داری
اور نہایت مسلمانی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ حکم مسلمانون کا اتفاق مین مانند جسد کے ہی کہ اگر
ایک عضو دردناک ہو تو تمام اعضا کو قرار نہین ہوتا یعنے اسیطرح مسلمان کو چاہیے کہ دوسرے
مسلمان کی ایذا دیکھہ کر بیقرار ہو جاوے اور تدبیر اسکے دفع کی کرے شعر بنی آدم اعضای یکدیگر اند
کہ در آفرینش زیک جوہر اند + چو عضوی بدرد آورد روزگار + دگر عضوہا را نماند قرار + اور جملہ
حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ کسی مسلمان کو تیرے ہاتھہ و زبان سے ایذا نہ پہنچے حدیث شریف
مین آیا ہی کہ بھلائی کر مسلمانون سے اور اگر بھلائی نہ کرے تو بھلا برائی تو نہ پہنچا کہ یہہ بہی

جملہ نیکیون سے ہی ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ مجکو کچھ
تعلیم کیجیے کہ نفع کرے مجکو فرمایا کہ دور کر مسلمانون کی راہ مین سے اوس چیز کو کہ ایذا دے اونکو جیسے
جیسے پتھر کنکر یا آدمی موذی یا جانور موذی وغیر ذلک اور ثواب بت ولد جوا ہی دور کرنے پتھر اور کانٹے
اور نجاسات کا راہ مین سے اور ایذا مسلمانون کی بے جہت شرعی بدترین اعمال کی ہی اور مراتب ایذا کے
متفاوت ہین اور ادنی مرتبہ اسکا یہہ ہی کہ مسلمان کی طرف اسطرح نظر کرے کہ وہ اوس نظر سے
ایذا پاوے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ روا نہین ہی مسلمان کو کہ اشارت کرے طرف کسی
مسلمان کے ساتھہ ایسی نظر کے کہ اوسکو ایذا دے حاصل یہہ کہ جو کچھ کہ ناگوار اور برا معلوم ہو اوسکو
وہ ایذا ہی اور جملہ حقوق مسلمان کے سے یہہ ہی کہ تواضع کرے ساتھہ ہر مسلمان کے اور تکبر نہ کرے
کہ خدا تعالی شخص متکبر کو دوست نہین رکھتا اور اگر دوسرا اوسپر تکبر کرے تو تحمل کرے اور اگر بدلہ اسکا
لے تو بہی جائز ہی ولیکن سعدی راہی سہل باشد جزا + اگر مردی احسن الی من اسا + اور بہتر ین
بدلہ اہل تکبر کا یہہ ہی کہ اسکی صحبت سے کنارہ کشی کرے نہ یہہ کہ یہہ ہی تکبر کرے اسلیے کہ جس بات پر دوسرےکو
عیب کرے آپ وہ کام کیونکر کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت تواضع اور شفقت رکھتے تھے
آیا ہی کہ ایک روز آپ ساتھہ جماعت صحابہ کے راہ مین چلے جاتے تھے کہ ناگہان ایک عورت سامنے
آئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ تمسے ایک حاجت رکھتی ہون بیٹھیے فرمایا کہ جہان جاہے تو بیٹھہ جا کہ مین
تابع تیرا ہون پس بیٹھے آپ اور حاجت برآری اوسکی کی ابو ہریرہ رض کہتے ہین کہ ہرگز دست مبارک آنحضرت کا
کسی نے نہ پکڑا کہ آپ نے ہاتہہ کھینچا ہو یہان تک کہ وہ کھینچتا اور ہرگز کلام کسی سے نہ کیا مگر یہہ کہ تمام
منہہ اپنا اسکی طرف پہیرتے تہے اور پہر اودہر سے منہہ پہیرتے تہے مگر کہ تمام کرتے کلام کو صلی اللہ
علیہ وسلم اور جملہ حقوق مسلمان کے سے یہہ ہی کہ سخن چینی نکرے اور بات کسیکی کسیکو
نہ پہنچاوے اور اگر کوئی مسلمان کی حق مین کچھہ کہے تو نہ سنے اور جو کوئی کہ خبر اورون کی تیرے
پاس لاوے اسکے آگے کچھہ نہ کہہ کہ خبر تیری بہی اورون کے آگے لیجاویگا کہ آزمائی ہوئی
یہہ بات ہی بیت ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد وشمرد + لاجرم عیب تو پیش دگران خواہد برد +
حدیث شریف مین آیا ہی کہ سخن چین بہشت مین نہین داخل ہوگا ف سخن چین وہ ہی
کہ دو شخصون مین عداوت ہی یہہ ایک کی بات دوسرے کو پہنچایا کرتا ہی تا عداوت بڑہے
یا حاکم کے آگے چغلیان کہایا کرتا ہی تا وہ زیر و زبر کرے اور اکثر فساد و فتنہ مسلمانونمین
بسبب سخن چینی کے پیدا ہوتا ہی اور کار منافقون کا عہد ہمایون عہد آنحضرت کے مین یہی تہا اور

ایک غرض اغراض انکی مین سے نفاق مین یہہ بہی تہی کہ خبرین مسلمانون کی کافرونکو پہنچا یا کرین اور
فتنہ انگیزی کرین اور سخن چینی آدمی کو خوار اور بے اعتبار کر دیتی ہے اور قبول کرنے دلون کیسے
دور ڈالتی ہی یعنے لوگ اوسے متنفر رہتے ہین نعوذ باللہ منہا اور جملہ حقوق مسلمان کیسے یہہ ہی
کہ جب کسی مسلمان سے لڑے تو زیادہ تین روز سے بیزار نہو اور ترک ملاقات اوسی نکرے حدیث
شریف مین آیا ہی کہ حلال نہین ہی مسلمان کو کہ ترک ملاقات کرے اپنے بہائی مسلمان سے
زیادہ تین روز سے اور جب ملین تو اچہا اونمین وہ ہی کہ پہل کرے سلام علیک کرنے مین
اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی جو کوئی کہ عفو کرے مسلمان سے عفو کریگا خدا تعالی اوسے روز قیامت کے
اور اگلے انبیا علیہم الصلوۃ کے احوال مین آیا ہی کہ حق تعالی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو
وحی بہیجی کہ یہہ تمام مرتبہ تمہارا کہ بلند کیا ہی مینے بسبب عفو کرنے تمہارے کے ہی بہائی مسلمانونکو
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ ہرگز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بسبب حق
اپنے کے بدلہ نہ لیتے تہے مگر یہہ کہ اسمین ہتک حرمت دین کی ہوتی اور طریق عفو کا بغایت
آداب بزرگون کیسے ہی اور نادان و کمینون سے ہرگز عفو نہین ظاہر ہوتا کہ عفو نہایت بزرگی
اور غایت بردباری کی ہی ولیکن جاننا چاہیے کہ جو کچہ کہ مشہور ہی کہ زیادہ تین روز سے
رنج نرکہے یہہ مطلق نہین ہی بلکہ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ سلامتی دین و دنیا کی اسکی آشنائی کے
ترک ہی کرنے مین ہو تو اگر زیادہ مدت مذکورہ سے بلکہ تمام عمر اوسکو ند یکہے تو جائز ہی اور
اسیطرح منقول ہی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے اور بعضون نے اونمین سے ترک کیا تہا
یارانہ بعضونکا بسبب نیت سے کہ حاصل تہی اونکو اوسمین یعنے سلامتی دین کی ولیکن نہ چاہیے
کہ بغض و کینہ نگاہ رکہین کہ یہہ جائز نہین **ف** یعنے جس صورت مین کہ یقین ہو دنیا کی مضرت کا
اور اوسکے لیے ترک ملاقات کرے تو کینہ نرکہے اور اگر بسبب بد دینی اوسکیکے ترک ملاقات کی ہی
تو بغض و کینہ بہی رکہنا چاہیے کہ آنحضرت نے اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ کو اسلام کی شاخونسے
فرمایا ہی اور حقوق مسلمان کیسے یہہ بہی ہی کہ احسان کری تو جتنے کہ ہو سکے اور تمیز نکری تو درمیان
اہل و نا اہل کے منقول ہی کہ ایک شخص حضرت محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے
پاس آیا اور کہا کہ کچہ مال رکہتا ہون مین سوا مال زکوۃ کے اور اوسکے اہل یعنی لائق کو نہین
جانتا ہون کہ کون ہی پس کس پر تصدق کرونمین فرمایا کہ تصدق کر جسپر کر سکے تو خواہ اہل ہو
یا نا اہل تا تجکو بہی حق تعالی دی وہ چیز کہ اہل ہی تو اوسکا اور دے وہ چیز کہ اہل نہین تو اوسکا اور

حدیث مین آیا ہی کہ احسان کر ساتہہ اہل و نااہل کے اسلیے کہ اگر وہ اہل اسکا نہین ہی تو تو خود اہل ہی
یعنے تیرا دینا تو ضایع نہین ہوئیگا اور یہہ طریق کمال صدق و ایمان کا اور ثمرہ کمال جود و عرفان کا ہی
اور جہان کہ معلوم ہو کہ دینا اسکا باعث فسق اور مددگار گناہ کا ہی تو نہ دے اوسکو اور اسمین
شک نہین ہی کہ یہہ جملہ محبت للہ اور بغض للہ سے ہوگا اور مدار اسکا نیت پر ہی ف حاصل کلام
حضرت شیخ رح کا یہہ ہی کہ عدم علم مین دینا ہر کسیکا روا ہی اور تفتیش و تمیز نکرنا اسکا قبیلہ عالی ہمتی اور
کمال ایمان و عرفان سے ہی اور درصورتیکہ معلوم ہو کہ دینا اسکا باعث فسق و گناہ کا ہوگا
جیسے شرابی بہنگی کو دیگا تو وہ اور کثرت اسکی کریگا اوسکو ندینا چاہیے انتہی کہتا ہی مترجم
ہیچمدان اس کتاب کا کہ بعضونکو یہہ نیت ہوتی ہی کہ زیادہ محتاج کو دینگے تو اوسکی بہت حاجت
روائی ہوگی یا نیک کو دینگے تو قوت عبادت پر حاصل کریگا اس نیت سے تلاش کر کر اہل کو دیتا ہی
تو امید ہی کہ یہہ نیت اسکی ہی باعث زیادتی ثواب کی ہوگی پس پہلے کو اور باعتبار فضیلت ہولی
اور اسکو اور باعتبار یہہ بات ہی بعضی روایتون ہی سے معلوم ہوتی ہی غرضکہ مدار نیت پر ہی
جیسیکہ حضرت شیخ رح نے کہا واللہ اعلم بالصواب اور حقوق مسلمان سے یہہ بہی ہی کہ ہر کسی کے
بطریق اسکے معاملہ کرے اور بطور اسکے پیش آوے کہ یہہ بہی جملہ احسان اور حسن خلق سے ہی
بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ جاہلونسے اظہار علم نکرنا چاہیے اور کم سخنون نادان سے ساتہہ
فصاحت و بیان کے پیش نہ آوے کہ یہہ سبب ایذا دینے کا ہی یعنے بسبب کم فہمی کے وہ ایذا اوٹہاونگے
اسکے سمجھنے مین بلکہ اپنے مرتبہ سے تنزل کرے اور موافق انکے ہو کہ اسمین ترحم و محبت کرنا ہی ولیکن
جب تک کہ نوبت ترک دین اور ناشروع کی نہ پہنچے کہ یہہ حسن خلق سے نہین ہی یعنی مثلا اوسکی بولی
بولنے مین ہتک اسلام کی یا بے ادبی بہ نسبت اسم مبارک اللہ تعالی کے یا آنحضرت کے وغیر ذالک
لازم آتی ہی تو موافقت اسکی نکرے اور حقوق مسلمان سے یہہ بہی ہی کہ تمام لوگونسے کشادہ روئی
اور نرمی سے پیش آوے اور ترش رو نہو اور سختی نکرے حدیث شریف مین آیا ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ
یُحِبُّ السَّهْلَ الطَّلِقَ یعنے خدا تعالی دوست رکہتا ہی آدمی نرمی کرنے والے کشادہ رو کو ایکروز
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کسپر حرام ہی آگ دوزخکی عرض
کیا صحابہ نے کہ خدا تعالے اور رسول اوسکا دانا تر ہی ہمسے فرمایا کہ اوپر آدمی نرم گوی سہل گیر کے
اور اور حدیث مین آیا ہی کہ جنت مین بالاخانے ہین کہ بہت صفائی سے ظاہر انکا اندر سے اور
اندر انکا ظاہر سے معلوم ہوتا ہی ایک اعرابی نے عرض کیا کہ کسکے لیے ہونگے وہ یا رسول اللہ

فرمایاکہ اوسکے لیے کہ نرم سکے بات اور کہلاوے لوگون کو کہانا اور نماز پڑہے رات مین اوس حالین
کہ لوگ سوتے ہون یعنے نماز تہجد کی اور مسلمانکے حقوق سے یہ بہی ہی کہ وعدہ کو وفا کرے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وعدہ قرض ہی اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ تین چیزین علامت ہین
منافقون کی جہوٹ بولنا وعدہ خلافی کرنی اور امانت مین خیانت کرنی فرمایا کہ جسمین یہہ تین خصلتین ہون
وہ منافق ہی اگرچہ نماز و روزہ کرے اور وعدہ کو وفا کرنا کریمونکی خصلتون سے ہی اور کمینہ آدمی مین
پورا کرنا وعدہ کا کم ہوتا ہی اور مسلمان کے حقوق مین سے یہہ بہی ہی کہ نہ داخل ہو کسیکے گہر مین مگر باذن
اوسکی کہ بے اذن داخل ہونے مین ایذا و تکلیف اسکی ہی اور نہایت اذن جاہنے کی تین بار تک ہی
اسمین اگر اذن دے تو جاوے ورنہ پہر آوے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ اذن جاہنا تین بار ہی
اول بار اسلیے ہی کہ چپ ہون وہ تا آواز اوسکی سنین اور دوسری بار اسلیے کہ صلاح و تامل کرین کہ آنے دین
یا نہ آنے دین اور تیسری بار اسلیے کہ اذن دین آنیکا یا پہیر دین اور حقوق مسلمان سے یہہ بہی ہی کہ
بڑہون کا ادب کرے اور جہوٹون پر رحم و شفقت حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی بڑہون کا ادب ملحوظ نرکہے
اور جہوٹون پر رحم نکرے تو وہ ہم مین سے نہین ہی یعنے ہمارے طریق پر نہین اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بچون پر مہربانی و شفقت بہت رکہتے تہے اور کبہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے پہر کر آتے
اور لڑکے سامنے آتے اوٹہا لیتے اونکو اور بعضون کو آگے اپنے گہوڑے پر بٹہا لیتے اور بعضون کو
پیچہے اور اصحاب کو فرماتے کہ تم بہی اوٹہا لو یعنے بعضون کو اپنے ساتہ بٹہا لیتے اور بعضون کے لیے
صحابہ کو حکم فرماتے کہ اوٹہا لو یعنی گہوڑون پر بٹہا لو یا گود مین اوٹہا لو اور جب اُترتے تو لڑکے آپسمین فخر کرتے کہ پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجکو آگے اپنے بٹہایا اور مجکو پیچہے اور جبکہ لڑکونکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس لاتے تا آپ دعا کرین تو اپنی گود مین بٹہا لیتے اور کبہی کوئی لڑکا جو پیشاب کر دیتا تو آپ اوسکو
اپنے گود مین سے اُتار نہ دیتے اور کوئی اُٹہانے لگتا تو آپ منع فرماتے پہر دعا و شفقت کرتے تا اونکے
لڑکے بڑی خوش ہووین اور نجانین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا ہوئی اور جب وہ چلے جاتے
تو آپ کپڑا دہوتے اور اگر نیا پہل آتا تو اول لڑکون کو دیتے اور یہہ سنت ہی کہ نیا پہل آوے تو اول
جہوٹونکو دیوے بعد ازآن آپ کہاوے یعنے اسلیے کہ وہ خوش ہو جاتے ہین اور بیچ تعظیم
و توقیر بڑہون کے حدیثین بہت آئی ہین اور تعظیم بڑہون کی سبب برخورداری اور عمر درازی کی
پس یہہ میسر نہین ہوتی مگر اوسکو کہ خدا تعالے سے نے چاہا ہی کہ عمر اوسکی دراز ہو اور برخوردار رہو
اور حقوق مسلمانسے یہہ بہی ہی کہ جسکی ہیأت ظاہر اور لباس اسکا دلالت کرے اسکے عالی رتبہ ہونے پر

تو رعایت اوسکی کرے اور محافظت اوسکے مرتبہ کی کرے کہ رعایت منزلتو کی اسمین ہی پس توقیر
واحترام اشراف واکابر کی ایسی ہو کہ جیسے شفقت ارزال وادنے پر بعینے جیسے یہ لازم ہی ویسے ہی اوسکو بھی
لازم سمجھے اسلیے کہ رعایت ہر ایک کی لائق مرتبہ اسکیکے ہی اور اسکے خلاف مین ایذا دینی ہی
اسلیے کہ اگر آدمی معزز ومکرم کی تعظیم نکرے تو وہ ایذا پاتا ہی اور اگر مرد فقیر پر تہوڑا سا التفات کرے
تو وہ اوسمین خوش ہوجاتا ہی آیا ہی کہ آگے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہانا رکہا ہوا تہا
کہ ایک سائل آیا فرمایا کہ دیدو گئیا اس فقیر کو بعد اسکے ایک سوار ہی اوس راہ سے گذرا فرمایا کہ بلاؤ
اس سوار کو کہانیکے سلیے لوگون نے کہا کہ یا ام المؤمنین مسکینونکو دور سے دیدیتی ہو اور اغنیا کو
اپنی سامنے بلاتی ہو فرمایا کہ حقتعالے نے ہر ایک کو مرتبہ ور منزلت دی ہی پس لازم ہی ہمپر کہ حفظ اون منازل کا کرین ہم
مسکین راضی ہی ساتہ ایک گئیا کے اور طمع نہین کرتا زیادتی کی اور یہ غنی ایذا کہینچے اگر اسکو بطریق گداؤن کے
گئیا دون پس خوب نہین ہی ایذا مسلمان کی اور منقول ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
گہر کے اندر تہے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جمع تہے ناگہان جریر بن عبداللہ بجلی آئے
چونکہ جگہ نپائی تو گہر کے دروازی پر بیٹہ گئی پس آنحضرت نے اپنا کپڑا لپیٹ کرا اونکی طرف پہینکا کہ اسپر
بیٹہ جا پس جریر نے اوس کپڑیکو آنکہون پر رکہ لیا اور روئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میرا کہا رتبہ ہی کہ آپکے
کپڑی پر بیٹہون اَكْرَمَكَ اللّٰهُ كَمَا اَكْرَمْتَنِيْ پس دیکہا آنحضرت نے قوم کی طرف اور فرمایا کہ جب
آوے تمہارے پاس کوئی بزرگ کسی قوم کا تو تعظیم وتوقیر کرو اوسکی اور جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آتا اور آنحضرت گتہ پر بیٹہے ہوتے اور اوسپر گنجایش نہوتی کہ وہ بہی بیٹہے آپکے ساتہ تو
آنحضرت گتہ اپنے نیچے سے کہینچ کر اوسکے نیچے بچہا دیتے اور اگر وہ نہ بیٹہتا تو آپ مبالغہ کرتے یہانتک
کہ وہ بیٹہتا صلے اللہ علیہ وسلم اور حقوق مسلمان سے یہہ بہی ہی کہ صلح کرواوے مسلمانون مین
اگر ہوسکے حدیث مین آیا ہی کہ بہترین صدقات اور حسنات اصلاح کروادینی ہی مسلمانون مین ایکروز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا کہ آیا خبر دون نہین تمکو اس عمل کی کہ بہتر ہی درجہ نماز اور
روزہ اور صدقہ سے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا صلح کروانی درمیان مسلمانونکے
اور کئی جگہ کہ جہوٹ بولنا جائز ہی اونمین سے ایک جگہ یہہ بہی ہی یعنے دو مسلمانونکے
صلح کروانے مین بہی جہوٹ بولنا جائز ہی اور اسی جہت سے کہا ہی بعضے علما نے کہ دروغ
مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز **ف** کئی جگہ جہوٹ بولنا جو جائز ہی وہ یہہ
ہین جو اس حدیث مین مذکور ہین کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین درست

جھوٹ بولنا مگر بیچ تین چیزونکے ایک تو جھوٹ بولنا مرد کا اپنی بیوی سے تا کہ راضی کرے اوسکو یعنے مثلا بیوی سے محبت نہین رکہتا اور اوسکے خوش کرنیکے لیے کہدے کہ مین تجہے بہت چاہتا ہون اور اسیطرح اور روایت مین بیویکو بہی خاوندسے جھوٹ بولنا جائز آیا ہی یعنے دونوںکو اظہار محبت کرنا جائز ہی اگرچہ خلاف واقع ہو تا محبت و الفت پیدا ہو اور دوسرے جھوٹ بولنا لڑائی مین یعنے جہاد مین مثلا کہے کہ لشکر اور چلا آتا ہی ہماری مدد کے لیے یا دشمن سے کہے کہ دیکہنا تجکو پیچہے سے کوئی شخص مارنیکو آیا اگرچہ خلاف واقع ہو یہہ کہنا جائز ہی اور تیسرے جھوٹ بولنا آپس کی صلح کروا دینے کے لیے یعنے مثلا دو شخصونمین عداوت ہی اور ہر ایک سے کہتا ہی دوسریکی طرف سے کہ وہ تو تمہاری تعریف کیا کرتا ہی اور تمسے بغض نہین رکہتا تا کہ وہ ملجاوین یہہ حدیث مشکوۃ مین ہی اور ان جگہونمین جھوٹ بولنا جائز اسلیے ہوا کہ اگر بیان واقعی کرتا ہی تو فتنہ برپا ہوتا ہی اور جھوٹ بولنے مین فتنہ فرو ہوتا ہی اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ مسلمانونکے عیب کا پردہ پوش ہو کہ کسیکا عیب ظاہر نکرے اگرچہ یقینا جانتا ہو اوسکے عیب کو حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی عیب کسی مسلمانکا ڈہانکے حق تعالی عیب اوسکا دنیا اور آخرت مین ڈہانکتا ہی اور جبکہ خبر دی زنا کی ماعز نے کہ بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زنا مین مبتلا ہوا تہا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ڈہانکتا اس عیب کو تو بہتر ہوتا اور اسی پردہ پوشی کے لیے کہا ہی علمانے کہ توبہ گناہ پوشیدہ کی پوشیدہ کرنی چاہیے اور توبہ گناہ آشکارا کی آشکارا اور جب لازم ہوا ہر کسی پر ڈہانکنا عیوب اپنے کا واسطے حق اسلام کے تو ڈہانکنا عیوب مسلمانونکا بہی لازم ہوگا بسبب حق اسلام انکیکے بلکہ لازم تر ہوگا اور یہہ بہی ہی کہ گناہ کے ظاہر کرنے مین فاسد کرنا دین کا اور ہتک حرمت شرع کی ہی اور واسطے مبالغہ پردہ پوشی ہی کے یہہ بات ٹہری کہ ثبوت زنا مین اتنی احتیاط کی ہی کہ چار گواہونسے ثابت ہو اور اگر ثابت نہو مدعی کو حد قذف یعنے بہتان زنا کی ماری جاوے اور صفت غفاری اور ستاری کی خاصہ باری تعالی کا ہی بیت پس پردہ بیند عملہائی بد + ہمان پردہ پوشد بآلائی خود + حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب فردا قیامت کو حق تعالی حساب ایک بندیکا کریگا اوسکو نزدیک اپنے کریگا اور دامن ستاری مین ڈہانکیگا اور خلق کی آنکہونسے پوشیدہ کریگا پس فرماویگا آیا جانتا ہی تو کہ فلانا گناہ کیا تہا تونے اور فلانا گناہ کیا تہا تونے پس بندہ کہیگا ہان ای رب میرے کیے ہین مینے یہہ گناہ جب بندہ اقرار کریگا

تو خوف سے نزدیک ہلاکت کے پہنچے گا کہ دیکہیے کیا کریگا اللہ تعالی پس فرماویگا حق جل و علا
ای بندے مین جیسے کہ تیرے گناہونکو دنیا مین بہت ڈہانکتا تہا آخرت مین بہی غفاری کرونگا
یعنی بہت بخشونگا گناہ تیرے اور یہہ معاملہ مسلمانونکے ساتہہ ہوگا اور کافرونکو رسوا کریگا اور ہر طرف
ملائکہ آواز کرینگے هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ
یعنے یہہ وہ لوگ ہین کہ جہوٹ بولے اپنے پروردگار پر آگاہ ہو کہ لعنت ہی اللہ کی ظالمون پر
نعوذ باللہ منہا اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی کان رکہے مسلمانونکی خبرون پر یعنی جیسے جاسوس
تجسس خبرونکے کرتے پہرتے ہین اور اونکو خوش لگے وے یہہ فرداے قیامت کو اوسکے کان مین
شیشہ ڈالینگے اور ایکبار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چور کو لائے پس
حکم فرمایا ساتہہ ہاتہہ کاٹنے اوسکے جیسا کہ حکم شریعت کا ہی چور دونکے لیے اور چہرہ مبارک
حضرت کا متغیر ہوا پوچہا لوگون نے کہ کیا مکروہ جانا آپ نے یارسول اللہ اوسکے ہاتہہ کاٹنے کو
فرمایا کہ مجکو قائم کرنے حدود شرع سے چارہ نہین ہی لیکن تم بہی حق بہائی اپنے کے مددگار
شیطان کے نہو اور عفو اور پردہ پوشی کیا کرو اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنے تحقیق اللہ
بہت بخشنے والا مہربان ہی حدیث مین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت نے فرمایا کہ ای وہ گروہ کہ ایمان
لائے ہو تم زبان سے اور نہین داخل ہوا ہی ایمان تمہارے دلونمین غیبت نکیا کرو لوگونکی
اور نہ پڑو درپی گناہون انکیکے تا خداتعالی درپی تمہارے گناہون کے نہ پڑے اور جکے گناہونکے
درپے خداتعالی پڑیگا فضیحت کریگا اوسکو اگرچہ سو پردون مین ہوگا منقول ہی کہ امیر المؤمنین عمر
رضی اللہ عنہ کے کان مین ایک شب ایک شخص کے گہر مین سے آواز گانیکی آئی آپ دیوار پر سے
کود کر اوس گہر مین گئے ایک شخص کو دیکہا کہ شراب پی رہا ہی اور ایک عورت اوسکے سامنے
بیٹہی ہی پس فرمایا حضرت عمر نے ای دشمن خدا یہہ کیا گناہ ہی کہا اوسنے ای امیر المؤمنین مینے
اگر ایک گناہ کیا ہی تو آپ نے تین چیزین کین ہین ایک تو جاسوسی کی آپ نے حالانکہ قرآن مین ہی
وَلَا تَجَسَّسُوْا اور دوسرے یہہ کہ آپ گہر کے پچواڑے سے آئے حالانکہ قرآن مین ہی لَيْسَ الْبِرُّ
اَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا اور تیسرے یہہ کہ بے اذن و بے سلام گہر بیگانہ مین
آپ چلے آئے حالانکہ قرآن مین ہی وَلَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا
وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا پس حضرت عمر رض ساکت ہوئے پہر فرمایا کہ توبہ کریگا تو اگر معاف کرو مین
تجکو کہا اوسنے قسم ہی اللہ کی یا امیر المؤمنین اگر معاف کروگے تو پہر مین گرد اس گناہ کے نہین

پہر یکا پس آپ سنے معاف کیا اور باہر نکل آئے رضی اللہ عنہ اور حقوق مسلمان سے یہہ بہی کہ تہمت کی
جگہون کے جانے سے پرہیز کرے تا لوگ بدگمانی مین نہ پڑین اور غیبت نکرین کہ اسمین ضرر انکی دین کا ہی
اور چونکہ یہہ سبب انکا ہوگا یہہ بہی گناہ مین شریک ہوگا کیونکہ جو کوئی سبب گناہ کا ہوتا ہی وہ بہی
اوسمین شریک ہوتا ہی چنانچہ اسی سبب سے قرآن مجید مین منع فرمایا اللہ تعالی نے بتون کے برا
کہنے سے سامنے کفار کے تا وہ برا نہ کہنے لگین خدا تعالی جل جلالہ کو اس آیت مین وَلَا تَسُبُّوا
الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ یعنے اور نہ برا کہو تم انکو
کہ پکارتے ہین اونکو کفار سوائے اللہ کے یعنی بتون کو پس برا کہین گے وہ اللہ کو بڑہ کر از راہ نادانی کے
اور ایکروز آنحضرت نے فرمایا کہ کبائر سے ہی گالی دینا آدمی کا اپنے مان باپ کو عرض کیا صحابہ نے
کہ یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنے مان باپکو فرمایا ہان گالی دیتا ہی یہہ کسی اور کے باپ کو
پس وہ گالی دیتا ہی اسکے باپ کو اور گالی دیتا ہی یہہ کسیکی مانکو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی مان کو یہہ حدیث
بخاری مسلم مین ہی پس چونکہ یہہ سبب ہوا مان باپ کی گالی دینے کا گویا اسنے گالی دی اور
بیچ دفع کرنے تہمت کے بسبب خوف بدگمانی لوگون کے حدیثین بہت آئی ہین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت
سائندہ ایک بیوی کے اپنی بیویونین سے باتین کر رہے تہے اور ایک آدمی وہانسے گذرا پس آنحضرت
نے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ ای فلانے یہہ بیوی میری ہی صفیہ اوسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
آپکے حق مین کسکو گمان بد ہی کہ آپ ایسا فرماتے ہین فرمایا کہ وسواس شیطان سے نڈر نہو نا چاہیے
کہ وہ بنی آدم کے بدن مین مانند خون کے جاری اور سرایت کیے ہوئے ہی اور حضرت عمر رضہ ایک
شخص پر گذرے کہ وہ سر راہ ایک عورت سے باتین کر رہا تہا پس حضرت عمر نے اوسپر درہ مارا
اوسنے کہا یا امیر المؤمنین یہہ بیوی میری ہی فرمایا کہ کیون نہ ایسی جگہہ باتین کین تونے کہ کوئی
دیکہتا نہین اور گمان بد نہ لیجاتا اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ سفارش کرے محتاجونکی اوس
شخص سے کہ وہ اوسکے نزدیک کچہہ قدر و عزت رکہتا ہو اور سعی کرے بیچ حاجت روائی مسلمانونکے
حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ میرے پاس لوگ حاجتونکے
طلب کرنے کے لیے آتے ہین اور سوال کرتے ہین اور تم میرے پاس ہوتے ہو پس سفارش کیا کرو تا ثواب
پاؤ اور فرماتے کہ مین تاخیر کرتا ہون کاموںمین تا تم سفارش کرو اور ثواب اسکا پاؤ اور بادشاہونکی صحبت مین
جو کچہہ فوائد ہین از انجملہ ایک یہہ بہی فائدہ ہی کہ کسیکی سفارش کر دیا کریگا کہ بہلی راہ بتا دینے کا بڑا ثواب
آیا ہی **ف** آیا ہی کہ جو کوئی رہنمائی کرتا ہی کسیکو اچہی بات کی تو اوسکو بہی ثواب

ویساہی ہوتاہی جیساکہ کرنیوالیکو ہوتاہی مثلاً ایک شخص نے کسی سے کسیکو کچھ دلوادیا یا قصور کسیکا معاف
کروادیا یا ظلم سے اور خلاف شرع باتون سے باز رکھا کسیکو تو اوسکو بہی ویساہی ثواب ہوگا جیسا
اسکے کرنیوالیکو ہوگا اور اور روایت مین آیاہی کہ اللہ بندیکی مدد کرتارہتاہی جبتک یہہ اپنے بہائی مسلمانکی
مدد کرتارہتاہی اسیطرح اور بہت روایتین آئی ہین پس یہہ عجب نعمت ثواب کی ہی اور بلا مشقت حاصل
ہوتی ہی ذراسی زبان ہلادینے مین افسوس ہی کہ اسیسے لوگ ایسے غافل ہین کہ خیال بہی نہین کرتے
اسکا لیکن چاہیے کہ قصد و نیت بادشاہون کی صحبت سے یہی ہو کہ لوگون کے کام ہون نہین سعی کرتا
رہونگا نہ یہہ کہ اسکو بہانہ انکی صحبت کا کرے اور لوگون کے آگے دلیل اسکو لاوے ف یعنی انکی صحبت مین
آفات بہی بہت ہین پس اگر خالص نیت مذکورہ رکہے تو جائز ہوگا اور اگر فقط بہانہ اسکا کرتاہی اور لوگون سے
یہہ اظہار کرتاہی کہ مین انکی صحبت مین اسلیے آتاہون اور مقصود قضا خواہش نفسانی ہی تو اچہا
نہین اللہ تعالی علام الغیوب ہی ہر ایک کی نیت کو وہ جانتاہی وہان بہانہ بازی کچھ کام نہین
آئیگی اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ ابتدا کرے ساتہہ سلام علیک کے پہلے بات کرنیکے
اور داخل ہونیکے مجلس مین حدیث شریف مین آیاہی کہ جب سلام علیک کرتاہی مسلمان اپنے
بہائی مسلمان سے اور وہ جواب دیتاہی اسکو تو صلوات بہیجتے ہین اوسپر ستر فرشتے اور یہہ بہی
حدیث مین آیاہی کہ ملائکہ تعجب کرتے ہین اوس مسلمان سے کہ ملاقات کرتاہی ایک مسلمانسے
اور سلام علیک نہین کرتا اوسسے یعنی اسلیے تعجب کرتے ہین کہ بڑا نادان ہی کہ ذراسی
زبان ہلانے مین ثواب بہت سا پاتا اوسسے محروم رہا اور لکہاہی علما نے کہ بجائی سلام کے
اگلی امتون مین سجدہ تہا اور سلام مخصوص ہمارے ہی پیغمبر کی امت کے لیے ہی
صلی اللہ علیہ وسلم اور سلام اہل جنت کا ہی سلام علیک ہوگی اور جسکو جانے کہ جواب نہین دیگا
اوسسے سلام علیک نکرے کہ منقول ہی بعضے اگلے بزرگون سے کہ وہ ایک قوم پر
گذرے اور سلام نکیا اور کہا کہ کوئی چیز مانع نہین ہی مجکو سلام کرنے سے مگر خوف اسکا
کہ مبادا یہہ جواب ندیوین اور لعنت کرین انپر ملائکہ اور چاہیے کہ جب اپنے گہر مین آوے
تو سلام علیک کرے اگرچہ وہ گہر لوگون سے خالی ہو کہ وہان ملائکہ موجود ہوتے ہین
حدیث مین آیاہی کہ اس فعل سے برکت ہوتی ہی گہر مین ف اور ایک روایت
بیہقی کی مین آیاہی کہ جب آؤ تم گہر مین تو سلام کرو اپنے اہل پر اور جب نکلو گہر سے
تو رخصت کرو انکو ساتہہ سلام کے اور بعضون نے لکہاہی کہ جس گہر مین کوئی نہووے

یعنی بخشش چاہتے ہین اوسکے لیے ۱۲

نہین تو یون کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلیٰ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ساتہہ نیت ملائکہ کے کذا ذکر علی القاری
اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر
شکوہ اپنی محتاجگی اور تنگدستی کا کیا آپ نے فرمایا کہ جب جاوے تو گہر مین سلام علیک کرخواہ
گہر مین کوئی ہووے یا نہ ہووے بعد اسکے سلام مجہپر بہیج یعنے صلے اللہ علی محمد یا مانند اسکیکے
کہہ اور قل ہو اللہ ایکبار پڑہ پس اوس شخص نے یہی کیا اِسکے سبب دیا اللہ تعالی نے اوسکو رزق
یہان تلک کہ بانٹتا تہا وہ اپنے ہمسایون اور قرابتیون کو یہہ حصن حصین کے مصنف نے
بیچ مفتاح حاشیہ حصن کے نقل کیا ہی اور مستحب ہی کہ جواب سلام مین کچہ زیادہ کرے یعنی اگر وہ کہین
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ تو جواب مین نہ کہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اسلیے کہ قرآن مجید مین آیا ہی
وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْہَا اَوْ رُدُّوْہَا یعنے جب تمسے کوئی سلام علیک کرے
ساتہہ سلام علیک کے تو جواب دو بہت اچہا اوسے یعنے کچہ زیادہ کر یا جو نکالو تم جواب دو اوسکا
ف بلکہ سلام علیک کرنے مین بہی جتنی لفظ زیادہ کریگا ثواب زیادہ پاویگا حدیث شریف مین
آیا ہی کہ ایک شخص حضرت کے پاس حاضر ہوا اور کہا السلام علیکم حضرت نے اوسکی سلام کا جواب
دیا بہر وہ بیٹہا پس فرمایا آپ نے کہ اسکو دس نیکیان حاصل ہوئین بہر ایک اور شخص آیا اور کہا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضرت نے اوسکے سلام کا جواب دیا پس بیٹہا وہ پس فرمایا اسکو بیس نیکیان
ملین بہر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور حضرت نے اوسکے سلام کا جواب
دیا پس بیٹہا پس فرمایا اسکو تیس نیکیان ملین یہہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد مین ہی اور ابو داؤد
کی ایک اور روایت مین ایسی حدیث آئی ہی اور اسمین یہہ زیادہ آیا ہی کہ بہر ایک اور شخص آیا اور کہا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ پس فرمایا حضرت نے اسکو چالیس نیکیان ملین اور فرمایا اسیطرح
ہوتی جاتی ہین زیادتیان یعنی جتنے لفظ بڑہتے جائینگے ویساہی ثواب بڑہتا جاویگا اور اگر
ایک شخص جماعت مین سے سلام علیک کرے تو کفایت کریگا سبکی طرف سے یعنے سنت ادا ہو جاتی ہی
سبکی طرف سے اور اسیطرح جواب مین اگر ایک شخص جواب دیگا کافی ہی یعنی واجب ادا ہو جاویگا سبکی
طرفسے اور سوار کو چاہیے کہ پیادہ سے سلام علیک کرے اور پیادہ پا چلنے والا بیٹہے سے اور تہوڑے
لوگ بہت سے اور چہوٹا بڑے سے کہ حدیث مین اسیطرح آیا ہی اور جب مجلس مین آوے چاہیے
کہ سلام کر کر بیٹہے اور جب اوٹہے تو بہی سلام کرے اور یہودیون سے سلام علیک نکرے اور اگر وہ
سلام کرین تو جواب مین ہدا ک اللہ اور مانند اسکیکے کہے اور کافر کتابی کے جواب مین علیکم کہے

فقط ف کتاب منیۃ الطالب مین لکھا ہی کہ ابتدا کرنی ساتھ سلام کے سنت ہی اور جواب دینا
اوسکا فرض ہی اور ادب سلام کا یہ ہی کہ اعلی درجہ والا اپنے سے کم درجہ والے پر ابتدا ساتھ سلام کے کرے
جیسے سوار پیادہ اور بیٹھے ہوئے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور استاد شاگرد پر اور آقا اپنے
تابع پر ابتدا کرے اور سلام ایک کا جماعت مین سے اور اسیطرح جواب دینا اسکا سبکی طرف سے
کافی ہوگا اور امام ابو اللیث سے آیا ہی کہ آنے والا مسجد کا السلام علینا من ربنا کہے اگر کوئی مسجد
مین نہو اور اگر لوگ نماز پڑہتے ہون تو کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اور اگر نماز مین نہون
تو السلام علیکم کہے اور قبرونمین جاوے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ یعنی سلام ہو
تمپر اے قبر والو کہ مومنین اور مسلمین ہو اور انشاء اللہ ہم بہی تمہارے ساتھ ملنے والے ہین مانگتے ہین
ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لئے عافیت اور سلام حقوق اسلام سے ہی آشنائی اور معرفت پر
موقوف نہین جب مسلمان مسلمانسے ملے سلام علیک کرے اگرچہ ملاقات بعد حائل ہونے دیوار
یا درخت یا مانند انکے ہو منقول ہی کہ ایک جماعت یہود کی آنسرور صلے اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے
اور کہا السام علیک اور سام بغیر لام کے معنے ہین موت پس معنے السام علیک کے ہوئے موت ہو
تجہپر پس فرمایا حضرت نے علیکم پس ام المومنین عائشہ رض نے کہا علیکم السام ولعنۃ اللہ آنحضرت نے
فرمایا کہ اے عائشہ خدا دوست رکہتا ہی نرمی کو ہر چیز مین عائشہ نے کہا کہ آپ نے سنا کہ کیا کہا انہون نے
یا رسول اللہ یعنے آپکو سنا فرمایا کہ مینے بہی تو کہا علیکم یعنی انکا کوسنا اونہین پر رد کردیا اور انگلی اور ہاتھ سے
سلام نکرے کہ یہ سلام نصاری اور یہود کا ہی اور وقت سلام کرنیکے جہکے نہین کہ حدیث مین اسے منع
آیا ہی ف طیبی نے محی السنہ سے نقل کیا ہی کہ جہکانا پیٹہ کا مکروہ ہی بسبب وارد ہونے حدیث صحیح کے
بیچ منع ہونیکے اِسکے اگرچہ بہت وہ لوگ کہ منسوب ساتھ علم وصلاح کے ہین اسکو کرتے ہین لیکن اعتبار
واعتماد اسپر نکرنا چاہیے اور مطالب المومنین مین شیخ ابو منصور سے نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ دیوے
کوئی آگے کسیکے زمین کو یا پیٹہ ٹیڑہی کرے یا سر جہکاوے کافر نہین ہوتا بلکہ گنہگار ہی اسلیے کہ مقصود تعظیم
ہی نہ عبادت انتہی اور بعضے مشائخ نے بیچ منع کرنیکے اِسکے تشدید وتغلیظ بہت کی ہی کہ کہا ہی کَادَ
الْاِنْحِنَاءُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا یعنے جہکنا قریب کفر کے ہی واللہ اعلم یہ حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ
نے ترجمہ مشکوۃ مین لکھا ہی اور جو کوئی پیشاب کرتا ہو اوسے سلام علیک نکرے اور اگر کوئی کرے بہی
تو اوسکو چاہیے کہ جواب نہ دے آیا ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت سے سلام علیک کی اس حال مین

کہ آپ پیشاب کرتے تہے آپ نے جواب اوسکو نہ دیا اور مکروہ ہی پہلے کہنا علیک کا یعنی یون نہ کہے
علیک السلام ایک شخص نے اسطرح حضرت سے سلام علیک کی فرمایا کہ یہہ سلام میت کا ہی یعنی قبر پر جاکر
یون سلام کیا کرتے ہین تین بار یہہ بات فرمائی بعد ازان فرمایا کہ اگر ملے کوئی تم مین سے اپنے
بہائی مسلمان سے تو چاہیی کہ کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ **ف** اور جواب دینا سلام کا اور
چہینک کا فی الفور واجب ہی تاخیر نہین جائز اور جس خط مین سلام ہو تو واجب ہی جواب لکہنا
اوسکا مانند جواب دینے سلام کے اور اگر کہے کہ میری طرف سے فلانیکو سلام کہہ دینا تو واجب ہی
سلام کہدینا اور مکروہ ہی سلام کرنا فاسق پر اگر فسق علی الاعلان کرتا ہو یہہ مسائل در المختار سے لکہے گئے نیز
اور کتاب معدن الجواہر مین مسائل سلام کے خوب مفصل لکہے ہین جسکو دیکہنا منظور ہو اوسمین دیکہے
اور سلام کے ساتہہ مصافحہ کرنا بہی سنت ہی حدیث مین آیا ہی کہ جب ملاقات کرین دو مسلمان
اور مصافحہ کرین آپسمین تقسیم کیجاتی ہین درمیان اونکے سو مغفرتین اونہتر تو اوسکے لیے
کہ تازگی اور کشادہ روئی اوسکی زیادہ ہو یعنی جو کوئی بہت کشادہ پیشانی اور خوشی سے کریگا اوسکو
اسقدر ثواب حاصل ہوگا اور ایک باقی کی دوسرے کے لیے ہوگی اور اوسکو بڑا ثواب اسلیے ملا کہ اوس
اپنی خوشی سے مؤمن کا دل خوش کیا اور مؤمن کے دل خوش کرنیکا بڑا درجہ ہی آور اور حدیث مین
آیا ہی کہ نازل ہوتی ہی مغفرت سو درجہ نوے تو اوسکے لیے کہ ابتدا کی ہی اور دس دوسرے کے لیے
اور منقول ہی کہ ایک صحابی حضرت کے پاس آئے اور سلام کیا آنحضرت وضو کرنے مین مشغول تہے پس
جواب انکو نہ دیا جب فارغ ہوئے تو جواب دیا اور مصافحہ کیا اون صحابی نے کہا یا رسول اللہ مین اس مصافحہ
کرنیکو اخلاق عجم سے جانتا تہا فرمایا جبکہ دو مسلمان ملاقات کرین اور مصافحہ کرین جہڑتے ہین گناہ اونکے
جیسے کہ جہڑتے ہین پتے درختونکے اور مضایقہ نہین ہی اوس شخص کے ہاتہہ چومنے کا کہ بزرگ ہی دین مین
بسبب تو قیر و تعظیم دین کے منقول ہی ابن عمر رض سے کہ ہم بوسہ دیتے تہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دست
مبارک پر اور یہہ روایت کیا گیا ہی کہ ایک اعرابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اذن دیجیی مجکو کہ بوسہ دون
آپکے سر اور دست مبارک کو پس اذن دیا اوسکو اور یہہ بہی منقول ہی کہ جب ابو عبیدہ نے حضرت عمر رضی اللہ
عنہا کو دیکہا مصافحہ کیا اور بوسہ دیا اونکے ہاتہہ کو اور دونو نکو رقت ہوئی آور بعضی حدیثونمین بوسہ دینے سے
ممانعت بہی آئی ہی منقول ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ آیا جہکا کرین ہم وقت سلام
کے فرمایا کہ نہین پہر کہا مینے یا رسول اللہ آیا بوسہ دیا کرین ہم آپسمین فرمایا نہ کہا مینے آیا مصافحہ کیا کرین ہم
فرمایا ہان اور ہو سکتا ہی کہ مراد اس بوسہ سے غیر ہاتہہ پر ہو واللہ اعلم **ف** کتاب قرۃ العین ہی کہ مضایقہ نہین

مرد عالم اور پرہیزگار کے ہاتھ چومنے کا بطریق تبرک کے اور بزازیہ میں ہی کہ چومنا عالم کے سر کا اچھا ہی
اسکے اور نہیں رخصت بیچ چومنے ہاتھ غیر عالم و عادل کے بیچ مختار اور محیط میں ہی کہ واسطے تعظیم
اسلام اور اکرام اوسکے جائز ہی اور واسطے حاصل ہونے دنیا کے مکروہ ہی اور یہہ جو کرتے ہیں جاہل
کہ چومتے ہیں ہاتھ اپنا جسوقت کہ ملتے ہیں کسی سے پس یہہ مکروہ بھی نہیں اجازت ہی اسمیں اور اسیطرح
جو جاہل میں بوسی کرتے ہیں آگے امرا و علما کے پس یہہ حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا ساتھہ اوسکے
دونوں گنہگار ہوتے ہیں اسلیے کہ یہ مشابہ ہوتا ہی بت پرستی کے اور کافر ہوتا ہی زمین بوسی سے اگر ہو بطور
عبادت و تعظیم کے اور اگر بطور تحیت کے یعنے بجائے سلام کے ہو تو کافر نہیں ہوتا بلکہ گنہگار مرتکب
کبیرہ کا ہوتا ہی اور کتاب ملتقط میں ہی کہ تواضع واسطے غیر خدا کے حرام ہی جیسے تواضع غنی کی واسطے
غنا اوسکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے تواضع کی غنی کی اسکی غنا کے سبب لیے جاتا رہا دو تہائی
دین اوسکا انتہے اور تواضع اہل شرف اور اہل علم دینی کی تواضع واسطے اللہ کے اور واسطے رضا
اسکے ہی نہ واسطے غیر اللہ تعالی کے یہہ مسائل در المختار اور قرۃ الانظار میں سے لکھی ہیں اور زمین بوس کرنیکو
جو منع کیا اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو جہلا قبروں کے آگے یا مزاروں کی چوکھٹوں پر بوسہ دیتے ہیں بہت برا ہی
اسلیے کہ علت جو بیان کی اسمیں مشابہت بت پرستی کی وہ یہان بھی پائی جاتی ہی بلکہ زیادہ ہی اوس سے
اور ایسا ہی بوسہ دینا قبر پر منع ہی چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رح نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہی کہ بوسہ دینا
قبر کو اور سجدہ کرنا اوسکو اور گال رکہنا اوسپر حرام و ممنوع ہی اور بیچ بوسہ دینے قبر والدین کے روایتیں فقہ کی
نقل کرتے ہیں لیکن صحیح یہہ ہی کہ نہیں جائز ہی تمام ہوا کلام حضرت شیخ کا اور سجدہ کرنیکو جو حرام و ممنوع کہا تفصیل
اسکی مائۃ المسائل میں خوب لکھی ہی کہ سجدہ کرنا غیر خدا کو خواہ قبر ہو یا غیر قبر حرام اور کبیرہ ہی اور اگر واسطے عبادت کے
غیر خدا کو سجدہ کرے موجب کفر و شرک کا ہی اور اگر غیر خدا کو خواہ قبر ہو یا غیر قبر سجدہ کرے بدون حضور نیت کے
وہ بھی موجب کفر ہی چنانچہ یہہ بات فقہ کی کتابوں سے معلوم ہوتی ہی انتہے اور اکرام یعنی خاطرداری کرنی اور گلے لگنا اور بوسہ
لینا وقت آنیکے سفر سے وارد ہوا ہی اور گلے لگنا مکروہ ہی وقت خوف فتنہ کے اور اوٹھنا تعظیم کے لیے بھی مکروہ ہی
اگر ہو بطریق عظمت دنیا کے نہ بطریق عظمت دین کے یعنے بلحاظ امارت اور ثروت کے نہیں درست ہی اور بلحاظ بزرگی علم وغیرہ کے
درست ہی اور مسجد میں اوٹھنا تعظیم کے لیے بہت مکروہ ہی کہ مسجد جگہہ عبادت حق کی ہی پس شریک نکرے دوسرے کو
یعنے وہان اللہ ہی کی عبادت و تعظیم ہوتی ہی اور کی وہان تعظیم کرنی نچاہیے اور صحابہ آنحضرت کے تعظیم کے لیے نہ اوٹھا
کرتے تھے اسلیے کہ حضرت کو خوش نہ آتا تھا اوٹھنا اور فرماتے تھے کہ یہہ عجمیوں کی تکلفات میں سے ہی اور جو جگہہ کہ مسنون ہی
یہہ ہی فراخی کر دینی جگہہ میں اور ظاہر کرنا خلق کا اور تازہ روئی اور دعا کرنی لیکن چونکہ اس زمانہ میں تکلفات

لوگونمین زیادہ ہوگئے ہین اور نفسانیت انکی طبیعتونمین جبلی ہوگئی ہی اوٹھنا بقصد اکرام اسلام کے واسطے
دفع ایذا کے مضایقہ نہین اور اگر یاردونمین یہہ رسم نہو تو بہتر ہی کہ وہان تکلف نہین ہوتا **ف** کتاب
مغنی الطالب مین لکہا ہی کہ قیام یعنے اوٹھنا واسطے تعظیم بادشاہ عادل اور والدین اور دیندار اور پرہیزگار
اور بزرگونکے مستحب ہی اور فاسق اور فاجر کے لیے مکروہ وممنوع ہی اور علما کی رکاب پکڑنی ہی داخل توقیر
وتعظیم کے ہی اور اقوال صحابہ کے اسکے حق مین وارد ہوئے ہین آیا ہی کہ ابن عباس اور زید بن ثابت رض
ایک مجلس مین بیٹھے تے جب زید بن ثابت سوار ہوئے تو ابن عباس نے رکاب زید کی پکڑی زید نے
کہا چہوڑدو رکاب کو اے چچا کے بیٹے رسول خدا کے ابن عباس نے کہا اسیطرح حکم کیے گئے ہین ہم
یہہ کہ کرین ہم ساتہہ علما اپنے کے پس زید نے ہاتہہ ابن عباس کا پکڑا اور چوما اور کہا اسیطرح حکم کیے
گئے ہین ہم کہ کرین ساتہہ اشراف اپنے کے اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ جان اور مال اور آبرو مسلمانونکی
حتے الوسع ظالمونکے ہاتہہ سے نگاہ رکہے اور مظلومون کی فریاد کو پہنچے اور مددگار او نکا رہے کہ حدیث مین آیا ہی
کہ جسکے آگے فریاد کرے بہائی مسلمان اوس کا اور وہ قادر ہو اوسکی مدد کرنے پر اور پہر مدد نکرے
تو رسوا کریگا اوسکو حق تعالی دنیا اور آخرت مین اور جو کوئی مدد کریگا بہائی مسلمان کی مدد کریگا اوسکی
حقتعالی دنیا اور آخرت مین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی نگاہ رکہے آبرو مسلمانونکی دنیا مین تو
حق تعالی روز قیامت کے فرشتہ کو اوٹہاویگا کہ اوسکو آگ دوزخ سے نگاہ رکہے گا اور حقوق مسلمان سے
یہہ ہی کہ جب وہ چہینک کر الحمد للہ کہے تو جواب دے ساتہہ یرحمک اللہ کے اور حدیث مین ہی کہ جب
چہینکے کوئی تم مین سے تو چاہیے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین اور جب وہ یہہ کہے تو کہے وہ شخص
کہ اوسکے پاس ہو یرحمک اللہ اور جب وہ یہہ کہے تو چہینکنے والا پہر کہے یغفر اللہ لی ولکم **ف**
کتاب مغنی الطالب مین لکہا ہی کہ چہینکنے والیکو مستحب ہی کہ چہینکنے مین آواز بلند نکرے اور بعد چہینکنے کے
الحمد للہ آواز بلند سے کہے اور سننے والیکو واجب ہی کہ اوسکے جواب مین یرحمک اللہ کہے اور چہینکنے والا
پہر جواب سننے والیکو کہے یغفر اللہ لنا ولکم یا کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم اور یہہ حمد کرنی اور جواب
دینا تین چہینکون تک ہی اور بعد اسکے چہینکنے والا ہر بار حمد کہے اور سننے والا چاہے جواب دے چاہے
نہ دے اور یہہ جواب دینا اوس جگہہ ہی کہ چہینکنے والا الحمد للہ آواز بلند سے کہے والا جواب نہین واجب
اور اگر وقت قضا حاجت کے یعنے پاخانہ مین یا جماع کے وقت چہینکے تو دلمین حمد کہے آیا ہی کہ حضرت
موسی علیہ السلام نے سوال کیا یارب العزۃ ہم کبہی ایسے حالمین ہوتے ہین کہ تیرا ذکر اوس حالمین بے ادبی
جانتے ہین مانند جنابت اور پاخانہ کے حکم ہوا اذکرونی علی کل حال یعنے یاد کرو مجہکو ہر حال اور

ابن عباس حضرت کے چچا کے بیٹے تھے اور زید بن ثابت لکھنے والے وحی کے جلیل القدر صحابہ مین سے تھے

ایسے وقت دل ہی مین یاد کیا کرو اور حدیث مین آیا ہی کہ جواب دینا تین چھینکون تک ہی اور تیسرے دفعہ زکام ہی
اور یہہ بہی منقول ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ایک چھینکنے والیکا پہر اوسنے لگی چھینک
اور لی فرمایا کہ تو زکامی ہی اور منقول ہی کہ جب آنحضرت چھینکتے تو آواز کو پست کرتے تہے اور موںہہ کو ہاتہہ
یا کپڑے سے ڈہانک لیتے آیا ہی کہ یہود حضرت کے سامنے قصداً چھینکتے تہے بامید اسکے کہ یرحمکم اللہ کہین
لیکن آنحضرت یہدیکم اللہ کہتے تہے اور حدیث مین آیا ہی کہ چھینک رحمن سے ہی اور جمائی شیطان سے یعنے
چھینک سے دماغ ہلکا ہو جاتا ہی اور عبادت بہ نشاط ادا ہوتی ہی اسلیے اسکو رحمن کی طرف نسبت کیا
اور جمائی علامت کسل و ثقالت کی ہی اوسے شیطان خوش ہوتا ہی کہ مین اب خوب اسپر قادر ہونگا اسلیے
اسکو شیطان کی طرف نسبت کیا والا واقع مین پیدا کرنیوالا دونونکا اللہ تعالی ہی ہی اور فرمایا جب کسیکے
آہ آہ جمائی لینے مین جیسیکہ جمائی لینے مین عادت ہی اسطرح آواز کریگی تو ہنستا ہی شیطان اوسکے
بیٹ مین سے صَدَقَ یا رسول اللہ ف منیۃ الطالب مین لکہا ہی کہ جمائی شیطان سے ہی جبکہ جمائی
آوے تو ہاتہہ اپنا موںہہ پر رکہہ لے اور آواز بلند نکرے بلکہ تا مقدور مطلقاً آواز نکرے اور حقوق مسلمانکے
یہہ ہی کہ شریرونسے پرہیز کرے اور ساتہہ خلق اور مدارات کے اپنے تئین انکے شر سے نگاہ رکہے اور اونکی برائی موںہہ پر
نہ لاوے کہ یہہ موجب فتنہ اور فساد کا ہی اور یہہ نفاق نہین ہی بلکہ یہہ دفع کرنا شر کا ہی نفاق وہ ہی کہ اہل خیر کی
طرف سے دلمین برائی رکہے اور زبان سے نرمی کرے ابو درداء نے کہا کہ ہم انکسار کرتے ہین ایک قوم کے
موںہہ پر اور دل ہمارے لعنت کرتے ہین اونپر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بیچ تفسیر اس آیت کے لائے
ہین وَیَدْرَؤُنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ یعنے مسلمان دور کرتے ہین فحش اور ایذا کو ساتہہ سلام و مدارات
کے ام المؤمنین حضرت عائشہ رض فرماتی ہین کہ ایک شخص نے اذن چاہا آنے کا آنحضرت کے پاس پس فرمایا
آپ نے آنے دو کہ وہ مرد بد ہی اور جب وہ آیا تو آپ نے اس سے اتنا نرم کلام کیا کہ جانا مینے کہ اسکو
دوست رکہتے ہین پس جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ رض نے پوچہا کہ یا رسول اللہ یہہ کیا حال تہا کہ اول
آپ نے اوسکو مکروہ رکہا اور جب وہ آیا تو اسطرح آپ پیش آئے فرمایا اے عائشہ بدترین لوگونکا خدا تعالی
کے نزدیک وہ شخص ہی کہ چہوڑین اوسکو لوگ بسبب فحش گوئی اوسکیکے نعوذ باللہ منہا اور حقوق مسلمانکے
یہہ ہی کہ فقیرون اور مسکینون سے اختلاط کرے اور یتیمون پر شفقت و احسان اور ہمنشینی اور مصاحبت
خاص اغنیا ہی کی اختیار نکرے کہ دعا آنحضرت کی یہہ تہی اَللّٰہُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا
وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ اور حضرت سلیمان پیغمبر علیہ السلام جب مسجد مین آتے اور کسی
مسکین کو بیٹہا دیکہتے تو اوسکے ساتہہ بیٹہتے اور کہتے ایک مسکین ہمراہ مسکین کے بیٹہا اور کہتے ہین

کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو کوئی نام بہت پیارا نہ تہا مگر کہ کہا جاتا یا مسکین یعنی اس مسکین کہنے کو بہت دوست
رکہتے تہے کعب احبار نقل کرتے ہین کہ جہان قرآن مین یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا واقع ہی بجائی اسکے توریت مین
یا ایہا المساکین واقع ہی اور حضرت موسی علیہ السلام نے سوال کیا کہ ای رب العزت تجکو کہان طلب کرون تو
فرمایا کہ شکستہ دلون کے پاس اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دور رہو تم موتے سے عرض کیا صحابہ نے
کہ یا رسول اللہ موتے کون ہین فرمایا کہ اغنیا اور بیچ خبرگیری یتیم کے اور شفقت کرنیکے اسپر ثواب بیشمار
آیا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اور غمخوار یتیم کا بہشت مین ہم ہونگے اور یہہ بہی حدیث مین
آیا ہی کہ جو کوئی رکہے ہاتہہ اپنا یتیم کے سر پر از راہ رحم کرنیکے ہوگی اوسکے لیے بقدر شمار ہر بال کے نیکی اور
فرمایا کہ بہترین گہرون کا وہ گہر ہی کہ اوسمین احسان کرین ساتہہ یتیم کے اور حقوق مسلمان سے
یہہ ہی کہ ہمیشہ خیرخواہ مسلمانونکا ہو اور انکی حاجت روائیو نمین سعی کرے اور ہمیشہ درپی اسکے رہے
کہ کسی مسلمان کا دل شاد کرے حدیث مین آیا ہی کہ مومن وہ ہی کہ مسلمانونکو مانند اپنے چاہے اور
اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی کہ ایک ساعت رات یا دن سے کسی مسلمان کی حاجت مین
صرف کرے خواہ وہ حاجت برآوے یا نہ برآوے بہتر ہی اسکے لیے دو مہینے کے اعتکاف سے
اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ جو کوئی خوش کرے دل کسی مسلمان کا یا مدد کرے کسی مظلوم کی تہتر مغفرت
دیگا اسکے لیے حقتعالی اور حدیث مین آیا ہی کہ دو خصلتین ہین کہ انسے بالاتر کوئی نیکی نہین ہی ایمان
لانا ساتہہ اللہ کے اور نفع پہنچانا اللہ کے بندونکو اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ بہترین اعمال سے ہی
شاد کرنا کسی مسلمان کی خاطر کا اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ مدد کرو اپنے بہائی مسلمان کی ظالم ہو
یا مظلوم عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ مدد کرنا ظالم کا کیونکر ہوگا فرمایا ساتہہ منع کرنیکے ظلم سے
یعنے اوسکی مدد یہی ہی کہ اوسکو ظلم سے باز رکہے اور منقول ہی معروف کرخی رضی اللہ عنہ سے
کہ جو کوئی ہر روز یہہ دعا تین بار پڑہے اوسکو ابدالون مین لکہتے ہین اَللّٰہُمَّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ
مُحَمَّدٍ اَللّٰہُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اَللّٰہُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ ف
امام غزالی احیاء العلوم مین لائے ہین کہ جو کوئی یہہ دعا ہر روز تین بار پڑہے اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ
لِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ اَللّٰہُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اَللّٰہُمَّ تَجَاوَزْ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ
اوسکو ابدال کے درجہ مین لکہتے مین یہہ حضرت شیخ عبدالحق نے مشکوۃ کے ترجمہ مین لکہا ہی اور حقوق
مسلمان سے یہہ ہی کہ عیادت کو جاوے بیمار کی کہ بیچ عیادت مریض کے ثواب بیشمار ہی حدیث
مین آیا ہی کہ جو کوئی عیادت کرے بیمار کی اول روز مین تو دعا ساتہہ رحمت و مغفرت کے کرتے ہین اوسکے لیے

اور ساتھ حجت کے اونکے آگے سے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ عجب لوگ ہین کہ دست قدرت
ہمارا دامان عصمت انکے سے کوتاہ ہی اور قدم صدق انکا مانند پہاڑ کے استوار شیطان یعنی ابلیس کہ بڑا
انکا ہی کہتا تھا کہ صبر کرو نہ بعد انکے کیسا حال ہوگا جب زمانہ تابعین مین آئے تو بہی ناامید پہرتے تھے
کہ یہہ بہی عجب ہشیار ہین پہسلتے ہین اور پہر اسیوقت تدارک اوسکا کر لیتے ہین شیطان کہتا تہا تہوڑے
ٹہر جاؤ بعد انکے ایک قوم آویگی کہ مراد تمہاری اوس سے بر آویگی جب زمانہ تابعین اور تبع تابعین کا گذر گیا
تو شیطانونکا دست قدرت بنی آدم پر دراز ہوا جسطرف کہ لیگئے گئے اور اسیطرح جون جون زمانہ
گذرتا جاتا ہی حال بدتر ہوتا جاتا ہی اور اگر کوئی کہے کہ انتشار شیاطین کا اور پہرنا انکا طرف شیطان کے
اور جواب دینا اسکا انکو کیونکر معلوم ہوا آیا مشاہدہ سے معلوم ہوا یا دلیل سے جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ کام انکے
مکاشفات مین سے ہی اسلیے کہ وہ بعض اوقات کچہ احوال دیکہہ لیا کرتے ہین کہ تمام خلق اوس سے مہجور و محروم
ہین اور احتمال یہہ ہی کہ یہہ قبیل دلیل پکڑنے اور قیاس کے سے ہو جیسیکہ سمجہنا مقاصد کا اشیا مین
ساتھ زبان حال کے ہوتا ہی اسلیے کہ نص سے معلوم ہی کہ سبب بہکانے اور گمراہ کرنے انسان کا
شیطان ہی پس جس زمانہ مین کہ گمراہی زیادہ ہو قیاس کرنا چاہیے کہ قدرت شیاطین کی اور تسلط
انکا لوگون پر غالب ہی اور یہہ احتمال ضعیف ترین ایمان کا ہی اگرچہ ہی قریب الفہم اور فوائد عزلت سے
یہہ بہی ہی کہ اسمین خلاصی ہی لوگون کے شر سے اور اونکی ایذا سے اسلیے کہ اکثر لوگون کا کام
یہی ہوتا ہی کہ ایذا دیتے ہین ساتھ کرنے غیبت کے اور لگانے تہمت کے اور بدگمانی اور سخن چینی
اور دروغ گوئی اور سوالون بیفائدہ اور طمعون کاذبہ اور تکلیفون شاقہ کے کہ بجالانا اونکا نہایت مشکل
اور دشوار ہی اور اکثر اوقات ایک بات یا ایک عمل کو دیکہتے ہین اور بغیر سمجہنے کنہ اوسکے اور بغیر سمجہے
مضمون اوسکے اپنے پاس ذخیرہ کرتے ہین اور وقت فرصت کے اسکو ظاہر کرتے ہین اور یہہ بہت سے
ضرر دینی اور دنیوی مترتب ہوتے ہین جب تو نے صحبت انکی ترک کی تو محافظت ان سب چیزون کی
چہوٹا تو اور جو کوئی کہ شریک ہی لوگون مین اور ملا ہوا ہی انمین دشمنون اور حاسدون اور بدگمانون سے
خالی نہین ہی بلکہ اکثر ساتھ احوال اور اعتقادات اپنے کے اورون پر حکم کرتے ہین جیسیکہ
کہا گیا ہی مصرع کافر ہمہ را بکیش خود پندارد + اور بیچ اختیار عزلت کے اس جہت سے
دو لحاظ ہین ایک تو نگاہ رکہنا اپنا لوگون کی شر سے اور دوسرے محفوظ رکہنا لوگون کا اپنے
شر سے اور ملاحظہ دوسرا بہتر ہی اول سے اور اکثر بلا کہ کسیکو پہنچتی ہی شریرونکی صحبت سے
پہنچتی ہی عبد اللہ بن زبیر کو کہا لوگون نے کہ کیون مدینہ مین نہین آتے ہو تم کہا کہ اوسمین کوئی رہا نہین

ہین تو ایسی لوگ ہین کہ اگر کوئی نعمت دیکہین تو حسد کرین اور بلا دیکہین تو خوش ہون اور کسینی اگلے بزرگ نے بہت
کیا ہی کہ لوگ پہلے ایسے سب بمنزلہ دوا کے تہے اور اب درد ہین اور ایک شخص نے اعراب مین سے ایک بدوی
کے پاس رہنا اختیار کیا تہا اوسنے پوچہا کسینی کہ درخت کیا قابلیت مصاحبت کی رکہتا ہی کہا کہ یہہ ایسا
ہمنشین ہی کہ اسمین تین خصلتین ہین اگر مجہی کچہ سُنے تو چغل خوری نہین کرتا اگر اسپر تہوک دون تو تحمل
کرتا ہی اور اگر لاکہہ بل اداتیان اسے کرون تو غصہ نہین ہوتا ہارون رشید نے یہہ بات سنی اور کہا کہ یہہ
نصیحت ہی میرے لیے واسطے ترک کرنے صحبت ہمنشینونکے اور بعضے اگلے بزرگون نے صحبت قبرون کی
اختیار کی تہی اور اس زمانہ مین کتاب سے بہتر کوئی ہمنشین نہین جیسیکہ کہا ہی علمانے بیت ہمنشینی بہ از کتاب مخواہ +
کہ مصاحب بود گہ و بیگاہ + اینچنین ہمدمی لطیف کہ دید + کہ نرنجید و ہم نرنجانید + شیخ حسن بصری رضی اللہ عنہ
ارادہ حج کا رکہتے تہے ثابت بنانی نے کہ وہ بہی اولیاء اللہ سے ہین یہہ سُنا اور کہا کہ چاہتا ہون کہ مصاحب
تمہارا رہون کہا حسن رضہ نے کہ چہوڑ دے تا پردہ وستر مین زندگانی کرین ہم کہ سلامتی اسیمین ہی اور
مطلع ہووین ہم آپسمین ایک دوسری کی بدی پر کہ موجب جاتے رہنے محبت کا اور سبب انقطاع دوستی کا
ہو اور ابو درداء رضہ نے کہا کہ پہلے اسے اسلام ایک درخت تہا کہ تمام پتے ہی پتے رکہتا تہا اور کانٹا
نرکہتا تہا اور اب تمام کانٹے ہی کانٹے رکہتا ہی اور پتے تمام برباد ہوگئے اور سفیان بن عیینہ نے کہا
کہ سفیان ثوری جب زندہ تہے تو جاگتے مین کہا تہا اور جب مرے تو خواب مین کہا کہ لوگونسے آشنائی
کم کر کہ خلاصی انکے شر سے دشوار ہی اور مالک بن دینار کو دیکہا کہ تنہا بیٹہے ہین اور ایک کتا انکے زانو پر
سر رکہے ہوئی ہی ایک شخص کتے کو ہٹانے لگا مالک نے کہا کہ چہوڑدے ای فلانے کہ اسے کچہ ضرر و ایذا
نہین اور یہہ بہتر ہی ہمنشین بد سے ابو درداء رضہ نے فرمایا کہ باخدا رہ اور لوگونکی صحبت سے پرہیز کر کہ یہہ
جس اونٹ کی پیٹہ پر بیٹہے زخمی کیا اوسکو اور جس گہوڑے پر کہ سوار ہوئے آخر کو بچہین کاٹین اوسکی اور
ساتہ جس دل کے کہ صحبت رکہی خراب کیا اوسکو اور بعضون نے کہا ہی کہ سلامتی دین و دنیا کی کم آشنائی
مین ہی اسلیے کہ جتنی آشنا زیادہ ہونگے ثابت ہونا حقوق کا ذمہ پر زیادہ ہوگا اور ادا کرنا تمام حقوق کا
مشکل ہی اگر کسیکو حقتعالے توفیق رفیق کرے اور تمام حقوق اوسکے ادا ہون تو صحبت اوسکے حق مین بہتر
ہوگی اور یہہ بہت ہی کم ہی اور فوائد عزلت سے یہہ بہی ہی کہ اسمین قطع کرنا طمع لوگونکا بہی اپنے سے اور قطع کرنا
طمع اپنی کا اونسے اور بیچ قطع کرنے طمع لوگون کے اپنے سے فوائد بہت ہین اسلیے کہ راضی کرنا تمام عالم کا
محالات سے ہی پس مشغول ہونا آدمی کا اپنے نفس کی اصلاح مین بہتر ہی پڑنے سے ان تشویشات مین
اور یہہ سارے ترین حقوق لوگون کیسے یہہ چیزین ہین حاضر ہونا جنازہ پر اور عیادت کرنی مریض کی اور حاضر ہونا

ضیا فتو نہین اور مانند انکیکے اور ان سب چیزونمین صائع کرنا اوقات کا ہی اور پڑہنا آفتو نہین اور کبہی کوئی مانع پیش آوے کہ باوجود اوسکے ادا کرنا ان حقوق کا دشوار ہو اور اگر کچہہ عذر کرے تو قبول نہو اور کہیں کہ فلانے گہر مین گیا تو اور فلانی چیز کی تو نے ہمارے ہی حق مین تقصیر کیون ہی اور یہہ اکثر اوقات باعث نفاق و عداوت کا ہوتا ہی اور بعضونے کہا ہی کہ جسنے کسی بیمار کی عیادت نہ کی تو تشویش کرے اوسکی موت کی طرف تا وقت صحت کے اوسے مشغول نہو اور حاصل یہہ کہ اگر تمام اوقات صرف کرے بیچ رعایت حقوق لوگونکے تو تمام عمر اسمین صرف ہو جائیگی اور اصلاح اپنے حال مین نہین مشغول ہو نیکا اور اگر بعضون کی تخصیص کرے یعنی خاص رعایت بعضون ہی کے حقوق کی کرے تو موجب ورونکی وحشت کا ہو گا اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بیچ ہمنشینی اور ہمکلامی لوگونکے تقصیر واقع ہوتی ہی اور وہ سبب رنجش کی ہوتی ہی اور ایسے آدمی کم ہین کہ مجلس مین جاوین اور کوئی ہی اونسے ناراض نہو خصوصا بد ذات و حاسد کہ نظر اونکی ہمیشہ عیب و تقصیرات پر ہی ہر چند کہ انکے ساتہہ کوئی بہتیری نیکی کرے وہ زیادہ تر دشمن ہوتے ہین امام شافعی رحمۃ اللہ نے فرمایا ہی کہ اصل ہر عداوت کی نیکی کرنی ہی ساتہہ بد ذاتون کے اور بیچ قطع کرنے طمع اپنی کے ہی لوگونسے فائدہ ہین اسلیے کہ جو کوئی نظر کرے متاع دنیا اور زینت اوسکی پر نشا حرص کا قوی ہوتا ہی اور ساتہہ قوت حرص کے طمع پیدا ہوتی ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ طمع ایک جگہ کو نہیں پہنچتی کہ نا امیدی پیش آجاتی ہی اور بسبب اسکے ایذا حد سے زیادہ کہینچتا ہی اور جب عزلت اختیار کی تو کوئی چیز اسمین سے نہین دیکہنے کا اور جال طمع مین نہین پڑیگا اور اسلیے قرآن مجید مین نظر کرنے سے متاع دنیا کو اور اوسکی زینت کی چیزون کو منع فرمایا ہی اس آیت مین

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ

اور نہ پسار اپنی آنکھیں طرف اوس چیز کے کہ برتنے دیا ہمنے ساتہہ اوسکے جماعتونکو [illegible] تاکہ آزمائیں ہم انکو اوسمین [illegible] اور رزق رب تیرے کا بہتر ہی اور باقی رہنے والا

اور حدیث مین آیا ہی کہ نظر کرو اسپر کہ کمتر ہی تمسے اور نظر نکرو اسپر کہ بالا ہی تمسے اسلیے کہ یہہ سبب زیادتی شکر نعمتونکا ہی اور یہہ حکم امور دنیوی مین ہی کہ مثلا اپنے تئین دو وقت روٹی ہی ملتی ہی تو دیکہے اوسکو کہ جسکو ایک وقت ہی میسر ہوتی ہی اسلیے کہ اس سے صبر آجاتا ہی اور شکر نعمت نصیب ہوتا ہی اور اپنے سے زیادہ کو نہ دیکہے کہ اسمین حسد و رنج پیدا ہوتا ہی اور ناشکری کرنے لگتا ہی اور امور دینی مین اپنے سے اعلی کو دیکہے مثلا یہہ دو سیپارہ کلام اللہ کے پڑہتا ہی تو اوسکو دیکہے کہ جو زیادہ اس سے پڑہتا ہی اسلیے کہ اسکو عجب نہین پیدا ہوگا اور اپنے سے کم کو دیکہیگا تو عجب پیدا ہو گا یہہ مضمون حدیث مین آیا ہی چنانچہ مشکوہ مین موجود ہی عون بن عبد اللہ نے کہا کہ ہمنشینی کی مینے اغنیا کی اور ہمیشہ غمگین رہتا تہا مین بسبب اسکے کہ پیالے اونکے دیکہتا مین بہتر اپنے پیالون سے اور گہوڑے انکے بہتر اپنے گہوڑونسے اور اسیطرح اور چیزین اور

فقرا کے ساتھہ بیٹھا تو سب سے راحت پائی ہے پس جو کوئی اسباب دنیا اور دنیا دارونکو دیکھے
تو خالی دو حالت سے نہین یا تو صبر و تحمل کریگا حالانکہ یہہ امر ہی نہایت مشکل اسلیئے کہ تلخی صبر کی سب سے
زیادہ تلخ ہی اور یا طمع اور رغبت کریگا اور سعی اور حیلہ کریگا اوسکے حاصل کرنے مین اور سبب
ہلاکت کا ہوگا دنیا اور آخرت مین دنیا مین بسبب طمع اور مذلت کے اور اکثر اوقات مال اسکا
نا بیدی ہوگی اور رسوا ہوگا اور خلق کی نظر مین حقیر معلوم ہوگا اور مرض لا دوا مین مبتلا ہوگا اور
آخرت مین بسبب اسکے کہ سعی کرنی بیچ حاصل کرنے اسباب دنیا کے اختیار کریگا اور ترجیح دیگا
اسکو طلب حق پر اور اسکے تقرب پر اور یہہ سبب نقصان ابدی اور بد نصیبی ہمیشہ کا ہوگا نعوذ باللہ منہ
الٰہی ہمکو ان کامو نسے کہ باعث پشیمانی ہون نگاہ رکھہ اور ہمکو ہم پر چھوڑ دیجیئے بلکہ تو مددگار رہ بحرمۃ
محمد و آلہ الاخیار انت ارحم الراحمین اور فوائد عزلت سے یہہ ہی کہ اسمین خلاصی ہی دیکھنے
ثقیلون اور احمقونکے سے اور خلاصی ہی پہنچنے ضررون اور آفتونکے سے انکی طرف سے کہا ہی
بزرگون سے کہ دیکھنا ثقیل کا چھوٹی نابینائی ہی بعضے بزرگونسے منقول ہی کہ دیکھا ایک ثقیل کو اور بیہوش
ہو کر گر پڑا جالینوس نے کہا کہ ہر چیز کے لیئے ایک قلعہ ہی اور قلعہ روح کا دیکھنا ثقیل کا ہی شافعی رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ نہ بیٹھا مین کسی ثقیل کے پاس کہ ثقیل پایا ہی ایک جگہ کو بدن اپنے سے کہ اسکی جانب تھی اور
اور یہہ فوائد متعلق ہین ساتھہ مقاصد دنیوی کے کہ ثمرہ انکا بالفعل ہی ولیکن وہ بہی متعلق اور عائد ہین ساتھہ
دین کے اسلیئے کہ جبکہ آدمی سے ایذا پائی ساتھہ دیکھنے کسی ثقیل کے دور نہین کہ عیب اسکو کرے اور برا جانے
صنعت خدا کو اور اسیطرح جبکہ کسی سے ایذا پائی جس طرح کہ ہو خواہ قبیلہ بدگمانی یا حسد یا غیر اسکی سے البتہ
ضعف بشریت مقتضی اسکا ہی کہ اسکے بدلہ لینے مین کوشش کرتا ہی اور یہہ باعث ہوتا ہی فساد دین کا
اور عزلت مین سلامتی ہی ان سب امور سے **فصل دوسری** بیچ بیان آفتون عزلت کے جاننا چاہیئے
کہ بعضے فوائد دینیہ اور مصالح دنیویہ ایسے ہین کہ موقوف ہی حاصل کرنا اونکا اوپر مخالطت اور مدد چاہنے کے
ساتھہ غیر کے اور فوت ہوتے ہین وہ عزلت مین پس فوت ہونا اونکا آفات عزلت سے ہوگا پس جو چیزین
کہ فوائد مخالطت سے ہین وہ آفات عزلت سے ہین اور جب فوائد مخالطت کے معلوم ہون تو آفات
عزلت کے بہی معلوم ہون اور فوائد مخالطت کے بہت ہین بعضی مخالطت کے فوائد مین سے یہہ ہی کہ وہ سبب
سکہانے اور سیکھنے علم کی ہی اور سیکھنا علم دین کا اور سکہانا اسکا افضل عبادات اور بہت بڑے
فائدونمین سے ہی غایت یہہ کہ علوم بہت ہین بعضے اس قبیلہ کے ہین کہ انکے سیکھنے سے چارہ
نہین اور فرض عین ہین اور تارک انکا بسبب عزلت کے گنہگار ہوتا ہی اور بعضی اس قبیلہ کے ہین

کرانسے چارہ ہی اور سیکھنا انکا فرض کفایہ ہی مانند خوض کرنیکے اقسام علوم مین یعنی تامل کرکر استنباط
مسائل کا کرنا اور اگر بعد سیکھنے فرائض کے عزلت اختیار کرے اور مشغول عبادت مین ہو تو روا ہی اگر
قدرت اور استعداد خوض کرنیکا علوم مین نہ رکھتا ہو لیکن جو کوئی کہ قادر ہی اوپر تبحر اور نکالنے مسائل کے
علوم شرعی اور عقلی سے عزلت اوسکے حق مین پہلے سیکھنے کے نہایت نقصان و ٹوٹا ہی اور جو کوئی پہلے
علم کے سیکھنے کے عزلت اختیار کرے تو اکثر کام اسکا ضایع کرنا اوقات کا ہوگا ساتھ سونے یا فکر کرنیکے خیالات
باطلہ مین جیسیکہ کہا ہی بزرگون نے بیت خیالات نادان خلوت نشین + بہم بر کند عاقبت کفر و دین ؛
اور نہایت شغل عزلت کا یہہ ہی کہ مستغرق رکھے اوقات کو اوراد و عبادات بدنیہ مین اور اسکا حال ہی
یہہ ہی کہ چونکہ آگاہ نہین ہی علم خطرات نفس اور وسوسون شیطان کے سے باعث غرور اور سبب
فتور کی ہوتی ہی اور ایکدن مین ایسا کام کر بیٹھتا ہی کہ سبب فساد اور ضایع کرنے ساری عمر کی عبادتونکا
ہوتا ہی اور امن مین نہین ہوتا برے اعتقادون سے ذات و صفات حق مین پس علم اصل دین کا ہی
اور مدار کار کا اوپر عزلت عوام و جہال کے کچھ نفع نہین بلکہ سراسر ضرر ہی مانند مریض کے کہ جاہل ہو علم
طب سے اور وہ طبیب سے گوشہ پکڑے ضرور ہی کہ گوشہ پکڑنا اسکا سبب زیادتی مرض و بلا کا ہوگا اور
علم کے سکھانے مین سبسے بڑا ثواب ہی جبکہ نیت سیکھنے والے اور سکھانے والیکی درست ہو اور
اگر قصد اسنے جاہ و افتخار کا اور ہونے بہت سے تابعدارون اور مصاحبون کا ہو تو بڑی آفت و بلا ہی
اور اولی عالم کو اس زمانہ مین عزلت ہی اسلیے کہ صدق میں طالبین مین بہت ہی کم ہی پس تعلیم کرنا عالم کا
انکو مانند بیچنے ہتھیار کے ہوگا ہاتھ دشمنون دین کے اور اگر کوئی طالب صادق پیدا ہو تو عزلت اختیار کرنی اور
بخل کرنا اسکے تعلیم مین بڑا گناہ ہوگا لیکن پایے جانا اسطرح کے سیکھنے والے کا نہایت نادر ہی اور
بعضے اگلے بزرگون نے فرمایا ہی کہ البتہ علم آخر کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہی اگرچہ قصد اوسکے سیکھنے پر
دنیا کا ہو لیکن اس بات پر مغرور نہو شاید کہ عین تحصیل مین موت آ ستے اور مراد
ان بزرگون کی اس علم سے علم دین اور علم تفسیر اور معرفت اور علم تاریخ
انبیا اور صحابہ کا ہی کہ بھری ہوئے ہین بیہہ وعد و وعید سے اسلیے کہ امید رجوع اور
تاثیر کی ہی اور علم جدل و منطق اور غور کرنا بیچ تفصیلات علم وعدون اور جھگڑون کے
اور مانند انکیکے ہرگز ایسے نہین کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ اکثر مولوی نہایت بڑا پن کو پہنچ گئے
ہین اور حرص دنیا اور طلب جاہ ہنوز باقی ہی بلکہ زیادہ ہوتی جاتی ہی اور اصلا اخلاق
بد سے خلاصی نہین پائی لیکن علم دین اور معرفت کہ علوم آخرت سے کہ ہین

ہر چند کہ عمل مین کچھہ تقصیر ہو البتہ باعث اقرار کرنے تقصیرات کے اور ملامت کرنے نفس کے اور محاسبہ اور عتاب کرنے کے نفس پر ہین اور عالم با تقصیر بہتر ہی جاہل مغرور سے اگر توفیق دینے والا اللہ تعالی ہی بزرگون نے کہا ہی کہ جس عالم کو حرص تعلیم و تدریس کی زیادہ ہو تو خالی نہین آفت نفس اور حاصل کرنے جاہ سے اور ارادہ مقبول ہونے سے لوگونکے نزدیک نہین ہی اور خلاصی اس آفت سے نہایت مشکل ہی مگر جسکو اللہ چاہے

ف یہہ جو کہا کہ جس عالم کو الخ یعنے گمان اسمین ان باتونکا ہو سکتا ہی نہ یہہ کہ یقین ہو انکا بلکہ ہر شخص کو نیت علیحدہ ہوتی ہی پس کوئی یہہ نہ سمجھے کہ جسکو حرص زیادہ درس و تدریس کی ہو تو خواہ مخواہ انہین باتونکے لیے کرتا ہو بلکہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ہی اور اکثر بزرگ اسمین بہت حریص رہے ہین اور حدیث شریف مین اسکی حرص کی تعریف آئی ہی رَزَقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ اور غرض حضرت شیخ کی یہہ ہی کہ نیت کو خالص کرے ان اغراض سے اور یہہ مراد نہین ہی کہ حرص زیادہ اسکی نکرے واللہ اعلم بالصواب اور مطالعہ کرنا مشائخ کی کتابونکا اور سلف کی تواریخ کا اور مصاحبت فقرا کی مفید ہی اسمین یعنے نیت کے خالص کرنے مین اور جب تک ہو سکے سعی کرے بیچ خلاف کرنے خواہش نفس کے کہ طریق اسکے خوار کرنیکا یہی ہی اور مدار کار عنایت اور توفیق حق پر ہی اور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب نفع اور انتفاع کی ہی نفع تو یہہ ہی کہ خلق کو اپنے مال و بدن سے نفع پہنچاوے اور اونکی حاجتین روا کرے کہ اسمین ایسا ثواب ملتا ہی کہ شمار مین نہین آسکتا اور جسکو میسر ہو کہ باوجود صحبت کے قائم رہے حدود شرع پر اور رعایت حقوق اسلام کی کر سکے تو صحبت اسکے حق مین بہتر عزلت سے ہی اگر مشغولی اوسکے عزلت مین منحصر ہو بیچ عبادات نافلہ اور اعمال بدنیہ کے اور اگر کوئی ہو ایسا کہ عالم دل کی طرف اوسنے راہ پائی ہو اور طریق فکر و ذکر کا اور سیر کا ذات حق اور صفات اسکی مین اسکے ہاتھہ لگا تو اسکے حق مین عزلت افضل ہی اور انتفاع یعنے نفع لینا ساتھہ کسب اور معاملہ کے ہی اور جو کوئی محتاج ہی اسباب معاش کا اور حاصل کرنے قوت کا تو اوسکو ضرور پڑتا ہی ترک کرنا عزلت کا پس اگر ممکن ہو اسکو کسب کرنا ساتھہ رعایت حدود شرع کے حلت و حرمت مین اور ساتھہ رعایت حقوق صحبت کے تو کسب کرنا اوسکے حق مین بہتر ہی اور اگر ممکن نہو کسب کرنا بغیر ارتکاب ممنوعات کے تو عزلت اسکے لیے واجب ہی اگر قناعت و توکل ہو سکے و الا بحکم ضرورت کے کسب کرے اور زیادہ حاجت سے نکرے اور اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ اپنے کسب سے فقرا پر تصدق کرتا ہی تو کسب کرنا اوسکے حق مین بہتر عزلت سے ہوگا اگر شغل اسکا منحصر ہو اعمال ظاہرہ مین اسلیے کہ عبادت متعدی افضل ہی لازمی سے لیکن اگر صاحب لون اور صاحب علوم دین و معرفت سے ہو تو عزلت افضل ہی اسلیے کہ مشغول ہونا ساتھہ علم آخرت کے اور متوجہ

بیچ ذکر کی علت بین مفردی ۱۲

محبت کی تکالیف سات سے اجتناب

ہونا معرفت حق کی طرف اور چلنا اس راہ پر افضل عبادات مین پس ترک کرنا بسبب اختلاط و صحبت کے
ہر چند کہ متضمن فائدہ اور ثواب کو ہو جائز نہین آور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب تادیب
اور تادیب کے ہی اور مراد تادیب سے مجاہدہ نفس کا ہی ساتہہ صبر کرنیکے ایذای خلق پر اور ساتہہ تحمل کرنیکے
اونکے اخلاق بد پر اسلیے کہ اسمین کسر نفسی اور مارنا شہوات نفس کا ہی اور مصاحبت اس جہت سے
افضل ہی عزلت سے اس شخص کے حق مین کہ آراستہ نہین ہین اخلاق اسکے اور مطیع نہین ہین ساتہہ
حدود شرع کے شہوات اسکی مانند نکاح کے اوسکے حق مین آور یہہ فائدہ مطلوب ہی بیچ اوائل ارادت کے
اور بعد حاصل ہونے ریاضت نفس کے اولے عزلت اور مشغول ہونا ساتہہ حق کے ہی اسلیے کہ مقصود ریاضت
سے عین ریاضت نہین ہی بلکہ مقصود حاصل کرنا قابلیت نفس کا ہی واسطے چلنی راہ آخرت کے جیسی کہ مقصود
گہوڑیکی ریاضت سے اور لنگر ڈالنے سے اوسکے پاؤنمین سوار ہونا اوسپر ہی اور قابل ہونا اوسکا
چلنے منزلون کے لیے اور اگر کسیکو بے تکلف بسبب اصل فطرت کے حسن اخلاق اور صفائی خصلت کے حاصل ہو
تو اوسکو احتیاج صحبت کی نہین ہی واسطے حاصل کرنے اس فائدہ کے آور تادیب سے مراد ڈانٹنا اور
منع کرنا خلق کا ہی گناہونکے کرنے سے اور ارشاد و ہدایت کرنا اونکا ساتہہ حسن اخلاق اور حدود شرع کے
اور یہہ صفت بیچ حق معلم علم ظاہر کے اور مرشد طریقہ سلوک کے ہی اہی ہر حال معلم علم ظاہر کا اول معلوم ہو چکا
اور جیسیکہ خیالات دنیا کے اور حب جاہ معلم کے حق مین محتمل ہین ایسی ہی خرابیان وسواس کی اور آفتین
ریا کی مرشد کے حق مین بہی ممکن ہین اسلیے کہ بہت خلائق ایسے ہین کہ اختراع خانقاہ کا اور اجتماع مریدونکا
واسطے مقبول ہونیکے نزدیک خلق کے کرتے ہین اور یہہ سبب نقصان دنیا اور آخرت کا ہی پس اگر طالبونمین
صدق طلب اور اپنے مین صدق نیت پاوے تو مشغول ہونا ارشاد و ہدایت مین بہتر ہی ورنہ عزلت بہتر ہی
تلمیذ ضالّ و مُضِلّ نہو حاصل یہہ کہ صدق نیت ہر چیز مین معتبر ہی واللہ الموفق آور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ دو
سبب انست و سینے غیر کے اور انست حاصل کرنیکی اپنے لیے ہی ولیکن چاہیے کہ نہو اسمین مقصود حظ نفس
اور حاصل کرنا منافع دنیا کہ وہ منافع واسطے اصلاح دین و آخرت کے نہون اور کبہی ہوتا ہی کہ موانست اور
مخالطت باعث ارتکاب حرام کی ہوتی ہی اور چاہیے یون کہ غرض اصلی انس سے راحت پہنچانا دل کا
اور خوش کرنا خاطر کا ہو عبادت مین کہ ہمیشہ کرنا ریاضت کا اور تکلیف دینا نفس کا ساتہہ ریاضت ہر وقت کے
موجب وحشت و نفرت کا ہی اور عادت ڈالنی اسکی بطریق نرمی و مدارات کے بہت دخل رکہتی ہی بیچ
نشاط اور شوق طاعت کے جیسیکہ بیچ فوائد نکاح کے مذکور ہوا پس صاحب عزلت کو ضرور ہی ایک بار
مقرر کرنا کہ تمام روز مین ایکدو ساعت اسطے باتین واتین کیا کرے لیکن ایسی بات نکرنی چاہیے کہ طاعت

تمام روز کی ایکساعت مین برباد جاوے اور چاہیے کہ اکثر باتین اسکی بیچ امور دین کے اور
بیان کرنے احوال دل کے اور شکایت کرنی تقصیرات دلکی بیچ ثابت رہنے اور استقامت کے
ہون اور اگر مشغول ہو بعضی ایسی مباح چیزونمین کہ وہ سبب نشاط خاطر کے ہون تو بہی روا ہی
اور اس باتکو ارباب سلوک کہ طبیب دل کے ہین خوب جانتے ہین اور سبب مدد کرنیوالا اس طریق کا
یہہ ہی کہ اوقات کو تقسیم کرے عبادتون مختلفہ پر یعنے مثلا ایک وقت قرآن شریف پڑہنے کے
لیے مقرر کرے اور ایک وقت نوافل کے لیے اور ایک وقت پڑہانے کے لیے اور ایک وقت
واسطے مطالعہ کرنے علوم دینیہ کے وغیرہ ذلک اور ایک چیز پر نفس کو تکلیف نہ دے کہ ملول ہوگا
اور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب پہنچنے اور پہنچانے ثواب کے ہی پہنچنا ثواب کو
ہوتا ہی بسبب حاضر ہونیکے جنازون پر اور بسبب جانیکے عیادت مریض کے لیے اور جانے کے
دعوتونمین اور مانند انکیکے اور عمدہ چیزین ثواب کی یہہ ہین حاضر ہونا عیدین مین اور جمعہ مین اور
تمام نمازونکی جماعتونمین کہ یہہ چیزین لازم ہین اور انکا ترک کرنا جائز نہین مگر بسبب بعضے عذرونکے کہ فقہ مین
لکھے ہین اور پہنچانا ثواب کا یہہ ہی کہ لوگ اسکی ملاقات کے لیے آوینگے اور مصیبت و تعزیت مین معذرت
کرینگے اور نعمت و خوشی مین مبارکبادی دینگے اور اسکے سبب سے ثواب حاصل ہوگا انکو اور اسیطرح اگر یہہ
شخص علما و مشائخ مین سے ہی اور لوگ اسکی زیارت سے برکت حاصل کرتے ہین تو بہی وہ ثواب پاوینگے
اسکے سبب سے لیکن چاہیے کہ اوس ثواب کو کہ حاصل ہو اس مخالطت مین تولے ساتہہ اوس ثواب کے کہ حاصل ہو
عزلت مین جس جانب مین کہ ثواب غالب ہو اسکو اختیار کرے خواہ عزلت ہو یا مخالطت منقول ہی بعضے
اگلے بزرگونسے مانند مالک وغیرہ رضی اللہ عنہم کے ترک کرنا قبول دعوت کا اور عیادت بیمارون کا اور
حاضر ہونا جنازونکا بلکہ لازم پکڑا تہا اونہون نے گوشہ گہر کا کہ باہر نہ نکلتے تہے مگر واسطے جمعہ کے اور زیارت
کرنے قبرونکے اور بعضے بزرگون نے چھوڑ دیا تہا شہر اور جا رہے تہے جنگل اور پہاڑونمین تا ساتہہ
ترک کرنے حقوق ہمسایہ کے اور مانند اسکیکے مکلف نہون اور یہہ طریق بڑی سلامتی کا ہی اور جملہ
فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب تواضع کی ہی اور تواضع افضل مقامات اور احسن صفات سے ہی
اور یہہ لوگون تنہا نشین کو کم حاصل ہی بنی اسرائیلونکے قصونمین آیا ہی کہ ایک حکیم نے تین سو ساٹہہ
کتابین حکمت مین تصنیف کی تہین اور ایسا گمان کرتا تہا کہ مجکو بسبب اسکے مرتبہ عظیم بارگاہ رب کریم مین
حاصل ہوا ہو اوس وقت کے پیغمبر کو وحی آئی کہ اسے کہو کہ یہہ تمام بق بق و غوغا تیرا درگاہ خداوندیمین
کچھ حقیقت نہین رکہتا پس عزلت اختیار کی اوس حکیم نے اور زمین کے نیچے ایک حجرہ بنایا

اورکہا کہ مین حق کی صحبت مین پہنچا پہر پیغمبر پر وحی آئی کہ کہہ اگر رضا ہماری چاہتا ہی تو بازارونمین جا اور
عوام الناس سے صحبت رکہہ اور تواضع اختیار کر اور اونکے ساتہہ ہمنشینی اور مخالطت کر کہ اس عزلت
مین آفتین بہت ہین جب ایک مدت اوس حکیم نے اوس پر عمل کیا تو وحی آئی کہ اب میری رضا کو پہنچا
تو اور بہت سے لوگ عزلت گزین ہین کہ باعث عزلت پر انکو تکبر اور ترفع ہی اور مانع اختلاط سے یہہ ہوتا ہی
کہ محفلون اور مجلسون مین انکی تعظیم وتکریم کا حق لوگ بجا نہین لاتے یا دیکہتے ہین کہ احتراز مخالطت سے سبب ترفع اور
معزز ہونیکا ہی خلائق مین اور یہہ نہین جانتے ہین کہ تواضع اور مخالطت اوس کسی سے کہ واقع مین
بزرگ ہی بسبب علم ودین کے کچہہ موجب نقصان کی نہین اسکے منصب مین امیر المومنین حضرت
علی کرم اللہ وجہہ طعام واسطے اہل وعیال اپنے کے بازار سے لاتے تہے اور کہتے شعر لا ینقص
الکامل من کمالہ + ما جرّ من نفع الی عیالہ + اور بعضے صحابی مانند ابو ہریرہ اور ابن مسعود
وغیرہما کے پشتارہ لکڑیون کا اور گٹہری گیہون کی اپنی پیٹہون پر لے آتے تہے اور منقول ہی کہ
ابو ہریرہ امیر ایک شہر کے تہے اور لکڑیان اپنے سر پر رکہہ کر لاتے اور کہتے طرّقوا للامیر + اور حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم بازار سے غلہ اپنی گہر مین لاتے اور اگر کوئی اور مانگتا تو ندیتے بیت
تواضع زگردن فرازان نکوست + گدا اگر تواضع کند خوی اوست + اور کبہی ہوتا ہی کہ اختلاط ترک کرتا ہی
اسلیے کہ تا لوگ اسکی برائیون اور عیبون پر اطلاع نہ پاوین اور ساتہہ اعتقاد زہد وعبادت کے
لوگون کو فریب دے اور لوگونمین شور وغوغا ہو اسکا حال انکہ تمام روز وشب مین ایک ساعت
ساتہہ خدا کے مشغول نہین ہوتا نعوذ باللہ من ذلک اور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ
سبب تجربہ کی ہی اسلیے کہ عقل غریزی کہ ثابت ہی اصل طبیعت مین کافی نہین بیچ سمجہنے مصالح
دین ودنیا کے اور زیادتی اسکے کمال کی تجربہ اور معاملہ سے ہوتی ہی اور عزلت بغیر تجربون کے
ضائع ہی جیسیکہ اگر ایک لڑکا اول ہی سے عزلت اختیار کرے تو ضروری کہ تمام عمر مین جاہل رہے گا
پس واجب یہہ ہی کہ ایک مدت لوگونمین اوٹہے بیٹہے اور علم ضروری اور احوال گذران کے اور
قسمین نفعون اور ضررون کی معلوم کرے بعد اسکے عزلت اختیار کرے اور باقی
تجربہ بسبب ستے احوال کے حاصل ہوینگے اور تجربون مین بہت ضروری تجربہ یہہ ہی
کہ تجربہ کرے نفس اور صفات باطن اپنی کا کہ یہہ خلوت مین میسر نہین ہی مگر بعد
حاصل ہونے علم کے ساتہہ انکے اور جو کوئی ساتہہ صفتون بری کے مانند غضب اور
حسد اور مانند انکیکے عزلت اختیار کرے ہرچند کہ خلوت مین رہے ہمیشہ محنت و

تشویش مین ہی حال انکا اختیار کرنا عزلت کا واسطے فراغ خاطر اور صفائی دل کے ہی اور سلف اکثر آزماتے تہے
اپنے نفس کو ساتہہ اوس چیز کے کہ برائیون کو دفع کرے پس جسمین کچہہ آمیزش تکبر کی ہوتی تو بوجہہ سر پر مشک
کندہی پر رکہتا اور بازار سے گذرتا اور اپنے تئین اکثر دکہاتا اون لوگونکو کہ جنسے حیا وحجاب بہت رکہتا تہا
اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ کہا تیس برس کی نماز پہیری یعنی لعلت اسکے کہ ہمیشہ پہلی صف مین نماز
ادا کرتا تہا مین ایکروز کسی سبب سے تاخیر ہوئی میرے آنے مین اور قوم نے صفین مرتب کرلین تہین
پہلی صف پر نہ پہنچ سکا مین اخیر کی صف مین کہڑا ہوا مین پس دیکہا مینے کہ نفس میرا السبب اس تاخیر کے لوگونکی
نظر سے شرماتا ہی پہلی صف مین آیا مین معلوم کیا مینے کہ نفس بسبب پڑہنے کے محظوظ ہوا اس سبب سے
کہ نظر لوگون کی پڑتی ہی اور جملہ سابقین فی الخیرات سے گنتی ہین جانا مینے کہ یہہ تمام نمازین کہ مدت
تیس برس مین پڑہی ہین آمیزش ریا وعجب کی رکہتی تہین پس قضا انکی کی مینے پس مخالطت کو بڑی تاثیر ہی
بیچ دفع کرنے ان امور کے بیچ حق اس شخص کے کہ خبر دار ہی احوال نفس اور مفسدون اوسکی سے اور
جہل یعنے نہ جاننا اعمال کے مفسد ونکا بدترین اشیا کا ہی جیسیکہ جاننا انکا شریف ترین علوم کا ہی
بعد ایمان لانیکے ضروریات دین پر اور بہت عمل بغیر حاصل ہونے اس علم کے تمام آفت وہلاکت ہین
اور صحیح ہونا عمل کا اور صفائی اوسکی موقوف ہی اس علم پر اور اسی سبب سے فضیلت دی ہی علم کو عمل پر
باوجودیکہ علم وسیلہ عمل کا ہی اور وسیلہ کمتر ہوتا ہی مقصود سے رتبہ مین حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت میرے کے ہی ایک ادنی شخص پر اصحاب
میرے سے اور آیتین اور حدیثین اور اقوال صحابہ کے بیچ فضیلت علم کے بیشمار ہین اور مراد اون سب سے
علوم دین کے ہین اور جو کہ وسیلے انکے ہین اور باقی علوم بحسب تفاوت کے بعضے مباح ہین اور بعضے
حرام اور تفصیل اسکی اسکی جگہہ پر بیان کی ہی پس فضیلت علم کی رجوع کرتی ہی طرف ایک امر کے تین امور مین سے
ایک تو یہہ کہ صحت عمل کی موقوف ہی اوسپر اور دوسرے یہہ کہ فائدہ اسکا عام ومتعدی ہی ساتہہ تمام
خلائق کے اور فائدہ عمل کا مخصوص ولازمی ہی ساتہہ کرنیوالے اسکے اور تیسری یہہ کہ مقصود علم سے بہیر دلکا ہی خلق سے
طرف خالق کے اور مستغرق ہونا اوسکی معرفت ومحبت مین اور یہہ علم مقصود اصلی ہی اور وہ علم کہ وسیلہ عمل کا ہی علم معاملہ ہی
پس جو کوئی علم وسیلہ کو نجانے بمنزلہ اندہے کے ہی کہ کنوئین کے راہ کو نجانے اور جسنے سیکہا اور
عمل نکیا مانند اوس شخص کے ہی کہ شمع ہاتہہ مین رکہتا ہی لیکن راہ نہین چلتا اور جو کوئی ہمیشہ مشقت عمل
مین رہے مانند اوس شخص کے ہی کہ ہمیشہ راہ چلے اور مقصد کو نہ پہنچے مرتبہ اول علما دنیا کے لیے ہی
کہ جنکو علماء سوء یعنے بد کہتے ہین نعوذ باللہ منہ اور مرتبہ دوسرا اکثر عابدون اور زاہدونکے لیے ہی اور

اس مرتبہ مین اگرچہ کمال معرفت حق کو اسپر نہ کہولین لیکن بسبب نجات آخرت اور نعیم جنت کا ہوئیگا اگر ساتھ
کسی غرض کے اغراض دنیاوی سے ملوث نہو حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی ساتھ عمل آخرت کے دنیا طلب کرے
نہ دنیا پاوے نہ دین اور مرتبہ تیسرا عارفون اور واصلون کا ہی اور تحقق اس مرتبہ کا بغیر حصول دو مرتبہ پہلے کے
دشوار ہی اور دعوی اسکا الحاد ہی یہ ہی بیان فوائد عزلت اور آفات اسکیکا اور جب یہ معلوم ہوا تو ثابت
ہوا کہ ترجیح ایک کی دونونمین سے یعنی ترجیح عزلت کی صحبت پر یا صحبت کی عزلت پر خطا ہی بلکہ یہ مختلف ہی
ساتھ اختلاف اشخاص واحوال کے اور مدار اوپر حاصل ہونے فوائد وآفات کے ہی اگر فوائد عزلت مین دیکھی
تو اسکو اختیار کرے اور اگر صحبت مین پاوے تو اوسکو عمل مین لاوے پس حق یہ ہی کہ طریقہ اعتدال کا ملحوظ
رکھے اور اپنی تئین ایک جانب مین تنہا نہ چھوڑے کہ اعتدال سب چیزونمین مستحسن ہی اور دونون طرفین
افراط وتفریط کی مذموم **فصل تیسری** بیچ آداب عزلت کے چاہیے کہ نیت عزلت سے اول دفع کرنا
اخلاق بد اپنے کا ہو بعد ازان طلب سلامتی کی شر شریرون سے بعد ازان خلاصی آفات تقصیر سے کہ قصور ہو
اداکرنے حقوق مسلمانونمین بعد ازان تنہائی واسطے عبادت مولی کے اور مقصود اصلی یہی ہی اور چاہیے
کہ عزلت مین مواظبت کرے علم وعمل پر اور مشغول رہے ذکر وفکر مین تا ثمرہ عزلت سے بہرہ ور ہو اسلیے
کہ عزلت فی نفسہ تعطیل وبیکاری ہی اور یہ مردے اور سوتے مین حاصل ہی اور مقصود اوس سے عبادت ہی
اور چاہیے کہ لوگون کو ملاقات کرنیسے اور حاضر ہونے سے سامنے اپنے منع کرے کہ یہ بات فوت
کرنیوالی غرض عزلت کی ہی اور چاہیے کہ لوگون کی خبرین نہ پوچھے اور واہیات شہر کی اور خبرین عوام کی
نہ سنے کہ یہ تمام تخم خطرات اور وسوسونکی ہین اور جیسیکہ تخم زمین سے درخت اُگاتا ہی اور شاخین نکالتا ہی
اسیطرح سُننا خبرون کا اور جگہ دینا انکا دلمین تخم وسوسون اور خطرون کا ہی اور تھوڑیسے روزی پر قناعت
کرے کہ حریص آدمی کو عزلت میسر نہین ہوتی اور طلب کرنا فراخی رزق کا مضطر کرتا ہی طرف مخالطت
خلق کے اور ہمسایون کے ایذا پر صبر کرے اور انکی آواز پر کان نہ رکھے یعنے سُنے نہین کہ شاید گلہ شکوہ اسکا
کرتے ہون یا بُرا کہتے ہون اور یہ باعث عداوت ہو اور عزلت کی تعریف پر خوش نہو اور اگر بُرا کہین
عزلت کو تو ترک مخالطت پر غمگین نہو اور راہ آخرت پر مستقیم رہے اور اوقات کو ساتھ اقسام نیکیون کے
تقسیم کرے اور چاہیے کہ اہل موافق یا ہمنشین صالح پیدا کرے کہ ایک ساعت اسکے ساتھ بیٹھ کر
استراحت اور دفع ملال کرے اور مدار کار عزلت کا تمام اوپر انقطاع دنیا اور چیزون دنیا کے ہی
اور فنا دنیا کو ہمیشہ مدنظر رکھے اور آرزوے دراز نکرے اگر رات کرے تو امید کل کی نہ رکھے اور دن
کرے تو انتظار رات کا نکرے کہ صبر کرنا ایک دو روز کی سختی پر آسان ہی اور اگر بیس یا تیس برس عمر کو دراز

دیوے تو صبر مشکل ہوگا اور ہمیشہ منتظر موت کا رہے جیسے کہ مسافر راہ مین ہر چند کہ قیام کرے لیکن ہمیشہ نظر اُسکی سفر ہی پر رہتی ہی اور بقا اور دوام آخرت کو ہمیشہ منظور نظر رکھے اور یقین جانے کہ جو کوئی بیچ راہ طلب خدا کے مریگا ہمیشہ کو زندہ رہیگا کہ یہ آیت قران سے ثابت ہی اور اگر توفیق حق رفیق ہو تو سب آسان ہی ورنہ سب مشکل ہی وما توفیقی الا باللہ

باب چھٹا آداب سفر کے اس باب بیچ دو فصلین ہین

فصل پہلی بیچ نیت سفر کے اور فائدون اوسکے اول جان کہ سفر دو ہین ایک تو سفر ظاہر کہ عبارت ہی چھوڑنے وطن مکے سے اور پھرنے سے پہاڑ و جنگل مین اور دوسرا سفر باطن کہ عبارت ہی سیر دل کے سے پستی زمین طمع سے طرف ملکوت آسمانون قلب کے بسبب تہذیب اخلاق اور تصفیہ فکر کے اور بیان اس سفر کا راہ چلنے والون عالم دل سے پوچھنا چاہیے اور سفر ظاہر اگر وسیلہ اس سفر کا ہو تو محمود ہی والا ہیچ ہی مَنْ مَحْرُومٌ عَنِ السَّفَرِ الْبَاطِنِ اِبْتُلِیَ بِالسَّفَرِ الظَّاهِرِ اور مقصود بیان کرنا آداب سفر ظاہر کا ہی ایسے طریقہ پر کہ وسیلہ سفر باطن کا ہو جان کہ سفر ایک نوع حرکت کی ہی کہ صادر ہوتا ہی باختیار اور فعل اختیاری بغیر کسی باعث اور غرض کے نہین ہوتا اور باعث سفر پر یا طلب کرنا ایک چیز کا ہی یا بھاگنا کسی چیز سے اور طلب کی گئی چیز یا دنیوی ہی مانند مال و جاہ کے اور یا دینی ہی اور دینی علم ہی یا عمل اور علم یا تو کوئی علم ہی علوم دینی مین سے یا علم ہی اخلاق و صفات اپنی کا بطریق تجربہ کے اور یا علم ہی نشانون قدرت الٰہی کا اور عجائب اسکے کا زمین مین مانند سفر ذی القرنین کے اور عمل یا عبادت ہی اور یا زیارت عبادت مانند حج اور عمرہ اور جہاد کے اور زیارت یا تو مقصود اوسے کوئی مکان ہی مانند مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس اور مانند انکے کے اور یا زیارت مقصود اولیا اور علما کی ہی خواہ زندہ ہوں یا مردہ اور جس سے کہ بھاگتا ہی یا تو وہ ایسا امر ہی کہ ضرر اُسکا متعلق ساتھ بدن کے ہی خواہ عام ہو مانند وبا و قحط کے اور یا خاص ہو مانند خوف کے لیذا حاسدون اور دشمنون کے سے اور یا ایسا امر ہی کہ ضرر اُسکا دین مین ہی مانند قید جاہ و مال کے کہ سبب اغراض کی مولی سے ہی اور باز رکھنے والی تنہائی سے واسطے عبادت اوسکی کے اور مانند دعوت کے کہ وہان بدعت ہو پس حاصل اقسام سفر کے چار ہوئے اول تو سفر واسطے طلب علم کے اور یہ سفر یا تو واجب ہی یا نفل بحسب علم مطلوب کے کہ اگر علم واجب ہی تو سفر بھی واجب ہی اور اگر علم نفل ہی تو سفر بھی نفل ہی اور علم یا تو علم ہی امور دینیہ اور احکام شرعیہ کا اور یا علم ہی اخلاق اور صفات بُرے یا اچھے کا یا علم نشانیون قدرت الٰہی کا کہ زمین مین ہین حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی گھر سے باہر آوے طلب علم کے لیے تو وہ راہ

خدا مین ہی جبتک کہ پہرے اور یہ بہی فرمایا ہی کہ جو کوئی چلے راہ واسطے طلب علم کے آسان کریگا حقتعالے
اوسکے لیے راہ بہشت کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْن (طلب کرو علم کو اگرچہ ہو چین مین) اور اگلے علما
رحمہم اللہ مسافتین بعید واسطے سُننے ایک حدیث کے قطع کرتے تہے جابر بن عبد اللہ ساتہہ دس
صحابیون اور کے مدینہ سے مصر کو گئی واسطے سُننے ایک حدیث کے عبد اللہ بن اُنیس کی زبان سے
ہر چند کہ انکو اپنے وہ حدیث بواسطہ کسیکے پہنچی تہی اور اسیطرح اکثر علمارنے واسطے علم کے سفر
اختیار کیے ہین اور محنتین اوٹہائی ہین رحمت کرے اللہ اون سب پر اور علم اخلاق اور صفات نفس بہی ضروریات
دین سے ہی اسلیے کہ چلنا راہ آخرت کا بغیر اچہا کرنے صفتون کے اور درست کرنے اخلاق کے مشکل ہی
کہ آدمی بد اخلاق کو صفائی باطن کی ممکن نہین اور تجربہ اخلاق کا اور صفات نفس کا اکثر سفر مین میسر ہوتا ہی
اسلیے کہ نفس وطن مین اُنست پکڑے ہوتا ہی ساتہہ اون چیزون کے کہ موافق طبیعت اسکے ہین
قسم الفت و عادت کی چیزون سے پس ظاہر نہین ہوتی ہین خباثتین باطن اسکی اور سفر جو جگہہ محنت اور
شدت اور نہ ہونے الفت و عادت کی چیزون کی ہی ظاہر ہونا خباثتون اور عیبون اسکی کا اکثر ہوتا ہی پس
تدبیر و علاج اسکا ممکن ہی اسلیے کہ جب علت ظاہر ہو تو علاج اسکا ممکن ہی لیکن جب علت ظاہر نہین ہوتی
تو دفع کرنا اسکا مشکل ہوتا ہی اور تحقیق اسکے بیچ فوائد مخالطت کے مذکور ہوئی اور سفر بہی مخالطت ہی ساتہہ
زیادتی مشقتون اور ضررون کے اور علم نشانیون قدرت الٰہی کا زمین مین ہی سبب حاصل ہونے بصیرت
و یقین کا ہی اسلیے کہ کوئی چیز موجودات سے نہین ہی کہ دلالت نکرے اوپر کمال صنعت اور
قدرت اور علم خالق کے اور اس بات کو صاحبان دل کہ کان انکی جان کے کہلے ہین اور انکے
سمجہنا زبان حال کا کر سکتے ہین خوب جانتے ہین اور بعد حاصل ہونے اس مرتبہ کے
رہنا وطن کا اور سفر برابر ہین اور کہولنا اور بند کرنا آنکہہ کا یکسان ہی اور وہ ہمیشہ سفر ہی مین ہین
اور کیفیت اس سفر کی راہ چلنے والے آخرت ہی کے جانتے ہین اور دوسرا
سفر واسطے عبادت کے ہی کہ حج ہی اور جہاد اور زیارت انبیا اور اولیا اور علما کی
قبرون کی بہی اسی قبیلہ سے ہی اور جیسے کہ حالت حیات مین ساتہہ دیکہنے کے
برکت حاصل کرین بعد اسکے مرنیکے اسکی زیارت سے برکت ڈہونڈین بسبب
تفاوت درجات انکے کے اور زیارت زندون کی بہتر ہی زیارت مردون کی
سے کہ یہان حاصل ہونا فائدہ کا زیادہ ہی اور نظر کرنی علما اور صلحا کے
منہہ پر عبادت ہی اور مسلمان بہائیون کی ملاقات کرنے کی فضیلت طہا

بیچ آداب یارانہ کے مذکور ہو چکی ہی اور بیچ زیارت کرنے بیت المقدس کے فضائل بہت ہین اور
ثواب بیشمار آیا ہی کہ حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت رب العزت سے
درخواست کی کہ جو کوئی اس مسجد مین یعنی بیت المقدس مین آوے تو منظور لطف الٰہی کا ہو اور گناہونسے
پاک ہو جیسیکہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہی اور حقتعالی اوسکی دعا کو قبول کرے اور تیسرا سفر ہی
واسطے بہاگنے کے اوس چیز سے کہ تشویش ڈالے دین مین اور یہہ پیغمبرونکی سنت سے ہی اور جملہ اُن
چیزونسے کہ واجب ہی بہاگنا اونسے قید حکومت اور مال اور جاہ اور کثرت علائق اور اسباب کی ہی
کہ یہہ سب چیزین تشویش پیدا کرنیوالی خاطر کی اور سبب تفرقہ دل کی ہین اور تمام و کمال دین کا بغیر
فارغ ہونے دل کے علائق سے مشکل ہی اگرچہ قطع ہونا علائق ضروریہ کا اور حاجات لابدی کا ممکن
نہین ہی لیکن تخفیف اور کم کرنا انکا ممکن ہی اور مشغول ہونا ساتہ دین و طاعت کے بقدر سبکباری کے
ہی جو کوئی کہ سبکبار زیادہ ہی راہ دین مین تیز رو زیادہ ہی اور جبکہ بعد ریاضتون کے اور تہذیب اخلاق کے
فراغ دل حاصل اسطرحکا ہو کہ کوئی چیز مانع ملاحظہ حق اور مشاہدہ اسکے سے نہو تو ہونا اسباب و متاع کا
موجب تشویش دل کا نہو گا لیکن حاصل ہونا اس مرتبہ کا مخصوص ساتہ انبیا اور اولیا کے ہی اور لوگونمین
اور عوام مین بہت تفاوت ہی اور مثال تفاوت قوت دل کی بیچ اٹہانے شواغل کے مانند تفاوت
قوت بدن کے ہی بیچ اٹہانے بوجہوں بہاری کے یعنی جیسے ضعیف الجسم کم بوجہ اوٹہاتا ہی اور
قوی الجسم زیادہ اسیطرح دون ہمت تہوڑے سے شغلونکے متحمل نہین ہوتے گبہرا جاتے ہین اور عالی ہمت
بہت سے شغلون کے متحمل ہوتے ہین اور گبہراتے نہین اور انکے حضور مع اللہ مین فرق نہین آتا اور جیسیکہ
کثرت اور عادت ڈالنی بیچ زیادہ کرنے قوت ظاہری کے مفید ہی اسیطرح مجاہدہ اور ریاضت
بیچ پیدا کرنے قوت باطنی کے دخل تمام رکہتی ہی اور اختیار کرنا سفر کا واسطے بہاگنے کے آفات و فتنونسے
عادات سلف سے ہی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہہ ایسا زمانہ ہی کہ ہر روز ایک شہر سے
دوسرے شہر کو جاوے اور جہانکہ مشہور ہو جاوے کہ وہانسے انتقال کرے اور ابراہیم خواص رحمۃ اللہ
علیہ ایک شہر مین زیادہ چالیس روز سے نہ رہتے تہے اور چوتہا سفر بچنے کے لیے ہی اوس چیز سے
کہ مضر ہی بدن مین مانند وبا اور اسکے اور یا مضر ہی مال مین مانند گرانی غلہ کے اور سفر کرنا واسطے
گرانی غلہ کے جائز ہی واسطے خاطر جمعی اور فارغ ہونیکے عبادت کے لیے سفیان ثوری رح کو کسینے
دیکہا کہ مشک ساتہ مین لٹکی ہوئی اور تہیلی اناج کی پیٹہ پر لیے ہوئے چلے جاتے ہین پوچہا کہ کہان جاتے ہو
ای ابا عبد اللہ کہا کہ سنا ہی مینے کہ فلانے گانو مین غلہ ارزان ہی چاہتا ہون کہ وہان رہون کہا کہ آیا

یہ پوچہنے والے سفیان کی

ہم بہی اسیطرح کرین کہاںان جیکہ سنی تو کہ ایک جگہہ علہ ازان ہی سکونت اختیار کرو ہان کہ سلامتی اور خاطر
جمعی اہمین اکثر ہی اور تعلق ساتہہ اسباب سکے منافی توکل کے نہین آئی پر سفر کرنا واسطے خوف وبا اور تاعون
اسلئیے جائز نہین حدیث مین آیا ہی کہ یہہ وبا ایک بیماری ہی کہ بعضی اگلی امتین ساتہہ اسکے عذاب
کی گئین تہین بعد ازان باقی رہی کہ کبہی جاتی ہی اور کبہی آتی ہی پس جو کوئی سُنے اسکو کسی شہر مین
چاہیے کہ وہان نہ جاوے اور اگر شہر مین ہووے اور وہان وبا آوے تو وہان سے نکلے نہین اور صبر
کرے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ طاعون یعنے وبا ایک بیماری ہی مانند غدّہ اونٹ سکے
کہ موتہہ مین نکلتا ہی جو مسلمان کہ اوس سے مرے شہید ہی اور جو کوئی ٹہیرا رہے شہر مین حالت وبا مین
مانند اوس شخص کے ہی کہ راہ خدا مین جہاد کرے اور جو کوئی بہاگے وبا سے مانند اوس کیسکے ہی
کہ جہاد سے بہاگا اور حاصل یہہ کہ بہاگنا وبا سے اور جانا وبا کی جگہہ ممنوع ہی یہہ بہی بیان سفر سکے
فائدونکا اور اسی جگہہ سے نیت سفر کی ظاہر ہوئی کہ اگر نیک کام کی نیت ہی سفر مین تو ثواب پاویگا
والا ہیچ ہی اور یہہ بہی ظاہر ہوا کہ سفر یا اچہا ہی یا بُرا یا مباح سفر اچہا یہہ ہی کہ واسطے اعمال آخرت سکے ہو
یعنی مثل تحصیل علم وغیرہ سکے اور اگر واسطے حاصل کرنے حاجات دینویہ سکے ہو کہ زندگانی مین ضروری ہین
اور موجب خاطر جمعی اور حضور دل کی ہین وہ بہی داخل ہی اعمال آخرت مین اور طلب کرنا زیادتی کا اَز
قبیلۂ دنیا سے ہی اور مدار نیت پر ہی پس حاصل کرنا مال کا واسطے قوت عبادت سکے اور خبر گیری فقرا کے
اعمال اخروی سے ہی یعنی اگرچہ زیادہ حاجت سے ہو اور نکلنا حج کے لیے واسطے سنانے اور دکہانے
لوگون سکے واسطے دنیا کے ہی اور اعتبار نیت کا واجبات اور مباحات مین ہی اور حرام مین نیت اعتبار
نہین رکہتی ہاور مرتکب ہونا حرام کا جائز نہین یعنے شلا حج وغیرہ کے لیے نکلا ہی یا تجارت سکے لیے
نکلا ہی اور نیت اہمین اچہی ہی معتبر ہوگی اور اگر قضاقی وغیرہ سکے لیے نکلے اور کہے کہ نیت میری یہہ ہی
کہ یہہ مال فقرا کو کہلاونگا یہہ نیت کچہہ کام نہ آویگی ایسا کام ہرگز نہ کرنا چاہیے اور ہمیشہ سیر و سیاحت
مین رہنا تشویش مین ڈالنے والا دل کا ہی مگر بیچ حق قویون کے اور اکثر سیاح بیکار اور گدا پیشہ
ہوتے ہین اور اسکے فائدونمین سے نہایت فائدہ یہہ ہی کہ دلگیری دفع ہوتی ہی اور چاہیے کہ سفر اراد
نیک سے کرنے والیکا واسطے طلب علم اور دیکہنے بزرگون سکے ہو تا کہ آنکہہ دل کی کہلے اور طریق عمل و ذکر کا
ہاتہہ سگے اور بعد اسکے اقامت یعنے وطن مین یا ایک شہر مین سکونت اختیار کرنی بہتر ہی **فصل دوسری**

بیچ آداب مسافرون سکے وقت نکلنے سے بہر سے تک جب ارادہ سفر کا ہو تو چاہیے کہ اول حقوق
لوگون سکے اور قرض قرض خواہون کے ادا کرے اور اگر امانتین لوگونکی رکہتا ہو تو اونکے سپرد کرے

اور نفقہ اہل حقوق کا یعنے بیوی بچون وغیرہ کا بہر دا دے اور خرچ راہ حلال طیب بہم پہنچا دے اور خرچ
راہ اسقدر ساتھ لے کہ رفیقون پر بہی فراخ ہو اور چاہیے کہ سفر مین خوش خلق رہے اور اخلاق نیک
ظاہر کرے کہ بنہایت تجربہ آدمی کے خلق کا سفر ہی مین ہوتا ہی اور جو کہ سفر مین ثابت قدم محبت مین اور
قابل صحبت کے ہی وطن مین بہی ہو سکے گا بہت آدمی ایسے ہوتے ہین کہ وطن مین راضی و خوش ہوتی ہین
ولیکن سفر مین سخت ترش ہو کہ سفر جگہہ مصیبتون اور حادثون کی ہی اور تحمل اسمین نہایت دشوار ہوتا ہی اور
اسی سبب سے کہا ہی علمانے کہ تین آدمیو نسے سخت کلام کرنا نہ چاہیے روزہ دار سے اور
بیمار سے اور مسافر سے اور تمام حسن خلق مسافر کا اسمین ہی کہ ساتھ کرایہ کرنے والے کے احسان کرے
اور رفیقون کا مددگار رہے جس چیز سے کہ ممکن ہو خواہ سواری سے ہو خواہ کہانے سے خواہ اور چیز سے
اور کبہی ساتھہ خوش طبعی کے بہی خاطر انکی خوش کرتا رہے لیکن بے مداخلت فحش و گناہ کے کہ خوش طبعی
بہی سبب رفع وحشت خاطر کی اور موجب رفع غم کی ہی اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ اول رفیق پیدا کرے
تنہا نہ نکلے سفر کے سبب اسکے کہ سفر تنہا مشکل ہی اور اسی سبب سے کہا ہی علمانے اَلرَّفِیقُ ثُمَّ الطَّرِیقُ
لیکن چاہیے کہ رفیق اسکا ایسا شخص ہو کہ مدد کرے اسکے دین مین اگر دین کی بات کوئی بہول جاوے
تو یاد دلا دے اوسکو اور اگر یاد ہو مدد کرے اسکی کہ آدمی اوپر دین دوست اپنے کے ہی یعنی اگر
رفیق دین دار ہوگا تو یہہ بہی اوسکی صحبت مین دین دار ہوگا اور پہچان دوست کی یہی ہی کہ مدد کرے دین مین
اور حدیث مین منع آیا ہی تنہا سفر کرنے سے اور کمتر جماعت سفر کی تین آدمی ہین لیکن اگر چار ہون تو بہتر ہی
حدیث مین آیا ہی کہ خَیْرُ الْاَصْحَابِ اَرْبَعَۃٌ اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ اگر تین آدمی ہونگے تو دو آدمی اگر
کسی کام کو جاوینگے یعنے کہانا و انا لینے کو تو ایک آدمی تنہا رہیگا اور دلگیر ہوگا کہ سفر جگہہ وحشت و
محنت کی ہی اور اگر ایک جاویگا کام کو تو وہ دلگیر ہوگا کہ قضاء حاجات اور معاملہ شہر بیگانہ مین غریب کو
مشکل ہی پس چار کا ہونا بہتر ہی کہ دو کام کو جاوینگے تو دو آپسمین باتین واتین کرتے رہینگے
اور زیادہ چار سے نہین چاہیین کہ یہہ زیادہ ہین حاجت سے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو کہ زیادہ حاجت سے
ہوتا ہی رفاقت مین اہتمام اسکے حال کا بہت کم ہوتا ہی اور چاہیے کہ جماعت مین ایک شخص کو امیر کرین
اور یہہ رفع کرتا ہی معنے اثنینیۃ یعنی دو ہونے کو کہ آیا ہی اَلسَّلَامَۃُ فِی الْوَحْدَۃِ وَالْآفَاتُ فِی
[illegible] پھر جب ایک امیر ہوا تو گویا وہ اکیلا ہی کہ کوئی اسکے راے مین برابر شریک نہین اور
[illegible] لوگون کی بیچ اختیار کرنے منزلون کے اور معین کرنے راہون کے اور امور سفر کے
[illegible] ہین پس اگر حاکم ایک نہ ہوگا تو باعث نزاع کا ہوگا اور انتظام امور مین فساد اور خلل پڑیگا

اور ہونا ایک حاکم کا رفع کرتا ہی نزاع و فساد کو اور چاہیے کہ امیر ایسے کو کرین کہ بہت خوش خلق اور بہت
مہربان ہو اور عاقل و تجربہ کار ہو اور شیوۂ احسان و ایثار کا رکہتا ہو اور نظر اسکی منحصر اوپر مصلحت رفقا کے ہو
عبد اللہ مروزی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین ہمراہ ہوا ابو علی کے سفر مین ابو علی نے کہا کہ ای عبد اللہ
تو امیر ہوگا یا مین کہا مینے تم ہو کہا ابو علی نے کہ اطاعت حکم کی اور فرمان برداری امر کی لازم ہوگا
مینے کہا کہ یونہین کرونگا پس ہمیشہ اوٹھاتا اسباب کا اور تمام خدمتین ابو علی کرتے تھے اور مجکو کسی
خدمت مین مشغول نہ ہونے دیتے تھے ایک شب مینہ برسنے لگا تمام شب میرے سر پر چادر لیے کہڑی رہے
کہا مینے اللہ اللہ مجہ کو خدمت مجہی ہی کر کے دو کہا کہ مینے نہ کہا تہا کہ اطاعت میری لازم ہوگا اور مجکو ایسا
جاتا پس پشیمان ہوا مین کہ کاشکے امیر نہ جانتا مین اور جملۂ آداب سفر سے یہہ ہی کہ رخصت کرے شہر کے رفیقونکو
اور گہر کے لوگون کو اور دوستونکو اور وقت رخصت کے آپسمین ایک دوسرے کے لیے دعا
کرین اور مقیم مسافر کو کہے فِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَكَنَفِهٖ وَزَوَّدَكَ التَّقْوٰى وَغَفَرَ لَكَ وَوَجَّهَكَ
لِلْخَيْرِ حَيْثُ تَوَجَّهْتَ اور مسافر مقیم کو کہے اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَاتِكُمْ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكُمْ
سونپتا ہون مین اللہ کو دین تمہارا اور امانتین تمہاری اور آخر عمل تمہارا
اور چاہیے کہ اہل و مال کو اور ہر چیز کو کہ متعلق اسکی ہی سپرد خدا تعالے کے کرے اور دعا کرے علی العموم
کرے خاص کر کر بعضو کے لیے نکرے آیا ہی کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ لوگونکو مال بانٹ رہے تہے
کہ ناگہان ایک شخص آیا کہ اوسکے ساتہ ایک بیٹا تہا نہایت مشابہ ساتہہ اوسکے امیر المؤمنین عمر نے پوچہا کہ یہہ
کون ہی اور تجہسے کیا قرابت رکہتا ہی کہ مینے کسیکو کسیکے ساتہ ایسا مشابہ نہین دیکہا ہی اسنے کہا کہ اے
امیر المؤمنین یہہ بیٹا میرا ہی مجکو ارادہ ایک سفر کا درپیش آیا تہا اور اس لڑکیکی ماں حمل سے تہی اوسنے کہا
کہ تو جاتا ہی اور مجکو اس حالمین چہوڑتا ہی مینے کہا کہ جو کچہہ کہ تیرے پیٹ مین ہی اسکو
خدای تعالے کے سپرد کرتا ہون مین پس یہہ کہکر چلا گیا مین جب سفر سے پہر کر آیا مین
تو اسکی ماں مر گئی تہی ایک روز بیٹہا تہا مین اور لوگون سے باتین کر رہا تہا کہ ناگہان اوسکی
گور پر ایک آگ یعنے روشنی دیکہی مینے لوگون سے کہا کہ یہہ کیا ہی لوگون نے
کہا کہ یہہ گور ہی تیری بیوی کی ہر شب ایسی ہی روشنی دیکہتے ہین ہم کہا مینے کہ واللہ
وہ صائم الدہر اور قائم اللیل تہی یعنے یہہ روشنی اسکے سبب سے ہی پہر اوسکی
گور پر گئی ہم دیکہا کہ وہ روشنی ایک چراغ کی ہی کہ اوسکی گور پر روشن ہی
اور یہہ بیٹہا تہا پانون مار رہا ہے ایک ہاتف غیبی نے آواز دی
کہ یہہ امانت تیرے ہے کہ سپرد خدا کے گی تہے تو نے اگر اسکے

مان کو سپرد کرتا تو تو اوسکو بہی پاتا کہ جو کوئی خدا کو امانت سپرد کرتا ہی سلامت پاتا ہی اور جملہ آداب سفر کے
یہہ ہی کہ پہلے سفر کے دو رکعت نماز استخارہ کی پڑہے کہ جو کوئی کسی کام مین استخارہ کرتا ہی انجام اوس
کام کا بخیر ہوتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ سعادت ابن آدم کیسے ہی استخارہ اسکا پہلے شروع کرنے کے
کسی کام مین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت اپنے اصحاب کو تعلیم کرتے تے استخارہ جیسکہ
تعلیم کرتے تے سورۂ قرآن کی یعنی بہت اہتمام کرتے تے اسکے سکہانے مین اور اگلے بزرگ ہر کام
مین استخارہ لازم گننے تے اور کیفیت استخارہ کی یہہ ہی کہ دو رکعت پڑہے اسطرح کہ اول رکعت مین
سورۂ فاتحہ یعنی الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور قل ہو اللہ احد اور جب فارغ ہو
یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ

یا اللہ تحقیق مین طلب خیر کے کرتا ہون تجہسے ساتہ وسیلت علم تیرے کے اور طلب قدرت کی کرتا ہون یعنی اوپر بجا لانے خیر کے ساتہ وسیلہ قدرت تیری کے اور مانگتا ہون تجہہ

فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ

سے بیچ فضل تیرے کے کہ بڑا ہی پس تحقیق تو قدرت رکہتا ہی اور نہین قدرت رکہتا مین اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو بہت جاننے والا ہے

الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ

پوشیدہ باتون کا یا اللہ جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام بہتر ہی میرے لیے دین میرے مین اور زندگانی میری مین

وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ

اور انجام کام میرے مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میرے لیے اور آسان کر اوسکو میرے لیے پہر برکت دی

لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ

میرے لیے اوسمین اور جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام برا ہی میرے لیے دین میرے مین اور زندگانی میری مین اور انجام

اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ

کار میرے مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس پہیر اسکو مجہسے اور پہیر مجہکو اوس سے اور حکم کر اور مہیا کر میرے لیے بہلائی جہان کہین ہووے پہر

اَرْضِنِيْ بِهٖ ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی قصد کرے کسی کام کا وہ دو رکعت پڑہے سوائے

راضی کر مجہکو ساتہ اوسکے

فرض کے اور پہر یہہ دعا پڑہے اور مراد کام سے وہ کام ہی کہ مباح ہو اور تردد رکہتا ہو اوسکے کرنے
نکرنے مین مثل سفر کرنے اور بنانے عمارت اور کرنے نکاح اور مانند اونکے نہ مانند کہانے اور پینے مقرری کے
کہ اسمین استخارہ نہین چاہیے اور اسیطرح استخارہ نہ کیا جاوے کرنے واجب اور مستحب مین اور چہوڑنے
حرام و مکروہ کے مین پس استخارہ پڑہنے سے جو بات اسکے حق مین مناسب ہوتی ہی اوسپر دل قرار پکڑ جاتا ہی
یہہ حضرت شیخ نے مشکوۃ کی شرح مین لکہا ہی اور وقت سفر کے چار رکعت اور پڑہے حدیث مین آیا ہی

کہ خلیفہ نہین چھوڑتا ہی بندہ اپنے اہل مین کوئی خلیفہ کہ دوست زیادہ ہو خدا تعالی کے نزدیک چار رکعت سے
کہ ادا کرے اپنے گہر مین اوسوقت کہ باندہے کپڑے سفر کے پڑہے اونمین یعنے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ
اور قل ہو اللہ احد پہر بعد نماز کے کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ بِهِنَّ اِلَيْكَ فَاخْلُفْنِيْ اَهْلِيْ وَمَالِيْ
پس جو کوئی یہہ پڑہتا ہی حقتعالی نگاہ رکہتا ہی اوسکے اہل و مال کو اور حفاظت کرتا ہی گرد ہر اوسکے اوسوقت
تک کہ پہر کر آوے تمام ہوا مضمون حدیث کا اور جب گہر کے دروازے پر آوے یعنی باہر نکلنے کے لیے تو کہے
بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ
نکلتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے بہروسا کیا مینے اللہ پر نہین بچنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی اے رب پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے اس سے کہ گمراہ ہوؤن یا گمراہ کیا جاؤن
اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ اور جب قدم راہ پر رکہے کہے اَللّٰهُمَّ بِكَ
یا پہسلاؤن یا پہسلایا جاؤن یا ظلم کرون یا ظلم کیا جاؤن یا جہالت کرون یا جہالت کی جاوے مجہپر یا اللہ تیرے نام پر
اِنْتَشَرْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ وَاَنْتَ
چلا مین اور تجہی پر بہروسا کیا مینے اور ساتھ تیرے چنگل مارا مینے اور طرف تیرے متوجہ ہوا مین یا اللہ تجہی پر اعتماد ہی مجکو اور تجہی سے
رَجَائِيْ فَاكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهٖ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِي التَّقْوٰى وَوَجِّهْنِيْ لِلْخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ
امید ہی مجکو پس کفایت کر مجکو اوس چیز کی کہ فکر مین ڈالا ہی مجکو اور اوس چیز کی کہ نہین فکر کرتا مین اوسکی یا اللہ توشہ راہ دی مجکو تقوی اور متوجہ کر مجکو واسطے خیر کے جدہر کہ متوجہ ہوؤن
اور یہہ دعا ہر منزل مین پڑہے جسوقت کہ نکلے اوس منزل سے اور جب گہوڑے پر سوار ہو کہے بِسْمِ اللّٰهِ
وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ
اور ساتھ مدد اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی بہروسا کیا مینے اللہ پر اور نہین ہی بچنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ بزرگ کے جو کچہ چاہا اللہ نے
كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى
ہوا اور جو کچہ نہ چاہا نہ ہوا پاک ہی وہ ذات کہ تابعدار کیا اوسنے ہمارے لیے اسکو اور نہ تہے ہم واسطے اوسکی طاقت پانیوالے اور تحقیق ہم طرف
رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَامِلُ عَلَى الظَّهْرِ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ عَلَى الْاُمُوْرِ
رب اپنے کے البتہ پہر نیوالے ہین یا اللہ تو ہی سوار کرنیوالا ہی پشت سواری پر اور تجہی سے مدد چاہی جاتی ہی امور پر
اور مقصود ان دعاؤن سے یہہ ہی کہ بیچ وقت سفر کے التجا ساتھ حقتعالی کے کرتا رہے اور توکل اوسپر
کرے اور نیکی چاہے اور مشغول ساتھ اوسکے رہے اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ روز پنجشنبہ کے سفر کرے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اسیطرح کرتے تہے اور چاہیے کہ وقت صبح کے سفر کرے حدیث مین آیا ہی
کہ فرمایا آنحضرت نے حق تعالی برکت دے میری امت کو بیچ صبح روز پنجشنبہ کے یعنے جو کام اسمین کرین برکت
پاوین اور ہر کام مین مستحب یہہ ہی کہ شروع صبح کو کرے کہ یہہ وقت برکت کا ہی اور چاہیے کہ بعد از طلوع ہونے

فجر روز جمعہ کے سفر نکرے کہ جمعہ کی نماز چھوڑ کر جانا بہتر نہیں اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ جسکدن
گرم ہو اوترے نہیں کہ سنت اسیطرح ہی اور اکثر رات کو راہ چلا کرے حدیث شریف مین آیا ہی کہ راتکو
چلا کرو کہ راہ رات مین لپیٹی جاتی ہی یعنے مسافت تہوڑی معلوم ہوتی ہی لیکن یہہ اس صورت مین ہی
کہ خوف و خطر نہو اور رفیق بہت ہون اور جب بلندی پر چڑہے تو تکبیر یعنی اللہ اکبر کہے اور جب نشیب مین
آوے تو تسبیح یعنے سبحان اللہ کہے اور جب قریب پہنچے منزل کے تو کہے اَللّٰھُمَّ اَسْأَلُكَ خَیْرَ
هٰذَا الْمَنْزِلِ وَخَیْرَ اَهْلِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْمَنْزِلِ وَشَرِّ مَا فِیْهِ اَللّٰھُمَّ اصْرِفْ
اس منزل کی اور بہلائی اسکی رہنے والونکی اور پناہ مانگتا ہون تجہسے برائی اس منزل کے سے اور برائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی یا اللہ پہیر
عَنِّیْ شَرَّ شِرَارِهٖ اور جب اوترے منزل پر تو چاہیے کہ دو رکعت نماز کی ادا کرے اور کہے
اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
پناہ مانگتا ہون ساتہہ کلمون اللہ کے کہ پوری ہین ایسے کلمے کہ نہین تجاوز کرتا انسے بہلا اور نہ برا برائی اوس چیز کی سے کہ پیدا کی
اور جب رات ہو تو کہے یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ
ای زمین رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کے تیری برائی سے اور برائی اوس چیز کے سے کہ پیدا کی گئی
فِیْكِ وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّةِ وَالْعَقْرَبِ
تجہمین ہی یعنی سانپ وغیرہ اور برائی اوس چیز کے سے کہ چلتی ہی تجہپر اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کے برائی شیر کی سے اور اژدہا کالی کہ یعنے بطرح کے سانپ کے اور بچہو کے
وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اور برائی شہر کے رہنے والون کی سے اور برائی جننے والے کی سے اور بیٹے کی سے اور واسطے اللہ ہی کے ہی وہ چیز کہ سکونت کرتی ہی رات اور دن مین اور وہ سننے والا جاننے والا
ف کہا جبیر نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ چاہتا ہی تو اسے جبیر کہ جب نکلے تو سفر مین
رہے کر بو دیو بہتر یارون اپنے سے ہیئت مین یعنے صورت و حال مین اور بہت زیادہ انکا از روی توشہ کے
یعنے بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال و جمال والا ہو جاوے تو عرض کیا مینے کہان چاہتا ہون
فدا ہون تیرے مان باپ میرے فرمایا انحضرت نے کہ پس پڑہ یہہ پانچ سورتین قل یا اور اذا جاء اور
قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور شروع کر ہر سورہ کو ساتہہ بسم اللہ کے اور
ختم کر قراءۃ اپنی ساتہہ بسم اللہ کے یعنی سب چھ ہونگی کہا جبیر نے اور تہا مین غنی بہت مال والا
پس تہا مین کہ نکلتا سفر مین پس ہو جاتا مین بہت تباہ حال یارون سے ہیئت مین اور کمتر اون سے
توشہ مین یعنے باوجود کثرت مال کے بد ہیئت اور مفلس ہو جاتا تہا مین بسبب ضائع ہونے مال کے
اور بے برکتی کے پس ہمیشہ ہون مین بہتر کہ سیکہین مینے یہہ سورتین رسول خدا صلے اللہ علیہ

ف یعنے ... ف یعنے ... ف یعنے آدمی ... ف یعنے اولاد آدمی

وسلم سے اور مداومت کی انکے پڑہنے کی بہترین انکے سے بیانت ہین اور زیادہ ترین انکے سے توشہ ہین
یہان تک کہ پہرتا ہون مین سفر اپنے سے نقل کی یہہ ابو یعلی نے اور منزل پر اوترکر پڑہے اَعُوذُ بِکَلِمٰتِ
پناہ مانگتا ہون ساتہ کلمون
اللّٰہِ التّٰامّٰاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ کہ اسکی بڑی فضیلت آئی ہی معقل بن یسار صحابی سے روایت ہی
اللہ کے کہ پوری ہین برائی اوس چیز کے سے کہ پیدا کی
کہ جنے یہہ دعا پڑہی متعین ہوتے ہین اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اسکے لیے
اور اگر مرتا ہی تو شہید مرتا ہی یہہ روایت ملا علی قاری نے حصن حصین کی شرح مین نقل کی ہی اور
صحیح مسلم مین روایت ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر
عرض کیا کہ آج کی رات ایک بچہو کے کاٹنے سے کیا ایذا اوٹہائی مینے فرمایا آگاہ ہو اگر
کہتا تو جسوقت کہ شام کرتا اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو ضرر نہ پہنچاتا تجکو اور
جو کوئی منزل پر اوترکر یہہ پڑہے تو نہین ضرر کرتی اوسکو کوئی چیز جب تک کوچ کرے
یہہ روایت مشکوۃ مین ہی اور ابن نجار نے اپنی تاریخ مین روایت کی ہی حضرت
علی سے کہ وہ نقل کرتے ہین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے
کہ جو کوئی ارادہ کرے سفر کا پس پکڑے دونو بازو اپنے گہر کے دروازے کے اور
پڑہے گیارہ بار قل ہو اللہ احد ہوتا ہی اللہ تعالے نگہبان اسکا یہان تک کہ
پہرے یہہ روایت تفسیر در المنثور مین ہی اور اور بہت دعائین تفصیل سے کتاب حصن حصین
وغیرہ مین منقول ہین جو چاہے سو پڑہے اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ روز و شب مین
محافظت اور احتیاط سے رہے دنمین تنہا نہ چلے اور قافلہ سے الگ ہو شاید
کہ کوئی گہات مین ہو یا ہمراہی سے رہ جاوے اور رات مین جاگتا رہے اور
بیخبر نہ سووے آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب اول شب سفر مین
سوتے تو بازو اپنا نیچے سر مبارک کے بچہاتے اور آخر شب مین سوتے
تو بازو کہڑا کرکر سر ہتیلی پر رکہہ کر سوتے تہے کہ اوسسے بہت غفلت نہین ہوتی
سونے مین اور جلدی جاگ اوٹہتا ہی اور مستحب یہہ ہی کہ رات کو نوبت
بہ نوبت جاگتے رہین اور جب کوئی دشمن یا درندہ رات مین یا دنمین قصد
ایذا کا کرے تو آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس پڑہے اور پناہ ساتہہ خدا کے ڈہونڈہے اور توکل اوسپر کرے اور
مدد اوسسے چاہے اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ اگر سوار ہو تو سواری پر رحم کرے اوسکی طاقت سے زیادہ

بوجہ نرم کے اور مُنہ پر نہ مارے کہ ہر جاندار کے مُنہ پر مارنا منع ہی اور سواری پر سووی نہین تاگران
ہوجانے نیند کی حالت مین بوجہ بہت ہوجاتا ہی بدن کا پس سووی نہین اور اگر تہوڑیسی دیر اوتر لیا کرے
سواری پر سے تو اسمین بہت مہربانی اور رحم ہی اسپر اور بعضی اسگلے بزرگ وقت کرایہ کے شرط کر لیتے تہے
کہ سواری پر سے اوترینگے نہین اور اسکے مقابلہ مین کرایہ زیادہ دیتے تہے اور بعد ازان اوترتے تہے
کہ اسمین احسان ہی جانور پر بہی اور کرایہ کو دینے والے پر بہی یعنی شرط کی تہی کہ اوترینگے نہین اور
اسکے عوض مین کرایہ بہی زیادہ دیا اور باوجود اسکے جو اوترے رحم کر کر جانور پر تو احسان جانور پر بہی ہی
اور اوسکی مالک پر بہی اور جو کوئی جانور پر زیادتی کریگا روز قیامت کے اوسے پوچہا جاویگا اور چاہیے
کہ تکراری سے کرایہ مین قصہ جہگڑا نکرے کہ آسانی اور چشم پوشی کرنی معاملات مین فضائل اعمال
سے ہی اور چاہیے کہ زیادہ اوس چیز سے کہ شرط کی ہی نہ لادے جانور پر اگرچہ فقہا نے شئی قلیل مین
توسعہ کیا ہی یعنے اجازت دی ہی ولیکن طریقہ اہل ورع کا یہہ نہین ہی اسلیے کہ احتیاط اسمین ہی اسلیے
کہ جرات کرنی تہوڑی سی زیادتی پر رفتہ رفتہ بہت سی زیادتی کی طرف کہینچ لیجاتی ہی اور جو کوئی محل
شبہے سے نہ پرہیز کرے حرام مین پڑجاتا ہی اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ جن چیزونکی حاجت بہت پڑتی ہی
مانند مسواک اور کنگہی اور مانند انکے ہمراہ رکہے حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسافرت
مین سرمہ دانی اور آئینہ اور مسواک اور کنگہی اور مقراض اور قارورہ ہمراہ لیتے تہے اور سرمہ لگانا نزدیک
سونیکے سنت ہی فرمایا ہی آنحضرت نے کہ لازم پکڑو تم سرمہ لگانیکو نزدیک سونیکے اسلیے کہ وہ زیادہ کرتا ہی
بینائی کو اور اگاتا ہی بالونکو یعنے پلکون کو اور ہر انکہہ مین تین تین سلائیان لگاوے اور ایک روایت مین آیا ہی
کہ داہنی انکہہ مین تین سلائیان اور بائین مین دو لگاوے اور صوفیہ نے چہاگل اور رسّی کو زیادہ کیا ہی
یعنی یہہ بہی رکہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ جس فقیر کے ساتہہ چہاگل اور رسّی نہین ہی دلیل ہی اوسکے
نقصان دین اور رکہنا اسکا واسطے احتیاط طہارت پانی کی اور دہونے کپڑیکے ہی یعنی چہاگل اسلیے ہی کہ پانی
محفوظ و پاک رہے اسمین اور رسّی واسطے خشک کرنے دہوئے ہوئے کپڑونکے اور واسطے پانی
کہینچنے کے ہی اور متقدمین یعنی صحابہ اور تابعین نے اکتفا تیمم پر سب نے کیا ہی اور کپڑے زمین پر خشک
کر لیتے تہے اور یہہ نہایت تجرید ہی پس چہاگل اور رسّی رکہنی بدعت ہی ولیکن بدعت حسنہ ہی اور
بدعت بری وہ ہی کہ تغیر کرے سنت قدیمہ کو اور جو چیز کہ مدد کرے سنتون کی وہ مستحسن ہے اور احتیاط
طہارت ظاہری مین خوب ہی جبتک کہ نوبت فوت ہونے اوس عمل کی کہ افضل ہی اوتی اور اگر

فوت ہونے ایک ایسے امر کی ہو کہ افضل ہی اوتی تو خوب نہین ہی وہ احتیاط اسیلیے کہا ہی علمانے کہ عالم کو
نچاہیے کہ آپ کپڑے وہووے اگر قدرت دہلانے کی رکہتا ہو اسیلیے کہ اس مدت مین مشغول علم مین نہین ہونیکا
کہ افضل اعمال ہی اور بعضی کہ واسطے وضو کے راہ دور دراز جاتے ہین تا جاری پانی پر پہنچین حقیقت مین
عبث کرتے ہین کیون اس زمانہ مین مشغول ذکر و فکر مین نہون کہ عمل دل کا ہی اور یہہ مخالف عمل صحابہ اور
متقدمین کے ہی کہ انکو صاف کرنا دلکا مقصود تہا نستہرا کرنے بدن کیسے یہان تک کہ صحابہ بعض اوقات
بعد از کہانیکے ہاتہ نہ دہوتے تہے اور پانو کے تلو سے ہاتہ کو صاف کر لیتے تہے بسبب اسکے کہ کمال
مستغرق ہوتی تہے اوقات انکی عمل قلبی مین اور فرصت نہوتی تہے اسکی کہ مقید ہون ہاتہ دہونیکے اور جملہ آداب
سفر سے کہ متعلق ساتہہ حالت پہرنیکے طرف وطن کے ہی یہہ ہی کہ جب قریب اپنی منزل کے پہنچے تو پہلے
آنیکے کسیکو گہر مین بہیجے اور یکایک نہ چلا آوے کہ حدیث مین اوسنے منع کیا ہی آن سرور صلی اللہ علیہ
وسلم جب تشریف لاتے سفر سے تو اول مسجد مین آتے اور دو رکعت ادا کرتے بعد از ان گہر مین آتے
اور چاہیے کہ واسطے گہر والون کے اور اقربا اور دوستون کے تحفہ لاوے بحسب مقدور کے
کہ یہہ سبب فرحت دل اور باعث ازدیاد محبت کا ہی اور جملہ آداب سفر سے کہ متعلق ساتہہ باطن کے ہی
یہہ ہی کہ نیت سفر مین کار آخرت کی ہو یا اوس چیز کی کہ مددگار ہو کار آخرت مین اور اگر سفر سبب زیادتی
دین کا نہو تو نکرے اور جب رغبت اپنے دل کی متغیر پاوے تو توقف کرے یا پہر آوے اور چاہیے
کہ ہر شہر کے داخل ہونیسے قصد دیکہنے بزرگون اوسکے کا ہو اور کوشش اسمین کرے کہ ہر ایک سے
طلب فائدہ کی چیز کرے اگرچہ ایک ہی بات ہو اور قصد فائدہ کی چیز طلب کرنے سے نفع اوٹہانا ہو
اوسے نہ بیان کرنا اوسکا اور قصہ خوانی اور جو کچہ کہ سفر مین دیکہے عجائب و غرائب اوسکو بہی بیان نکرے
اور یہہ نہایت ریاضت ہی اور اگر بیان بہی کرے تو بقدر حاجت کے کرے اور کسی تقریب سے
کسی اور شہر مین زیادہ سات یا دس دن سے قیام نکرے مگر یہہ کہ جس شیخ کی زیارت کو گیا ہو وہ حکم
کرے زیادہ رہنے کا اور اگر کسی ملاپ دار سے ملے تو زیادہ تین روز سے اوسکے ہان نہ ٹہیرے
کہ یہہ حد ہی ضیافت کی مگر کہ اوسکو جدائی تیری ناگوار ہو اور مصر ہو زیادہ رہنے کے لیے اور اگر قصد
کسی شیخ کی زیارت کا کرے تو زیادہ ایک روز و شب سے نرہے یعنے اسیلیے کہ بزرگونکو تکلیف
دینی اچہی نہین اور سفر مین عیش و عشرت مین مشغول نہو کہ اسسے برکت سفر کی جاتی رہتی ہی اور جس
شہر مین جاوے اول وہانکے بزرگون کو دیکہے ساتہہ ترتیب فضیلت کے یعنے اول بہت بڑے
بزرگ سے ملے پہر اوسسے کم درجہ والے سے پہر اوسسے کم سے اور اگر بزرگ گہر مین ہو تو اوسکے دروازہ کو

نہ کہٹکا وے اور تکلیف نکلنے کی اوسکو ندے بلکہ منتظر بیٹہا رہے تا وہ آپ نکلے اور جب وہ نکلے
تو ادب سے اوسکے آگے نہ بیٹھے اور بغیر پوچہے بات نکرے اور اگر پوچہے تو بقدر سوال کے
جواب دے اور اوسے مسئلہ بغیر اوسکی رضا کے نہ پوچہے اور جس شہر و گانوں مین آوے وہانکے
صلحا کی قبرونکی زیارت کرے اور اگر یہہ نہ جانے تو وہانکے رہنے والونسے پوچہہ لے اور بدون
ضرورت کے اپنی حاجت کسی سے ظاہر نکرے اگرچہ جانتا ہو کہ وہ قبول کریگا اور راہ مین ہمیشہ
ذکر و فکر مین مشغول رہے اور بہتر یہہ ہی کہ ذکر دلمین کرے لوگونکو سناوے نہین اور اگر کوئی
اوسے کچہہ بات پوچہے تو ذکر کو ترک کرے اور جواب دے بعد ازان پہر ذکر کرنے لگے کہ اسکو
بہت دخل ہی اپنے حال کے پوشیدہ کرنے مین برخلاف نفس کے اور اگر اسکو خدمت صلحا اور فقرا کی
نا تہہ لگے تو سفر نکرے کہ مقصود سفر سے یہی ہی پس اسصورتمین سفر کرنا کفران نعمت ہی کہ اس نعمت کی
قدر نکی اور سفر بیفائدہ اختیار کیا اور جب سفر مین کچہہ تقصیر و نقصان معائنہ کرے اس چیز مین کہ
شہر مین رکہتا تہا جانے کہ یہہ سفر علتی ہی پس پہر آوے اور چاہیے کہ ارادہ کرنے والا سفر کا اول
خواہش نفسانی کو اپنے مین سے دور کرے تا سفر مین خوار نہو ورنہ جو تابع خواہش نفس کا ہی ہمیشہ
خوار ہی اور جملہ آداب سفر سے بلکہ واجبات اسکے سے یہہ ہی کہ پہلے سفر کے رخصتین شرع کی کہ احتیاج
ہوتی ہی اونکی سفر مین اور پہچاننا قبلہ کا اور اوقات نماز کا اور مانند انکے اس قسم کے علم سے کہ متعلق ہی
ساتہہ سفر کے سیکہلے تا سفر اسکا باعث گمراہی کا نہو واللہ الموفق

باب ساتوان بیچ امر معروف

اور نہی منکر کے اور اس باب مین سات فصلین ہین

فصل پہلی بیچ فضیلت امر معروف اور نہی منکر کے جان

کہ امر معروف اور نہی منکر فرائض مین سے ہین بموجب آیتون اور حدیثون اور اقوال صحابہ کے ولیکن فرض
کفایہ ہین نہ فرض عین اگر ایک شخص مسلمانونمین سے بجالاوے تو ساقط ہوجاتا ہی اورونسے جیسیکہ
حکم فرض کفایہ کا ہی قرآن مجید مین فرماتا ہی اللہ تعالے کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اچہا ہونا اس امت کا بیان کیا ساتہہ امر معروف
اور نہی منکر کے اور یہہ بہی فرمایا ہی تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
اور قرآن مین مانند انکے آیتین دلالت کرنے والی امر معروف اور نہی منکر کے بہت سی آئی ہین اور
حدیث مین آیا ہی کہ کلام بنی آدم کے سب باعث ضرر کے ہین مگر امر معروف اور نہی منکر اور ذکر
حق تعالے کا اور حدیث مین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت نے ساتہہ ایک جماعت صحابہ کے خطاب
کیا اور فرمایا کہ کیسا حال ہوگا تمہارا اوسوقت مین کہ سرکشی کرینگی عورتین تمہاری اور فسق کرینگے

جوان تمہارے اور ترک کروگے تم اپنے جہاد کو عرض کیا صحابہ نے کہ آیا یہہ ہونا ہی یا رسول اللہ فرمایا
ہان سوگند اوس خدا کی کہ ذات محمد کی بیچ قبضۂ قدرت اوسکے ہی قریب ہی کہ ایسی چیزین واقع ہونگی کہ سخت تر
اور بدتر اسے ہین کہا صحابہ نے سخت تر اسے کیا ہوگا یا رسول اللہ فرمایا کیسا ہوگا حال تمہارا اوسوقت
کہ معروف کو منکر دیکہوگے اور منکر کو معروف کہا صحابہ نے کہ یہہ بہی ہونا ہی یا رسول اللہ فرمایا ہان اسسے
زیادہ سخت ایک چیز واقع ہوگی کہا صحابہ نے کہ وہ کیا ہی یا رسول اللہ فرمایا جسوقت کہ امر کروگے تم
ساتہہ منکر کے اور منع کروگے معروف سے اخیر حدیث تک فرمایا یعنی یہہ حدیث بڑی ہی ساری
حدیث بیان فرمائی اور یہہ بہی حدیث مین ہی کہ اوترتی ہی لعنت اس شخص پر کہ حاضر ہو ایسی جگہہ کہ ظلم کرتے ہین
لوگ اور وہ دفع نکرے اس ظلم کو اور موافق اس حدیث کے گوشہ نشینی واجب ہوتی ہی اور عاجز ہونا
منع کرنے سے عذر نہین ہوتا ہی اسلیے کہ اگر عاجز ہی تو چاہیے کہ اسجا حاضر نہو اور اسی جگہہ سے اختیار
کیا ہی اگلے بزرگون نے عزلت کو جیسیکہ بیچ فائدون عزلت کے گذرا اور ممنوع حاضر ہونا
قصدًا ہی اور اگر حاجت ضروری ہو یا اتفاقًا اوسکے سامنے گذرے تو معذور ہی اور معنے
عجز اور قدرت کی ظاہر ہونگے یعنے ضرورةً یا اتفاقًا گیا اور یہہ منع نہین کرسکتا تو عاجز ہی اور اگر
قصدًا گیا تو یہہ عاجز نہین ہی بلکہ گویا قدرت رکہتا ہی اور اس صورت مین ماخوذ ہوگا نہ پہلی صورت مین
اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے پوچہا کہ یا رسول اللہ
آیا ہلاک ہوتا ہی وہ گانو کہ جسمین صلحا ہوتے ہین فرمایا ہان کہا صحابہ نے کہ کس سبب سے
فرمایا بسبب سہل جاننے اور سکوت کرنے انکے گناہون سے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی
کہ حق تعالے نے وحی بہیجی ایک فرشتہ کو اپنی فرشتون مین سے کہ فلانے شہر کو اوسکے
رہنے والون پر مار یعنے اولٹ دی کہا اوس فرشتہ نے کہ ای رب میرے اوسمین ایک بندہ ہی
تیرے بندون مین سے کہ ہرگز تیرا گناہ نہین کیا ہی حکم آیا کہ اسپر بہی مار کہ ہرگز منہہ اوسکا متغیر
نہین ہوا ہی بسبب گناہ خلق کے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی عذاب کریگا ایک
گانو والون کو کہ اسمین اٹہاران ہزار آدمی ہونگے کہ عمل اونکا مانند عمل انبیا کے ہوگا بسبب ترک
کرنے اونکے امر معروف اور نہی منکر کو اور حدیث مین آیا ہی کہ وہ لوگ کہ حکم کرتے ہین اچہی
باتونکا اور منع کرتے ہین بری باتون سے اور محبت رکہتے ہین للہ اور بغض رکہتے ہین للہ
وہ بہشت کے بالاخانون مین ہونگے کہ وہ اوپر ہین شہدا کے بالاخانون سے اور ہر بالاخانہ کے
تین تین لاکہہ دروازے ہونگے یاقوت و زمرد کے اور ہر ایک کا انمین سے تین تین سو حورون سے

نکاح کیا جاویگا جبکہ اُنکی طرف نظر کریگا وہ کنیگی کہ یاد رکہتا ہی تو کہ فلانے وقت مین حکم اچھی بات کا اور منع
بُری بات سے کیا تھا تونے اور ہم جزا اوسکی ہین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ افضل شہدا وہ شخص ہی کہ حاکم ظالم کو
حکم کرے اچھی بات کا پس مارا جاوے اوسمین منزل اوسکی بہشت مین درمیان حضرت حمزہ اور حضرت جعفر
رضی اللہ تعالی عنہما کے ہوگی **ف** حضرت حمزہ چچا ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت جعفر بہائی
حضرت علی رضی اللہ عنہما کے یہہ دونو صاحب شہید ہوئی ہین اور بڑی بزرگی رکہتے ہین پس انکے ساتھہ
ہوگا یہہ شخص بہی اور اقوال صحابہ کے بہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فضیلت مین بیشمار ہین
حذیفۃ الیمان رضہ سے پوچھا لوگون نے کہ درمیان زندون کے مردہ کون ہی فرمایا وہ شخص ہی
کہ انکار نکرے گناہ کا ساتھہ ہاتہہ اور زبان اور دل کے یعنی چاہیے یون کہ گناہ کی چیز کو ہاتھہ سے
مٹاوے ورنہ ہو سکے تو زبان سے منع کرے اور یہہ بہی نہو تو دل سے تو بُرا جانے اور جسنے کچھہ بہی نکیا
انمین سے وہ بمنزلہ مردہ کے ہی اور یہہ بہی حذیفہ نے فرمایا کہ نزدیک ہی کہ لوگون پر ایک زمانہ آویگا
کہ مردار گدہی کا انکے آگے محبوب تر ہوگا اوس مسلمان سے کہ امر و نہی کرے اونکو اور حضرت امیر المؤمنین
عمر رضہ سے منقول ہی کہ انکار کرنا گناہ کا ساتھہ دل کے سبب وندہا ہونا دل کا ہی اور آیا ہی کہ کعب احبار
نے ابو مسلم خولانی سے پوچھا کہ قدر اور مرتبہ تیرا تیری قوم مین کیسا ہی کہا اچھا ہی کہا توریت غیر اسکے
کہتی ہی کہا ابو مسلم نے کہ کیا کہتی ہی کہا کعب نے کہ توریت یہہ کہتی ہی کہ جو کوئی امر کرے ساتھہ معروف کے
اور منع کرے منکر سے مرتبہ اسکا اوسکی قوم مین خوار و بیقدر رہتا ہی اونکے آگے کہا ابو مسلم نے کہ سچ
کہتی ہی توریت اور جھوٹ کہتا ہی ابو مسلم **ف** حاصل کعب کے قول کا یہہ ہی کہ توریت سے یہہ بات
معلوم ہوتی ہی کہ امر معروف و نہی منکر کرنے سے لوگ بغض رکہتے ہین اور خوار و ذلیل جانتے ہین پس تم جو
کہتے ہو کہ لوگ مجکو اچھا جانتے ہین تو معلوم ہوا کہ تم امر معروف و نہی منکر نہ کرتے ہوگے پس ابو مسلم نے
اقرار کیا اپنے قصور کا کہ توریت سچ کہتی ہی مین قاصر ہون اسمین اور واقع مین مین اچھا نہین اگرچہ لوگ
مجھی اچھا جانین اور حاصل یہہ کہ امر معروف و نہی منکر واجب ہی باوجود قدرت رکہنے کے اسپر اور
ادنی درجہ اسکا یہہ ہی کہ انکار کرے دل سے اور اگر ایک شخص قوم مین سے اسکو اختیار کرے تو سب سے
ساقط ہوجاتا ہی **فصل دوسری** بیچ شرائط محتسب کے یعنے امر معروف و نہی منکر کرنیوالے کے
جملہ شرائط محتسب کے سے یہہ ہی کہ وہ مکلف ہو یعنے عاقل اور بالغ ہو پس احتساب دیوانہ پر اور لڑکے پر
واجب نہین دیوانہ تو ظاہر ہی کہ وہ صلاحیت اسکی نہین رکہتا اور لڑکا وہ بہی جو نکہ مکلف احکام شرعیہ کا

نہین ہی اسپر ہی واجب نہین لیکن جائز ہی اسلیے کہ فعل کے ممکن ہونیکے لیے نری عقل و تمیز
کافی ہی پس لڑکے مراہق کو کہ نزدیک بالغ ہونیکے پہنچا ہو پہنچتا ہی کہ انکار منکر کا کرے اور شراب کو
اوندہا دے اور باجون کو اور کہیل کی چیزونکو توڑ ڈالے اور کسیکو نہین پہنچتا ہی کہ اوسکو منع کرے
اسلیے کہ وہ اہل ثواب و عبادت کا ہی اگرچہ اہل ولایت نہین ہی اور احتساب ایک قسم ہی عبادتون مین سے
اور اسیلیے غلامون کے لیے اور عوام رعیت کے لیے ثابت ہی اگرچہ انمین معنے ولایت کے نہین ہین
لیکن نرا ایمان کافی ہی بیچ ثبوت مثل اس ولایت کے مانند قتل کرنے مشرک اور باطل کرنے اسباب
اور چہین لینے ہتیارون اوسکے اسلیے کہ لڑکا اور بالغ برابر ہین انمین اور منع کرنا فسق سے بیچ حکم منع
کرنیکے کفر سے ہی اور جملہ شرائط محتسب کے سے ایمان ہی اسلیے کہ احتساب نصرت اور مدد کرنی دین کی ہی اور
جو کہ دشمن دین کا ہو اہل نصرت اور مدد کرنی دین کا کیونکر ہوگا پس کافر اہل احتساب کے نہین ہوگا لیکن
فاسق کو پہنچتا ہی کہ امر معروف اور نہی منکر کرے اسلیے کہ یہ فی نفسہ ایک عبادت ہے خواہ آپ بموجب
اسکے عمل کرے یا نکرے اور عمل کرنا اسپر ایک عبادت دوسری ہی حدیث مین آیا ہی کہ صحابہ نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم امر نکرین ساتہہ معروف کے یہان تک کہ عمل نکرین ہم
اوسپر اور منع نکرین ہم منکر سے جب تک کہ پرہیز نکرین ہم اوس سے فرمایا کہ امر کرو ساتہہ معروف کے اگرچہ
سب اچہی باتین نکرو اور منع کرو یعنے بری باتون سے اگرچہ سب سے پرہیز نکرو و لیکن احتساب کتنی طرح پر ہی
کبہی ساتہہ وعظ و نصیحت کے ہی اور کبہی ساتہہ قہر و مارنے کے جیسیکہ آگے معلوم ہوگا اور فاسق کو نہین
پہنچتا ہی کہ وعظ و نصیحت کرے اوس جگہہ مین کہ فسق اوسکا معلوم ہو نہ اس سبب سے کہ حرام ہی بلکہ اس سبب سے
کہ یہ نفع نہین رکہتا اور فائدہ اسپر مترتب نہوگا و لیکن قہر و زجر مانند اوندہا دینے شراب کے اور توڑ ڈالنے
کہیل کی چیزونکے اور مانند اسکے واجب ہی اور بعضون نے شرط کی ہی عدالت یعنی نیکوکاری احتساب
مین اور دلیل پکڑتے ہین ساتہہ دلیلون نقلی اور عقلی کے نقل تو یہ آیت اللہ تعالی کی ہی أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ
بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ اور دلیل انکی یہ آیت ہی لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ اور حدیث مین ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات گذرا مین ایک قوم پر کہ دہانے اونکے آگ کی مقراضون سے
کاٹتے ہین فرشتے کہا مین نے کہ کون ہو تم انہی جماعت مردونکی کہا کہ ہم وہ جماعت ہین کہ لوگونکو امر معروف
اور نہی منکر کرتے تہے اور آپ نہ کرتے تہے اور یہ بہی حدیث مین ہی کہ حقتعالی نے وحی بہیجی حضرت عیسے
علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کو کہ ای بیٹے مریم کے اول اپنے تئین نصیحت کر جب آپ نصیحت قبول کر چکا
ہووے تو بعد اسکے لوگونکو کر ورنہ شرم رکہہ مجہسے اور جواب ان دلیلونکا یہ ہی یہ انکار ہی بسبب ترک کرنے

عمل کے نہ بسبب حکم کرنے اسکے پس حاصل یہہ ہی کہ جیسیکہ لوگونکو حکم کرو آپ بہی کرو نہ یہہ کہ اگر آپ
نکرو تو اورونکو بہی نکہو اسلیے کہ شک نہین ہی کہ امر کرنا غیر کو دلالت کرتا ہی اوپر قوت علم کے
اور مواخذہ عالم پر سخت تر ہی اسلیے کہ ملامت آنکہون والے پر کہ کنوئین مین گر پڑے زیادہ
ہوتی ہی بہ نسبت اندہے کے اگر اوسکے اختیار مین ہو رہی حدیث عیسی علی نبینا و علیہ السلام کی پس
اسمین منع ہی نصیحت کرنے غیر کے سے بغیر نصیحت قبول کرنے اپنے کے پس معلوم ہوا کہ یہہ خوب
نہین ہی اور یہہ بہی ہی کہ اوسمین کہا کہ شرم رکہہ اور اسے لازم نہین آتا کہ حرام ہو بلکہ مناسب و خوب
نہین ہی اور اسمین شک نہین کہ ترک کرنا عمل کا اور حکم کرنا ساتہ اوسکے ہرچند کہ عبادت ہی لیکن
چونکہ متضمن ترک کرنے ایک عبادت دوسری کا ہی خالی قباحت سے نہین بموجب عرف کے
اور عقلی دلیلون مین سے ایک تو یہہ دلیل ہی کہ ہدایت غیر کی شاخ ہی آپ ہدایت قبول کرنیکی اور
اسیطرح سیدہا اور درست کرنا غیر کا شاخ ہی استقامت اور صلاحیت نفس اپنی کی اور جو کہ آپ صالح نہین ہی
وہ دوسریکو کیونکر صالح کریگا اور سیدہا ہونا سایہ کا باوجود کجی لکڑی کے محال ہی یعنی ٹیڑہی لکڑی کا
سایہ سیدہا کیونکر ہوگا اور یہہ دلیل وہمون قوت خیالیہ سے ہی نہ دلیلون عقلیہ سے اور قیاس معقول کا
ساتہ محسوس کے ہی اور جملہ دلیلون عقلیہ سے یہہ ہی کہ اگر امر کرنا غیر کا ساتہ ترک کرنے عمل کے جائز
نہین ہم بملاحظہ اسکے کہ وہ فی نفسہ ایک عبادت ہی اور عمل عبادت دوسری پس جائز ہو جیسیکہ اگر کوئی
کہے کہ مین وضو کرتا ہون اور سحر کہاتا ہون ہرچند کہ نماز نپڑہون اور روزہ نرکہون اسلیے کہ وضو
کرنا اور سحر کہانا فی نفسہ ایک عبادت ہی اور نماز و روزہ عبادت دوسری حال آنکہ یہہ بات نامشروع
و نامقبول ہی اور یہہ دلیل بہی فاسد ہی اسلیے کہ وضو اور سحری کہانی بغیر قصد نماز و روزہ کے عبادت
نہین ہی اور غرض وضو سے نماز ہی اور سحر کہانے سے روزہ پس بغیر اسکے مقبول نہین ای پر امر کرنا
غیر کو مقصود اوسے عمل نفس اپنی کا نہین ہی تا بغیر اسکے درست نہو اور جملہ دلیلون سے یہہ ہی کہ اگر
ایکمرد ایک عورت سے زنا از راہ جبر کے کرے اور عورت اپنے اعضا کو کہلا رکہے اور مرد اوس
حال مین اوسپر احتساب کرے اور کہے کہ اپنے اعضا کو ڈہانک لے کہ کہولنا ستر کا نامحرم کے
آگے حرام ہی شک نہین ہی کہ یہہ احتساب مضحکہ ہوگا اور جواب اس دلیل کا یہہ ہی کہ برائی اس احتساب کی
اس جہت سے نہین ہی کہ وہ منع کرتا ہی فعل حرام سے بلکہ یہہ امر بذاتہ مستحسن ہے اسلیے کہ ڈہانکنا
ستر کا واجب ہی اور واجب بسبب ارتکاب حرام دوسرے کے حرام نہین ہوتا لیکن برائی اور قباحت اسکی اس
جہت سے ہی کہ مرد نے اس حالت مین ترک ضروری چیز کا کیا اور مشغول ہوا اوس چیز مین کہ ضروری نہین ہی

اور یہہ موجب نفرت طبیعت اور انکار عقل کا ہی مانند نفرت طبیعت کے اوس کسی سے کہ ہمیشہ زنا کرے
لیکن کہانے غصب کے سے پرہیز کرے اور گواہی جہوٹ دے اور غیبت سے باز رہے پس نہین کہتی ہین
ہم کہ پرہیز کرنا اوسکا طعام غصب کے سے اور باز رہنا اسکا غیبت سے نامشروع ہی بلکہ کہتی ہین ہم کہ
عذاب و مواخذہ اوس کسی پر کہ طعام حرام ہی کہاوے اور زنا بہی کرے زیادہ ہوتا ہی اوس کسی سے
کہ ایک چیز کرے اون دو چیزونمین سے ایسی ہی ثواب اوس کسیکا کہ دوسرےکو حکم کرتا ہی اور آپ ہی
عمل کرتا ہی زیادہ ہی اوس کسیکے ثواب سے کہ ایک ہی چیز کرے فقط اور جملہ دلیلون عقل سے
یہہ ہی کہ اس تقدیر پر احتساب کافر کا ہی مسلمان پر جائز ہوا اسلیے کہ کہنا کافر کا مسلمان کو کہ زنامت کر
فی نفسہ حق ہی اور کرنا اسکا کفر کو منافی اسکے نہین ہی حالانکہ کہا ہی علمانے کہ احتساب کافر کا مسلمان پر
جائز نہین اور جواب اس دلیل کا یہہ ہی کہ منع کرنا احتساب کافر کا مسلمان پر اس جہت سے نہین ہی کہ کلام
اسکا فی حد ذاتہ حق نہین ہی بلکہ اس سبب سے ہی کہ احتساب متضمن ایک طرحکی حکومت اور تحکم کو ہی اور
کافر کو مسلمان پر حکومت ہی نہین وَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا لیکن فاسق
اور نہین مقرر کی اللہ نے واسطے کافرون کے مومنون پر راہ
چونکہ مسلمان ہی مستحق حکومت کا ہی فی الجملہ پس نہین کہتے ہم کہ کافر ماخوذ اور عذاب دیا جاویگا
آخرت مین بسبب کہنے اپنے کے مسلمانکو کہ زنامت کر اس حیثیت سے کہ وہ نہی ہی زنا سے
اور جملہ شرائط احتساب سے یہہ ہی کہ قادر ہو محتسب احتساب پر اور احتساب عاجز کا دل سے ہی کہ دل سے برا جانے اسلیے کہ
جو خدا کو دوست رکہیگا اوسکی نافرمانی کو بالضرور برا جانیگا اور اوس سے نیچے اور مرتبہ نہین ف یعنے ادنی
درجہ اسمین یہہ ہی کہ دل سے تو برا جانے اور یہہ بہی نہو تو بڑا ہی نقصان ہی چنانچہ ایک روایت مین
آیا ہی کہ جو کوئی جہاد کرے بددینون سے ساتہہ ہاتہہ اپنے کے پس وہ مومن ہی اور جو کوئی
جہاد کرے اونسے ساتہہ زبان اپنی کے پس وہ مومن ہی اور جو کوئی جہاد کرے اونسے
ساتہہ دل اپنے کے پس وہ مومن ہی اور نہین ہی سوا اسکے ایمان سے دانہ رائی کا یعنے
رائی کے دانہ برابر بہی وہ ایمان نہین رکہتا انتہے یہہ ٹکڑا ہی حدیث کا کہ مشکوۃ مین ہی
اور اوسکے جملہ اخیر پر سید جمال الدین نے لکہا ہی کہ یہہ اسلیے ہی کہ جسنے دلسی بہی برا
نہ جانا تو وہ راضی ہوا خلاف شرع پر پس ہوگا یہہ کفر اور منع کرنا گناہ کا بسبب غیرت
محتسب کے ہی یعنے جسکو غیرت اور حمیت دین کی ہوگی وہی منع کریگا اور فاسق و بے حیا کو
کیا پروا ہی اسکی اور جو بیچارہ کہ قدرت نرکہے منع کی اوسکو سوا صبر کے کچہہ چارہ نہین کیا کرے
سے روز و شب باخلق خدا عربدہ نتوانکرد ہہ جانا چاہیے کہ مراد عجز سے ہی عجز ظاہری نہیں ہی

بلکہ خوف پہنچنے فتنہ کا بلکہ نہ نفع دینا امر و نہی کا ہی یہ معنی عجز کے ہین پس یہان کتنی ہی احتمال ہونگے
اول یہہ کہ جانے کہ بات میری نفع کریگی اور خوف کسی آفت کا بہی نہین ہی پس اس صورت مین
تو احتساب واجب ہی اسلیے کہ یہان پوری قدرت حاصل ہی اور دوسرے یہہ کہ جانے کہ نفع نہین
کریگی بات میری اور خوف ضرر کا بہی ہو اس صورت مین واجب نہین ہی احتساب ہرگز بلکہ حرام ہوتا ہی
بعضی جگہہ ولیکن چاہیے کہ اوس جگہہ حاضر نہو مگر کہ حاجت ضروری رکہتا ہو یا زور لیجاوین اور جلاوطن
ہونا لازم نہین ہی مگر یہہ کہ جبر کرین گناہ پر اور مجال بہاگنی کی ممکن ہو اور تیسرے یہہ کہ نفع احتساب نکرے
لیکن خوف ضرر کا بہی نہو پس اس صورت مین بہی واجب نہین ہے اسلیے کہ غرض احتساب سے دفع کرنا
گناہ کا ہی سو وہ ہوئیگا نہین لیکن اگر واسطے اظہار شعار اسلام کے کرے تو مستحب ہی چوتہے یہہ کہ نفع کرے
لیکن ضرر لاحق ہو جیسیکہ شیشہ شراب کا یا مزامیر کو توڑ ڈالے ولیکن جانتا ہی کہ سر میرا توڑ ڈالینگے پس احتساب
اس صورت مین بہی واجب نہین ہی لیکن حرام بہی نہین ہی بلکہ کمال دین اور تقوی کا یہہ ہی کہ اسقدر ضرر
خدا تعالی کی راہ مین اوٹہاوے اور حدیث مین کلمہ الحق کہنے کی آگے بادشاہ ظالم کے فضیلت بہت واقع
ہوئی ہی ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ بعضے حاکمون سے ایک بات سُنی مینے چاہا مینے
کہ انکار کرون مین اور جانتا تہا مین کہ مجکو مار ڈالیگا پس مارے جانا مانع نہ تہا اوسکی نصیحت کو ولیکن دیکہا
مینے کہ نفس میرا اوس کہنے مین عجب پیدا کریگا پس ڈرا مین کہ مبادا بغیر اخلاص کے مارا جاؤن لیکن
اگر کوئی ظالم تلوار ہاتہہ مین لیے ہوئی بیٹہا ہو اوسکے ہاتہہ مین پیالہ شراب کا ہو اور محتسب جانے کہ بمجرد
کہنے کے قتل کر ڈالیگا تو احتساب یہان کوئی وجہ نہین رکہتا بلکہ حرام ہی بایہہ کہ منع کرنا ایک کا گناہ سے
سبب گناہ کرنے دوسرے شخص کا ہوگا تو یہان بہی احتساب نکرے اسلیے کہ غرض احتساب سے منع
کرنا گناہ خاص زید و عمرو کا نہین ہی بلکہ غرض باطل کرنا اصل گناہ کا ہی اور جب یہہ حاصل نہو تو احتساب
کرنا بیفائدہ ہوگا اور رعایت کرنی مراتب منکرات کی لازم ہی کہ دیکہے کہ جس منکر کو تغیر کرتا ہی مرتبہ
اسکا اس منکر سے کہ بسبب احتساب کے پیدا ہوتی ہی کیسا ہی یعنے جسکو کہ تغیر کرتا ہی اگر مرتبہ اسکا کم ہی
اوسسے یا برابر ہی تو احتساب نکرے اور اگر زیادہ ہی وہ بہ نسبت اسکے تو کرے اور گمان اس بابمین
حکم یقین مین ہی پس اگر گمان غالب پہنچنے ضرر کا ہو تو حکم یقین مین ہی اور بیچ صورت شک اور وہم کے
اختلاف ہی اور معتبر خوف مین سلامتی طبع اور اعتدال خلقت ہی یعنی بیچ مقدمہ امر معروف اور نہی
منکر کے خوف اسکا معتبر ہی کہ معتدل المزاج اور معتدل الخلقت ہو اسلیے کہ بزدل آدمی تہوڑی سی
چیز سے ڈر جاتا ہی اور متہور امور شاقہ پر جرأت کرتا ہی پس معتبر شجاعت ہوگی کہ مرتبہ توسط کا ہی

پس مرد شجاع کو خوف ہو تو اوسکا اعتبار ہی اور نہین تو نہین اور یہی معتبر ہی کشتی کے سوار ہونے مین یعنے
بعضے تو نہایت ڈرتے ہین کشتی کے سوار ہونے سے اور بعضی کچھ ڈر نہین رکھتے اگر ہوا مخالف ہی ہو تو کشتی
مین جا بیٹھتے ہین پس اسمین بہی اعتبار ستوسطونکا ہی کہ جو ہوا موافق مین نہین ڈرتے پس اگر حج اسلام کے جانیز
ایسے لوگ ڈرین ڈوب جانے سے اور گمان غالب ہو انکو ڈوب جائیکا تو انکا اعتبار ہی اور یہ معذور ہونگی
نہ وہ لیکن بعضون نے کہا ہی کہ جب غالب ہو بزدلی تو بہتر نہین ہی اسکو سوار ہونا کشتی پر واسطے حج اسلام کے
اور مختار اول ہی ہی اسلیے کہ دفع ہونا بزدلی کا ساتھہ عادت ڈالنی اور تجربہ کے ممکن ہی واللہ اعلم جاننا چاہیے
کہ بیچ ضرر اور مکروہ کے کہ متوقع ہی پہنچنا اوسکا احتساب مین احوال مختلف ہی بعضونکو بات سخت مکروہ معلوم ہوتی ہی
اور بعضونکو مارنا اور گالی دینا علی ہذا القیاس اور چیزین بنابر اختلاف وضعون اور عادتون کے اور تفاوت
حال ہر ایک کے بیچ عزت و حرمت کی اور تفصیل بیان کرنی اسکی مشکل ہی ولیکن نہایت اسکی یہی قاعدہ کلیہ کا
یہہ ہی کہ کہا ہی علما نے کہ مکروہ نقیض مطلوب کی ہی یعنے ایک تو ایسی چیزین ہین کہ جنکی خواہش رکھتا ہی آدمی
اور انکے مقابلہ مین مکروہ ہی کہ اوسکو برا جانتا ہی اور مطالب خلق کے دنیا مین چار چیزین ہین ایک علم اور
وہ متعلق ہی ساتھہ روح کے اور دوسرے صحت اور وہ متعلق ہی ساتھہ بدن کے اور تیسرے ثروت
اور وہ متعلق ساتھہ مال کے ہی اور چوتھے جاہ اور وہ متعلق ہی ساتھہ لوگون کے دلون کے اور معنی جاہ
کے ہین مالک ہونا لوگونکے دلون کا جیسیکہ معنی ثروت کے مالک ہونا درہمونکا ہی اور جیسیکہ مالک ہونا
درہمون کا وسیلہ حاصل ہونے مطالب کا ہی ایسی ہی مالک ہونا دلون کا واسطے ہی حاصل ہونے مقاصد کا
اور تحقیق جاہ کے معنون کے اور سبب میل طبیعت کا طرف اسکے ایک تفصیل رکہتا ہی اور حاصل یہ کہ مطلوب
دنیاوی خالی ان چار چیزونسے نہین ہی اور طلب کرنا انکا یا تو اپنے لیے ہی یا واسطے اقربا اور دوستون کے
اور جب مطلوب یہہ ہوے تو مکروہ نہونا انکا ہو گا اور نہ ہونا انکا یا تو ساتھہ جاتے رہنے انکے ہو بعد حاصل ہونیکے
یا ساتھہ ممکن ہونے حصول اور انتظار اسکے کے زمانہ آیندہ مین اور جائز نہین ہی ترک کرنا احتساب کا اس قسم اخیر
مین مگر وقت حاجت اور ضرورت کے ترک کرنا جائز ہی **ف** حاصل حضرت شیخ کے کلام کا یہ کہ پہلی قسم
تو یہہ ہوئی کہ مکروہ یہہ ہی کہ وہ چیزین حاصل ہین اور جانتا ہی کہ اگر احتساب کرونگا تو وہ چیزین جاتی رہینگی
پس اس صورت مین ترک کرنا احتساب کا جائز ہی اور قسم اخیر یہہ ہوئی کہ وہ چیزین ابہی نہین لیکن ممکن
اور متوقع ہی حاصل ہونا انکا اس صورتمین ترک کرنا احتساب کا وقت ضرورت کے جائز ہی بیان مفصل
اسکا یہہ کہ اگر نہ جانتا ہو ضروریات دین کو اور سوا ایک تعلیم کرنیوالیکے شہر مین کوئی اور ہو نہین یا ہو لیکن
سب مطیع اور تابع اوسکے ہون اور ظن غالب سے معلوم اسکو ہو کہ اگر احتساب کرونگا تو راہ حاصل کرنے

علم کے بند ہو جائیگی اگر اس صورتمین احتساب ترک کرے تو جائز ہی اور بغیر ضرورت کے جائز نہین اور
اگر بیمار ہو اور معالجہ مین انتظار صحت کا ہو اور جانتا ہی کہ اسکی تاخیر مین ضرر شدید ہوگا اور کوئی طبیب بہتر
اوسکے ہی نہین اگر اس صورتمین بری بات سے منع نکرے تو جائز ہی اور اگر ایک شخص ہو عاجز
کسب اور سوال سے اور توکل مین یقین قوی ہووے نہین اور سوائے ایک شخص کے کوئی ہی نہیز
کہ اسکو کچھ دیوے اور جانتا ہی کہ اگر احتساب اسکو کرونگا تو راہ رزق کی بند ہو جاویگی اور مارے
بہوک کے ہلاک ہو جاونگا اور یا رزق حرام مین پڑونگا تو اسمین بہی اگر بری بات سے منع نکرے
تو جائز ہی اور اگر لوگ شریر درپے اسکے ایذا کے ہون اور اسکے دفع کرنیکی کوئی راہ ہو نہین سوا اسکے کہ آگے
سلطان یا حاکم کے جاہ رکہتا ہو اور حاکم ایسا ہو کہ شراب پیتا ہی اور حریر پہنتا ہی پس ان سب صورتونمیز
ظن غالب کہ قریب یقین کے ہو حاصل ہو تو شاید کہ ترک کرنے احتساب کی اجازت ہو
لیکن چاہیے کہ اپنی دلکو مفتی ٹہراوے اور دونو ضررونمین سے ایک ضرر کو دوسرے کے ساتہہ وزن کرے
اور ایک ضرر تو ہی ان چیزونکے ہونے کا اور ایک ضرر ہی ترک کرنے احتساب کا ان دونونکو
وزن کرے جونسا غالب ہو اوسکی رعایت کرے اور مد نظر اسکو رکہے اور دین کو بہانہ حاصل
کرنے دنیا کا نکرے کہ حقتعالے کو نظر نیت پر ہی اگرچہ نظر لوگون کی ظاہر پر ہی اور اگر سکوت کرنا اسکا
بسبب دین کے ہو اسکو مدارات کہین گے اور اگر بسبب نفس کے ہو اسکو مداہنت کہین گے واللہ
الموفق ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا اور قسم سلب کہ اسمین فوت ہونا مطلوب کا
حاصل ہی اور سکوت احتساب سے اسمین جائز ہی بسبب غیر علم کے ہوگا اسلیے کہ کسیکو قدرت نہین ہی
علم کے کہو دینے کی کسی سے بخلاف کہو دینے صحت اور ثروت اور جاہ کے کہ انکو کہو دے سکتین ہین
اور یہہ بہی ایک سبب ہی سیون بزرگی علم کا اسلیے کہ باقی اور دائم ہی دین و دنیا مین جیساکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
فرمایا شعر فَاِنَّ الْمَالَ یَفْنیٰ مِنْ قَرِیْبٍ + وَاِنَّ الْعِلْمَ مُلْکٌ لَا یَزَالُ اور فوت ہونا صحت کا بسبب
ضرب دکہہ دینے والی کے ہی اور فوت ہونا ثروت کا بسبب لوٹ لینے گہربار کے اور چہین لینے کپڑونکی ہی اور
اس صورتمین واجب نہین ہی احتساب لیکن استحباب سے خالی نہین اور احتساب ان جگہونمین نشانی کمال دین
اور نہایت یقین کی ہی اور فوت ہونا جاہ کا بسبب ضرب کے ہی اگرچہ دکہہ دینے والی نہو بلکہ بسبب
گالی دینے کے اور پہینکدینے پگڑی اور مانند انکیکے بہی ہو سکتا ہی اور یہان بہی سکوت کرنیکی اجازت ہی
اسلیے کہ محافظت کرنی مروت و آبرو کی بہی حکم کی گئی ہی شرع مین لیکن زیادہ جاہ اور بلندی
مرتبہ کی محافظت کرنی محض ایذا اور نقصان نہی مثلا ایک شخص ہو کہ ہرگز بغیر سوار ہونیکے گہوڑے پر

اور بغیر پہنے لباس تکلف کے بازار مین نہین نکلا ہی اور احتساب مین خوف بیادہ پا کرنے اور پہنانے
لباس غیر معمول کا ہو تو یہ عذر نہین ہی بیچ ترک کرنے امر معروف اور نہی منکر کے کہ یہ فضولیات ہین
اور اسیطرح خوف غیبت اور اہانت کرنیکا زبان سے ساتھ جاہل اور احمق کہنے کے اور نسبت
کرنیکے ساتھ ریا اور نفاق کے عذر نہین ہی اسلیے کہ اگر ایسے امور کا اعتبار ہو تو اصل واجب سے
احتساب ہی کی جاتی رہے اور خالی ہونا احتساب کا ایسے امور سے ممکن نہین ہی کہ اللہ تعالے
فرماتا ہی وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ اور اگر منع غیبت سے کرے اور جانتا ہی کہ وہ اورون کی
غیبت چھوڑینگے نہین اور اسکے ہی غیبت کرینگے تو منع نکرے اسلیے کہ اسمین زیادہ گناہ ہوگا لیکن اگر جانے
کہ اسکی ہی غیبت کرین گے اور لوگ کی غیبت سے باز آوینگے تو منع کرے کہ اسمین شیوہ ایثار کا ہی
یہ تمام بیان تہا بیچ خوف کرنیکے اپنی نفس کے مکروہات سے اور جہان کہ خوف ہو پہنچنے مکروہ کا اپنے اقربا
اور دوستونکو اسمین بہی اجازت ہی ترک کرنے احتساب کی بلکہ اولی ہی اسلیے کہ حفاظت لوگون کی
پہنچنے مکروہ کے سے مقدم ہی اپنے نفس کی حفاظت سے جانا چاہیے کہ بعضون نے احتساب مین
اذن امام کو بہی شرط گردانا ہی اور ہر کسیکے لیے عوام الناس مین سے ثابت نہین رکہا ہی ولیکن صحیح
یہہ ہی کہ اذن امام کا شرط نہین ہی اسمین اسلیے کہ آیتین اور حدیثین دلالت رکہتی ہین علی العموم پر
اور خاص کرنا ساتہ شرط اذن امام کے مکابرہ ہی اور یہہ بات اصل کچہہ نہین رکہتی آور اگر کہین کہ احتساب
ایک قسم ہی حکومت کی اور اسلیے کافر کو نہین پہنچتا کہ احتساب کرے مسلمانون پر اسکا جواب یہہ کہین گے ہم
کہ اسقدر حکومت ثابت ہی ہر ایک کے لیے بسبب دین و معرفت کے اور احتساب معلوم کروانا دین کا اور سکہانا
احکام شرعی کا ہی اور معلوم کروانا اور سکہانا دین و احکام شرعی کا کیونکر موقوف ہو اذن امام پر اور تحقیق
یہہ ہی کہ احتساب کے لیے کئی مرتبے ہین اول تعریف یعنی معلوم کروا دینا آور دوسرے وعظ یعنی نصیحت
کرنی اور تیسرے سب و تعنیف یعنی برا اور سخت کہنا جیسیکہ کہے ای جاہل ای احمق اور مانند اسکیے اور چوتہے
منع کرنا زبردستی مانند توڑ دالنے کہیل کی چیز ونکے اور اوندہا دینے شراب کے اور چہین لینے کپڑے غصب کے
اور پانچوین ڈرانا اور تہدید کرنا ساتہ ضرب و عذاب کے آور جو احتساب کہ موقوف ہی اوپر اذن امام کے یہہ مرتبہ
پانچوان ہی اسلیے کہ اسمین احتیاج ہی مددگارونکی اور لڑنے مارنیکی آئی پر تعریف و وعظ تو خود ظاہر ہین کہ موقوف ہونا انکا اوپر
اذن امام کے کچہہ معنی نہین رکہتا آور جاہل کہنا اور احمق کہنا کلام سچا ہی اور سچ سب جگہہ مقبول ہی آئی بار خدایا مگر یہہ
کہ یہہ مراتب پہنچین مرتبہ پانچوین کو یعنی مثلا اول نصیحت کرتا تہا اور انجام کو نوبت تہدید کی پہنچی تو پہر اسمین بہی حاجت
اذن امام کی ہوگی واللہ اعلم آور حکایتین اگلے بزرگون کی بیچ احتساب امرا اور بادشاہونکے بہت ہین

پس موقوف ہونا اسکا اونکے اذن پر ہوگا **فصل تیسری بیچ** شرائط اوس چیز کے کہ اسمین احتساب جاری ہو
جملہ شرائط اوسکے سے یہ ہی کہ وہ چیز منکر ہو اور مراد منکر سے ہی منع کی گئی شرع مین حاصل یہ کہ منکر
عام تر ہی معصیت سے اور احتساب مخصوص نہین ہی ساتھ معصیت کے پس جو کوئی دیکھے لڑکے یا دیوانہ کو
شراب پیتے تو اوسپر واجب ہی کہ شراب کو پہینکدے اور اوسکو منع کرے اور اسیطرح اگر دیکھے
کہ دیوانہ چارپایہ سے یا دیوانہ سے جماع کرتا ہی تو واجب ہی منع کرنا اوسکا حال آنکہ یہہ چیزین معصیت
نہین ہین دیوانہ اور لڑکیکے حق مین اور یہہ بہی ہی کہ احتساب منحصر نہین ہی کبیرہ گناہو نمین بلکہ صغیرہ مین بہی
جاری ہوتا ہی اور جملہ شرائط اوس چیز کے سے یہہ ہی کہ وہ چیز موجود ہو فی الحال پس اس گناہ مین
کہ گذر گیا احتساب نہین ہی ہر ایک کے لیے عوام الناس مین سے بلکہ وہ موقوف ہی حاکم پر اور
احتساب نہین ہی اوس چیز مین کہ احتمال رکہتی ہو واقع ہونیکا شاید کہ وہ واقع نہو اور اسیطرح اگر مجلس دیکھے
آراستہ اور قیاس و قرینہ سے معلوم کرے کہ یہان شراب ہی آویگی اگر وعظ و نصیحت کرے تو جائز ہی
یعنی واجب نہین اور اگر مجلس کے لوگ منکر ہون تو نصیحت بہی نکرے کہ اسمین بدگمانی ہی اور اگر قرینہ
نہایت ظاہر و قوی ہو بموجب عادت قدیمی کے مانند منتظر بیٹہنے کے اوپر دروازہ حمام عورتونکے تو جائز ہی
کہ منع کرے ہرچند کہ احتمال ہی کہ کسی اور غرض کے لیے بیٹہے ہون لیکن احتمال قوی یہہ ہی کہ اونکے گہورنے
اور لگاوٹ کرنیکے لیے بیٹہے ہین اور شاید کہ یہہ ساتھ تفاوت احوال اشخاص کے معلوم ہو یعنی مثلاً ایک
شخص زناکار وہان بیٹہا ہی تو قرینہ قوی برائی کا ہوگا اور اگر کوئی متقی بیٹہا ہوگا تو احتمال قوی اسکا ہوگا
کہ کسی اور کام کے لیے بیٹہا ہو اور ایسا ہی حکم ہی بوڑہے اور جوان کا اور ظن غالب اسمین بمنزلہ یقین کے ہی
اور جملہ شرائط اوس چیز کے سے یہہ ہی کہ منکر ظاہر ہو محتسب پر اور تجسس حرام ہی اور حکایتین اگلے
بزرگون کے اس مقدمہ مین بیچ حقوق مسلمانون کے لکہی گئین اب کلام اسمین ہی کہ ظاہر ہونیکی اور
پوشیدہ ہونیکی کیا حد ہی لکہا ہی علمانے کہ جو کوئی اپنے گہر کے اندر گناہ کرے اور دروازہ گہر کا بند کرلے
تو روا نہین ہی کہ اوسکے گہر کے اندر آوین مگر کہ گہر کے باہر نشانیان گناہ کی ظاہر ہون مانند آواز مزامیر کے
اور آواز مستونکے کہ وہ آواز ایسی ہو کہ لوگ کوچہ کے سب سُنین تو اس صورت مین احتساب واجب ہی اور اگر
ایک دیوار کے پیچہے سے بو شراب کی آتی ہو اگر قرینہ سے معلوم کرے کہ ان شرابونکی بو ہی کہ خرید کر اچہی طرح
رکہی گئی ہین قصد انکے اونڈہانیکا نکرے اور اگر جانے کہ یہہ بو شراب کے پینے کے سبب سے ہی اسمین
اختلاف ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ جائز ہو احتساب اسمین اور کسی شخص کو دیکہے کہ شیشہ بغل کے نیچے یا دامن کے نیچے
چہپائے لیے جاتا ہی ہرچند کہ وہ فاسق ہو جائز نہین کہولنا اوسکا یہان تک کہ ظاہر ہو ساتھ علامت کے

اور بسبب نرے فسق اوسکے دلیل نہین پکڑنی چاہیے اسپر کہ شراب ہی ہی اسلیے کہ فاسق بہی احتیاج رکہتا ہی
سرکہ وغیرہ کی شاید وہی لیے جاتا ہو اور چہپا کر لیجانے سے یہہ قیاس نکرنا چاہیے کہ شراب ہی ہی اسلیے
کہ چہپانیکے سبب بہت سے باعث ہوتے ہین اور اگر اوسکی بو پہیلی ہوئی ہو تو جائز ہی کہولنا اوسکا اور اسیطرح
مزامیر اگر کپڑیکے نیچے ہو اور شکل اوسکی معلوم ہوتی ہو تو اوسکو بہی کہولنا جائز ہی اسلیے کہ مقصود جاننا ہی
ساتہہ جس چیز سے کہ ہو اور یہہ جائز نہین ہی کہ طلب کہولنے کی کرے اور کہے کہ کہول کہ تیرے کپڑیکے
نیچے کیا ہی کہ یہہ تجسس ہی اور معنی تجسس کے طلب کرنا نشانی معرفت کا ہی اور اگر نشانی خود حاصل ہو
بغیر طلب اسکیکے تو وہ تجسس نہین ہی اور تجسس حرام و ممنوع ہی ساتہہ آیت قرآن کے وَلَا تَجَسَّسُوا
اور جملہ شرائط اس چیز کے سے یہہ ہی کہ منکر معلوم ہو بغیر اجتہاد کے یعنے اتفاق ہوا ہو سبکا اوسکی برائی پر
اور جسمین اختلاف ہو اوسمین احتساب نہین ہی پس حنفی کو نہین پہنچتا ہی کہ شافعی پر احتساب کرے بیچ کہانے
بجو گوہ اور چرغ کے اور مانند انکیکے اون چیزون سے کہ انکے مذہب مین حلال ہین اور نہ شافعی کو
پہنچتا ہی کہ حنفی پر اعتراض کرے اون چیزون مین کہ ہمارے مذہب مین جائز ہین مانند پینے نبیذ کے کہ جو نشا
نکرے اور مانند شفعہ ہمسایہ کے اور مانند انکیکے لیکن حنفی یا شافعی اگر خلاف اپنے مذہب کے کرے تو آیا
ہر ایک کو پہنچتا ہی کہ دوسرے پر احتساب کرے یا نہین مختار یہہ ہی کہ پہنچتا ہی اسلیے کہ یہہ اپنے اعتقاد مین
خطا پر ہی پس محتسب کو پہنچتا ہی کہ اسکو مذہب اوسکا لازم کروادے کہ باوجود اعتقاد حرمت کے جرأت
کیونکی تونے اسپر اس تقدیر پر اگر ایک مرد بڑا ہوا ہو اور اوسکی بیوی ہو کہ اوسکے باپ نے عقد کیا ہو یعنی لڑکپنے مین
اور اوسکو بسبب بچپن کے معلوم نہوا ہو اور وہ اوس عورت سے بقصد زنا کے جماع کرے یعنے
لڑکپنے مین باعتقاد اسکے کہ وہ اجنبیہ ہی تو محتسب کو پہنچتا ہی کہ اوسکو منع کرے اسلیے کہ وہ اپنے
اعتقاد مین گنہگار ہی جماع کرنے مین اور اگر بلحاظ اس بات کے کہ محتسب کے اعتقاد مین حق ہی احتساب
نکرے تو بہی جائز ہی اور ایک جماعت علما کی اسپر ہی کہ احتساب مختلف فیہ مین ہرگز نہین اور یہہ
مسائل فقہیہ مین ہی اور اعتقاد کے مسائل مین مانند خطای معتزلہ اور رافضیون اور مانند انکیکے بیچ مسائل
اعتقادیہ اپنے کے پس احتساب اسمین واجب ہی ہرچند کہ اپنے گمان مین حق پر ہین لیکن چاہیے کہ بغیر
مدد حاکمون اور بادشاہون کے احتساب و اعتراض نکرے کہ وہ بہی شبہات اور دلیلین فاسدہ رکہتے ہین
ساتہہ انکے مقابلہ کرینگے اور نوبت نزاع و فتنہ کی پہنچیگی اور مقصود حاصل نہین ہوگا لیکن اگر حکم بادشاہ کا
ہوگا تو احتساب اونپر بغیر مناظرہ کے متصور ہی کہ حکم بادشاہ کا مقابلہ نہین کرسکینگے **فصل چوتہی** بیچ درجون احتساب
جاننا چاہیے کہ احتساب کے کئی درجے ہین اسلیے کہ مقصود اوسسے منع کرنا ہی ظاہر ہونے گناہ سے کہ باعث خلق کے غضب کا ہی پس اگر منع اسکا ساتہہ

وعظ و نصیحت کے ہو تو احتیاج نہین ہی جنگ و جدل کی * بیت * چو کاری بر آید بلطف و خوشی * چہ حاجت
بہ تندی و گردن کشی * درجۂ اول احتساب کا معرفت ہی یعنی جاننا معصیت کا اسلیے کہ اگر معلوم نہو گا
تو منع کرنا اسکا کیونکر ہو گا لیکن چاہیے کہ معلوم کرنا اسکا ساتھ تجسس کے نہو کہ تجسس حرام ہی پس
نہین چاہیے کہ لوگون کی گہر کی دیوار پر کان رکہے تا آواز باجیکی سُنے اور نہین چاہیے کہ اونکے کپڑے پر
ہاتھ پہنچاوے تا شکل مزامیر کی معلوم کرے اور نہ اونکے ہمسایون سے پوچہے اور اگر پہلے ہی بغیر تجسس کے دو گواہ
عادل یعنی نیک گواہی دین کہ فلانا اپنے گہر مین شراب پی رہا ہی تو جائز ہی کہ اونکے گہر مین جاوین اور شیشے
شراب کے توڑ ڈالین اور اگر ایک گواہ عادل یا دو غلام گواہی دین تو اوسمین اختلاف ہی اور مختار یہہ ہی
کہ قبول نکرین کہ معتبر نصاب قبول شہادت کی ہی نہ قبول روایت کی اسلیے کہ ڈہانکنا مسلمانونکے عیبونکا بہرحال
اولیٰ ہی کہتے ہین کہ نقش خصرت لقمان کی چہاپ کا یہہ تہا سَتْرُ مَا عَایَنْتَ اَحْسَنُ مِنْ اِذَاعَةِ
مَا ظَنَنْتَ یعنے چہپانا اوس عیب کا کہ دیکہے تو بہتر ہی اوسکے افشا کرنے سے جبتک کہ گمان کر تو اور درجہ
دوسرا احتساب کا تعریف ہی یعنی معلوم کروانا منکر کا اوسکو کہ جسپر احتساب کرتا ہی اسلیے کہ ہوسکتا ہی کہ گناہ کی جرأت
کی ہو بسبب جہل کے اور چاہیے کہ معلوم کروانے مین شیوہ حلم و خلق کا ملحوظ رکہے کہ مقصود اوس سے بہت
حاصل ہوتا ہی اور سختی اور زجر مین ایذا ہی اور ایذا دینی مسلمان کو بلا جہت حرام ہی علی الخصوص جبکہ نسبت
کسیکو طرف جہل و حمق کے خصوصًا امر دین مین تو ایسی ایذا پاتا ہی کہ زیادہ اوس سے متصور نہین چنانچہ اسلیے
جن لوگون پر کہ غصہ غالب ہی مناظرہ مین یعنی بحث علمی مین خصوصًا وقت ملزم ہونیکے نہایت غصہ مین
آجاتی ہین اور یہہ اسی سبب سے ہی کہ منسوب ہونے سے طرف جہل کے ایذا پاتے ہین اور شرمندہ ہوتے ہین
اور یہہ تمام ایذا پانی اس سبب سے ہی کہ جہل ایسا عیب ہی کہ دفع کرنا اسکی برائی کا ممکن ہی بسبب اچہی
طرح حاصل کرنے علم کے اور سرایت کرتا ہی بہت سے امور دینی اور دنیوی مین بخلاف عیوب ظاہر کے
مانند بدصورتی اور مانند اسکے اسلیے کہ اختیار مین نہین ہین اور ضرر انمین کمتر ہی اور ایک وجہ وجہون سرایت
علم کے سے یہہ بہی ہی کہ جس کسیکو طرف نقصان علم کے نسبت کرین اگرچہ وہ چیز حقیر ہو مانند علم شطرنج کے
مثلا ایذا پاتا ہی اور نسبت کرنے سے طرف علم کے خوش ہوتا ہی حاصل یہہ کہ آگاہ کرنا مسلمانونکی خطا پر
کہ دین مین ہو لازم گن اور اپنے کو اونکی ایذا سے نگاہ رکہہ اور یہہ حکم امور دین مین ہی اور غیر امور دین مین
کسی سے کچہہ مت کہہ اور روکر کسیکی بات کو کہ اکثر لوگ اس قبیلہ کے ہین کہ تجہی سے علم سیکہین اور
تیری ہی دشمن و مدعی ہون اور جو کوئی کہ علم کو غنیمت نہ گنے اوس سے علم کی بات نہ کہہ کہ اسمین
بی عزتی علم کی ہی آیا ہی حدیث شریف مین کہ طلب کرنا علم کا فرض ہی ہر مسلمان مرد اور عورت پر

اور رکھنے والا علم کا نزدیک غیر اہل اسکیکے مانند اس شخص کے ہی کہ جواہر اور موتی اور سونا سور کے
گلمین ڈالے انہنکتے اور اگر نظر غور ملاحظہ کرے تو تو کم پاویگا ایسے شخص کو کہ قابل نصیحت در صحبت
اور آدمی قابل کمی ہین مانند مثل انگمہ کے ہین بہ نسبت تمام اعضا کے خداوندا ہمکو ہمارے نفس کے
شر سے اور لوگونکے شر سے محفوظ رکھہ اور لوگونکو بھی ہمارے شر سے دور رکھہ اِنَّكَ اَنْتَ
الْعَفُوُّ الرَّحِيْمُ اور درجہ تیسرا احتساب کا نہی یعنی منع کرنا ہی ساتھہ وعظ و نصیحت کے اور ڈرانیکے
عذاب خدا سے اور یہہ طریق جاری ہی بیچ حق جاہل کے اور متجاہل کے یعنے جو کہ گناہ کو جانے اور
پھر اوسپر جرات کرے مانند ظالم اور شرابی اور غیبت گو اور زانی کے کہ سب قباحت ان امور کی جانتے ہین
اور پھر اوسپر اصرار کرتے ہین اور طریق انکے نصیحت کرنے اور ڈرانیکا یہہ ہی کہ احادیث اور اقوال صحابہ کے
کہ ان چیزون کے حق مین وارد ہوئے ہین ذکر کرین اور حکایتین اگلے بزرگون کی اور عادتین تقوی کی
بیان کرین تاکہ تاثیر کرین انمین لیکن اس طریق مین بھی چاہیے کہ شیوہ مہربانی و نرمی کا ملحوظ رہے اور
گناہ لوگونکی مانند گناہون اپنے کے جانئے کہ مسلمان سب ایک ہی ہین لیکن جاننا چاہیے کہ بیان وعظ
و ڈرانا ایک آفت عظیم ہی کہ عالم وقت تعریف یعنے معلوم کروانے گناہ کے اور وعظ کرنیکے اپنے
نفس کو عزیز جانتا ہی بسبب علم کے اور اپنے غیر کو ذلیل بسبب جہل کے بلکہ قصد اسکا اسمین اظہار کرنا
اپنے علم کا اور ذلیل کرنا غیر کا ہوتا ہی اور یہہ جگہہ لغزش کی ہی اسلیے کہ لغزش نیکیون اور
عبادتون مین اتنی ہی کہ ویسی گناہون مین نہین داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ اولیا اللہ مین سے ہین
لوگون نے کہا کہ کیا کہتے ہو اوس شخص کو کہ امرا اور بادشاہون کے پاس جاوے اور
اونکو امر معروف اور نہی منکر کرے فرمایا کہ ڈرتا ہون مین کہ اوسپر کوڑے بازی ہو کہا
لوگون نے کہ یہہ قوی کرتی ہی اسکو امر و نہی پر یعنے جسکا ارادہ امر معروف اور نہی
منکر کا ہوتا ہی وہ اوس سے ڈرتا نہین بلکہ اور مضبوط ہوتا ہی اوسمین بنظر حصول ثواب کے
کہا داؤد نے کہ ڈرتا ہون تلوار سے یعنے اگر کوڑے بازی کو بھی خیال مین نلاوے
تو مارا جاویگا تلوار سے کہا لوگون نے کہ یہہ بھی قوی کرتی ہی اوسکو کہا کہ پس وہ کہ
پوشیدہ ہے کہ عجب ہی اسمین نہین ہوگا اور ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا کہ ایک امیر کو کچھہ برا کام کرتے دیکھا مینے چاہا مینے کہ اسکو منع کرون اور گمان
قتل کر ڈالنے کا تھا لیکن مانع میرے حق مین خوف قتل کا نہ تھا بلکہ ڈرا مین کہ شاید النفس برا
محفوظ ہو اور یہہ فعل اخلاص سے خالی ہو ف کوئی ان تقریرون اور حکایتون سے یہہ نہ سمجھے

کہ وعظ و نصیحت کرنی نہ چاہیے بلکہ مراد حضرت شیخ رحمہ اللہ کی یہہ ہی کہ اہمین نیت خالص پیدا کرے اسلیے
کہ اسکی بڑی فضیلت آئی ہی چنانچہ حضرت شیخ نے بہی اوپر کیا کچہہ اسکی تاکید و فضیلت بیان کی ہی اور آیات
واحادیث صحیح دلالت کرتی ہین اسکی خوبی اور کثرت ثواب پر اور درجہ چوتہا برا کہنا اور سخت و سست کہنا
اور ترش روئی کرنی ہی اور یہہ اُس صورت مین ہی کہ منع کرنی سے ساتہہ مہربانی و نرمی کے عاجز آوے
اور وعظ و نصیحت فائدہ مند نہوا اور دیکہے کہ اصرار گناہون پر اور استہزا ساتہہ نصیحت کے کرتے ہین
اور یہہ طریق حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ کے قصہ سے سمجہا جاتا ہی کہ اونہون نے
اول وعظ و نصیحت کی جب اوسنے تاثیر نکی تو فرمایا اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا
تَعْقِلُونَ اور مراد برا کہنے سے فحش بکنا نہین ہی یعنے زنا اور مقدمات زنا کے طرف نسبت نکرے
بلکہ چاہیے کہ کچہہ اسطرح برا کہے کہ خالی سچ سے نہو مثلا کہے ای فاسق اور ای جاہل اور ای احمق خدا سے
ڈر اور اپنے تئین اپنے ہاتہہ سے ہلاک مت کر اور مثل اسکے کچہہ سچ کہے اور اسمین سچ یون ہوا کہ جو کوئی
فاسق ہی احمق پہلے ہی اگر احمق نہوتا تو گناہ نکرتا اسلیے کہ اسمین ترک کرنا شکر نعمت آفریدگار کا ہی
کہ سب نعمتین ظاہر و باطن کی اسیکی طرف سے ہین اور گناہ سبب ہی عذاب آخرت کا کہ نہایت
سخت عذاب ہی کہ اسسے زیادہ کوئی عذاب نہین جیاذا باللہ منہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عاقل وہ شخص ہی کہ مخالفت کرے اپنی نفس کی اور عمل کرے کہ بعد
موت کے کام آوے اور احمق وہ شخص ہی کہ تابع ہو خواہش نفس کا اور چاہیے کہ قدر ضرورت سے
زیادہ برا نہ کہے بلکہ اگر جانے کہ برا کہنے سے باز نہین آنیکا تو غصہ اور کراہیت سے زیادہ کچہہ
اور نہ کرے اور درجہ پانچوان بگاڑنا منکر کا ہاتہہ سے ہی مانند توڑ ڈالنے مزامیر وغیرہ کے اور
لونڈہا دینے شراب کے اور اوتار لینے ریشمی کپڑے کے بدن سے اور نکالدینے کے گہر غصب
کیے ہوئے سے اور نکالدینے جنبی کے مسجد سے اور یہہ طریق بیچ غیر گناہ زبان و دل کے
منحصر ہوگا اور جو گناہ کہ متعلق زبان و دل کے ہون اونکا بگاڑنا ہاتہہ سے ممکن نہین اور اگر نکالنا
اوسکا بغیر فعل ہاتہہ کے فقط زبانی ہی کہنے سے ممکن ہو تو احتیاج ہاتہہ کے فعل کی نہین اور چاہیے
کہ اس طریق مین بہی بغیر ضرورت کے کچہہ نکرے اور حد اعتدال سے تجاوز نکرے پس داڑہی پکڑکر
در و لذے برنہ لے آوے اور پانو پکڑ کر باہر نہ کہینچ لاوے اگر ہاتہہ پکڑنا ممکن ہو اور ریشمی کپڑے
پہاڑ نہ لیوے بلکہ بند اور تکمے کہول کر اوتارے اور کہیل کی چیزین یعنی مزامیر وغیرہ جلا نہ دے
کہ توڑنا انکا کافی ہی اور اگر پہینکدینا شراب کا بغیر توڑنے اوسکے باسن کے ممکن ہو تو احتیاج باسن کے

توڑنیکی نہین ہی اور اگر بغیر توڑنے باسن کے پہینکنا شراب کا ممکن نہو اوسکے توڑ ڈالنے مین قیمت اوسکی
نہین بہرنے آویگی اور اگر مُنہ شیشہ کا تنگ ہو اس سبب سے شراب دیر مین گریگی اور وہم ہی غلبہ فاسقونکا
تو مقید اوسکے اُلیندیلنیکا نہو بلکہ شیشہ کو توڑ ڈالے اور اگر خوف غلبہ کا نہو ولیکن اسمین ضائع کرنا وقت
کا ہو تو توڑ ڈالے کہ ضائع کرنا وقت کا اسمین سبب ملاخطہ باسنون شراب کے جائز نہین واللہ اعلم اور
چہٹا درجہ تہدید اور ڈرانا ہی اس طرح کہ کہے چہوڑ دے ورنہ تیرا سر توڑ ڈالونگا اور گردن تیری
مارونگا اور مانند انکی کے اور مقدم کرنا تہدید کا کرنے فعل پر لازم ہی اسلیے کہ اگر غرض اسمین حاصل
ہو جاے تو احتیاج نہین ہی اسسے زیادہ کی ولیکن چاہیے کہ تہدید ساتہ ایسی چیز کے نہ کرے کہ کرنا
اوسکا جائز نہو جیسیکہ کہے کہ باز آ ورنہ تیرا گہر لوٹ لونگا یا تیرے بیٹے کو مار ڈالونگا اور مانند انکیکے بلکہ
اگر ایسی باتین ساتہ قصد کرنیکے کہے تو گنہگار ہوتا ہی اور اگر بے قصد کے کہے تو دروغ گو ہوگا اور جائز ہی
جو کچہ نیت مین ہو اوسسے زیادہ کہے بسبب مبالغہ کے منع کرنے مین اگر جانے کہ مبالغہ سے باز آویگا
اور یہ اگرچہ جہوٹ ہی لیکن اسقدر اس مصلحت کے لیے جائز ہی جیسیکہ دو مسلمانونکی صلح کروانی مین
جہوٹ بولنا جائز ہی بس یہ بہی اسیکے حکم مین ہی اور درجہ ساتوان مباشرت ضرب کی ہی ساتہ ہاتہ
پاؤن اور غیر انکی کے اوس چیز مین کہ اسمین احتیاج ہتہیار جنگ اور مددگارونکی نہو اور یہ جائز ہی ہر شخص کو
بشرط ضرورت کے اور منحصر ہونیکے قدر حاجت بیچ دفع منکر کے اور اسمین بہی شیوہ سہولت کا لازم ہی
اور چاہیے کہ ایسی جگہہ نہ مارے کہ خوف قتل کا ہو اور درجہ آٹہوان احتساب کا یہہ ہی کہ تنہا قادر نہو
اور محتاج مدد کرنے مددگارونکا ہو اور ہتہیار جنگ کے جمع کرے اور قتل قتال اور مقابلہ اسمین واقع ہو
اور اس مرتبہ مین اختلاف ہی اسمین کہ بغیر اذن امام کے ثابت ہی یا نہین ایک جماعت اسپر ہی
کہ بغیر اذن امام کے ثابت نہین اسلیے کہ اسمین تحریک فتنہ و فساد کی ہی اور دوسری جماعت
کہتی ہی کہ ثابت ہی بغیر اذن امام کے **فصل پانچوین** بیچ آداب محتسب کے جو کچہ کہ ذکر کیے گئے
درجے احتساب کے انمین ہی تفصیل آداب محتسب کی تہی اور بیان مقصود ذکر کرنا کل آداب اور
اصول انکے کا ہی اور مجمل آداب محتسب کے منحصر ہین بیچ علم اور ورع اور نیک خلقی کے یعنی محتسب مین
ہونا ان چیزونکا ضرور چاہیے ای بر علم تو خود ضروری ہی تا جگہین احتساب کی اور حدین اور جگہین
جاری ہونے احتساب کی جانے اور قید ورع کی اسلیے ہی کہ تا مخالفت علم سے اسکو باز رکہے اسلیے
کہ ہر عالم عامل نہین ہوتا بس ضروری ہونا ورع کا تا احتساب مین کمی زیادتی نکرے اور اگر پرہیزگار نہین
ہوتا تو ہرچند کہ جانتا ہی کہ یہہ نکرنا چاہیے لیکن پہر کرتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ اگر ورع نہو تو کلام و وعظ اسکا

مقبول و موثر نہین ہوتا بلکہ ساتھ استہزا اور تمسخر کے پیش آتے ہین اور وہ سبب زیادہ جرأت کرنے
گنہگار و نکا ہوتا ہی گناہ پر اور نیک خلقی اصل اور بنیاد ہی احتساب کی اور تنہا علم اور ورع بغیر خلق
نیک کے کافی نہین ہی مقصود مین اسلیے کہ وعظ کرنا بطریق نرمی اور مہربانی کے بہت دخل رکہتا ہی
تاثیر مین اور حقیقت مین تمام ورع خلق نیک مین ہی اسلیے کہ جسپر صفت غضب کے غالب ہی
اوپر ضبط کرنے خواہش نفس کے قادر نہین ہی اور اوسسے انصاف اور دین کی باتون کا ہونا
محال ہی **بیت** چو مرکب برون تاخت خشم از کمین + نہ انصاف ماند نہ تقوی نہ دین +
پس مدار کار احتساب کا ان تین صفتون ذکر کی گئی پر ہی حدیث مین آیا ہی کہ امر معروف اور نہی
منکر نکرے مگر وہ شخص کہ نرم اور حلیم اور فقیہ ہو اور جملہ آداب محتسب سے یہ ہی کہ صابر ہو ہر طرح کی
ایذا پر کہ لوگونکی طرف سے پہنچے اسلیے کہ قایم ہونا احتساب پر بغیر صبر کے ممکن نہین ہی اور ہمیشہ
نظر آخرت کے ثواب پر رکہے اور خلق سے عزت طلب نکرے اور در پی انکی رضا اور تعریف کے نہو
کہ طلب کرنا رضای خلق کا گنا ہو نہین ساتھ طلب کرنے رضای حق کے جمع نہین ہوتا اور محتسب کو چاہیے
کہ علاقہ دنیا کے کم کرے تا طمع اسکی خلق سے کم ہو کہ باوجود طمع کے امر معروف ممکن نہین بعضے
مشائخ سے منقول ہی کہ اونہون نے بلّی پالی تہی اور محلہ کے قصّاب سے اوسکے لیے چیچھڑے
لے آیا کرتے تہے ایکروز قصاب سے کوئی گناہ کی بات دیکہی پس اول گہر مین آئے اور بلّی کو
نکال دیا بعد ازان قصاب کو اوس گناہ کی بات سے منع کیا قصاب نے کہا کہ بعد اسکے تیری بلّی کے لیے
چیچھڑے کون دیگا اون بزرگ نے کہا کہ مینے اول بلّی کو دور کیا بعد ازان تجکو احتساب کیا حاصل
یہ کہ جب اول انقطاع طمع کرے تو تب احتساب بن آتا ہی اور بیچ واجب ہونے نرمی اور مہربانی کے
حکایتین اگلے بزرگون کی بہت آئی ہین آیا ہی کہ مامون خلیفہ کو ایک شخص نے وعظ کیا ساتھ
نہایت سختی کے مامون نے کہا کہ ای مرد حق تعالی نے تجہسے بہتر کو یعنی موسی علیہ السلام کو بیجا
طرف بدتر کے مجہسے یعنے فرعون کے واسطے دعوت اسلام کے اور حکم فرمایا نرم گوئی کا اور آیت یہ
فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ (پس کہو اوسکو بات نرم تاکہ وہ نصیحت قبول کرے یا ڈرے) اور ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ مجکو اذن دیجیے زنا کرنیکا حاضران مجلس نے فریاد کی یعنے ڈانٹا اور چلّائے
کہ ای بیخبر یہہ کیا بات ہی کہ کہتا ہی تو آنحضرت نے فرمایا کہ فریاد نکرو پہر اوسکو اپنے سامنے بلایا اور بٹہایا
اور فرمایا کہ آیا دوست رکہتا ہی تو کہ تیری مان سے لوگ زنا کرین عرض کیا اوسنے کہ میری جان
فدا ہووے تمپر سے یا رسول اللہ دوست نہین رکہتا مین یہہ بات بعد ازان فرمایا کہ اگر تیری بیٹی سے

زنا کرین لوگ تو دوست رکہتا ہی تو اور اسیطرح اور تمام محرمون کا نام لیکر پوچہا اور وہ شخص کہتا تہا کہ نہین دوست
رکہتا مین یا رسول اللہ میری جان قربان ہو تمپر سے پس حضرت نے دست مبارک اوسکے سینہ پر رکہا اور کہا
خداوندا اسکے دلکو پاک کر اور اسکے ستر کو نگاہ رکہہ یعنے زنا سے پس وہ شخص اوٹہا اور ہرگز خیال زنا کا
اوسکے دلمین نگذرا اور تمام عمر مین کوئی چیز اوسکے آگے بدتر زنا سے نہ تہی **ف** یہہ جو حضرت نے کئی بار
پوچہا کہ آیا دوست رکہتا ہی تو تو ظاہرا اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جیسے اپنی محرمون کے زنا کو ناگوار رکہتا ہی ایسی ہی
اجنبی عورت کے زنا کو ناگوار جانے کہ وہ بہی تو کسیکی محرم ہوگی اسکا محرم کیونکر گوارا رکہیگا اوسکو پس ہر چہ
بر خود نہ پسندی بر دیگران مپسند اور آیا ہی کہ ایک بزرگ راہ مین اپنے یارونکے ساتہ چلے جاتے تہے
ایک شخص کو دیکہا کہ ازار اوسکی ٹخنون سے نیچے ہی اوسکے یار دوڑے کہ اوسپر سختی کرین اون بزرگ نے
اونکو منع کیا اور فرمایا کہ چہوڑدو کہ مین اسکو کفایت کرتا ہون بعد ازان اوسکی طرف گئے اور کہا کہ ای بہائی
میرے مجہے مین ایک حاجت رکہتا ہون وہ اونکی طرف متوجہ ہوا اور کہا ای چچا کیا فرماتے ہو فرمایا اگر ازار
اپنی اٹہا دیجی کرو تو بہتر اور پاکیزہ تر ہو کہا اوسنے بسر وچشم فرمانا آپکا اور مین احسان مند ہوا آپکا بعد ازان
اون بزرگ نے یارونکو فرمایا کہ اگر تم سختی کرتے تو جہل اوسکو زیادہ تر ہوتا اور غرض حاصل نہین ہوتی محمد بن
زکریا رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ عبد اللہ بن عائشہ بعد غروب آفتاب کے مسجد سے باہر نکلے ناگاہ راہ مین ایک
غلام کو دیکہا قریش مین سے کہ مست پڑا ہی اور ایک عورت کو گلے سے کہینچے ہوئے ہی اور وہ عورت فریاد کر رہی ہی اور
لوگ اوسکے سرپر جمع ہین اور مار رہی ہین اوسکو عبد اللہ نے اوسکی طرف دیکہا اور پہچانا اوسکو اور لوگونکو اوسکے سرپر سے
ہٹایا اور کہا کہ چہوڑدو اسکو اور کہا ای میرے بہتیجے کیا حال رکہتا ہی تو غلام شرمندہ ہوا عبد اللہ نے غلام کو اپنی طرف
کہینچا اور اپنے گہر مین لے آئے اور اپنے غلامونسے کہا کہ اسکو اپنے پاس ہٹہاو جب مستی سے وہ ہوش مین آیا تو رات کے
ماجرے سے اوسکو آگاہ کیا اور نصیحت اوسکو کی غلام نے سر جہکایا اور رویا اور کہا کہ عہد کرتا ہون مین کہ ہرگز اس کام کے
نہین پہرونگا عبد اللہ نے اوسکے سر کو بوسہ دیا اور کہا اَحْسَنْتَ یَا بُنَیَّ (خوب کیا تونے ای بیٹے میرے) کہتے ہین کہ بعد اسکے وہ عبد اللہ کی خدمت مین رہا اور
حدیثین اونسے سنکر لکہتا تہا اور یہہ سب کچہہ بسبب برکت نرمی و مہربانی عبد اللہ کے ہوا عبد اللہ نے کہا لوگ امر معروف
کرتے ہین لیکن معروف انکا منکر ہو جاتا ہی سب کامون مین نرمی کیا کرو کہ مطلوب اپنا پاؤ اور آیا ہی کہ ایک مرد ایک عورت کے
چمٹ گیا تہا اور اوسکے ہاتہہ مین ایک چہری تہی جو کوئی اوسکے پاس جاتا وہ اوسکو زخمی کر دیتا سب عاجز آئے کسیکو
مجال اسکی نہ تہی کہ عورت کو اوسکے ہاتہہ سے چہٹاوے ناگاہ بشر بن حارث کہ اولیا مین سے تہے وہانسے گذرے
اور اپنا مونڈہا اوس شخص کے مونڈہے پر مارا وہ زمین پر گر پڑا اور بشر چلے گئے لوگ اوس شخص پر جمع ہوئے دیکہا پسینہ ڈہل رہا ہی
اور پسینہ مین ڈوب رہا ہی پوچہا لوگون نے کہ کیا ہوا اور کیونکر گر پڑا تو کہا اوس شخص نے کہ مین کچہہ نہین جانتا سوا اسکے کہ ایک

شیخ نے مونڈہا اپنا میرے مونڈہی پر مارا اور کہا کہ خدا دیکھتا ہی کیا کرتا ہی تو بس اوسکی ہیبت سے بانو میرے سست
ہوئے اور گر پڑا مین نہین جانتا مین کہ وہ شیخ کون تہا کہا کہ بشیر بن حارث تہا کہا وای بعد اسکی مجکو دیکہیے
کیسا دیکہے کہتے ہین کہ تپ اوسکو چڑہی اور بعد سات دنکے جان بحق تسلیم کی اور جیسیکہ اگلے بزرگون کی عادت
نرمی اور مہربانی کرنے کی تہی ویسیہی عادت سختی کرنے کی بہی تہی خصوصا ظالم بادشاہون اور امرا اور دنیادارونپر
چنانچہ کئی ایک حکایتین اگلے بزرگون کی اس مقدمہ مین نقل کیجاتی ہین آیا ہی کہ مہدی خلیفہ طواف مین تہے
اور لوگون کو بیت اللہ سے ایکطرف ہٹاتے تہے نوکر اونکے یعنے اونکے طواف کرنیکے لیے اہتمام کرتے تہے
جیسے امراء کے آگے کیا کرتے ہین عبد اللہ بن مرزوق حاضر تہے اچہلے اور چادر مہدی کی اپنی طرف کہینچی اور
کہا کہ ہوش مین آکہ کیا کرتا ہی تو کہ کیا تجکو تیرے نوکرون نے بڑا حق دار اس بیت کا بہ نسبت تمام لوگون کے
کہ قریب و بعید سے آئے ہین باوجودیکہ خدا تعالی فرماتا ہی سَوَآءَنِ الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ مہدی نے
(برابر ہی اقامت کرنیوالا بیت اللہ مین اور مسافر)
جب عبد اللہ کا منہ دیکہا تو پہچانا انکو کہ عبد اللہ اونکے آزاد غلامون مین سے تہی کہا آیا عبد اللہ بن مرزوق
ہی تو کہا عبد اللہ نے کہ ہان اونکو پکڑ لیا اور بغداد مین لائے چاہا کہ اونکو عذاب کرین لیکن مکروہ جانا
ایسا عذاب کرنیکو کہ تمام خلق مین رسوا ہووین پس گہوڑون کے طبیلہ مین اونکو بند کیا اور ایک گہوڑا
بدذات کٹ کہنا اونپر متعین کیا لیکن حقتعالی نے اوس گہوڑیکو تابعدار اونکا کیا بعد ازان ایک حجرہ مین
اونکو بند کیا اور کنجی اپنے پاس رکہی بعد تین روز کے دیکہا لوگون نے کہ عبد اللہ ایک باغ مین پہر
رہے ہین پکڑ کر لے آئے انکو مہدی نے پوچہا کہ کسنی نکالا تجکو کہا اوسنی قید کیا تہا جسنے مجکو یعنے
اللہ تعالی نے کہا مہدی نے کہ مار ڈالتا ہون مین تجکو عبد اللہ ہنسی اور کہا کہ کیون نہین مارتا تو اگر تو مالک
موت و حیات کا ہی یعنے پہر مارنے جلانیکا اللہ ہی مالک ہی تیرا کیا مقدور ہی پہر اونکو قید مین کیا
جبتک کہ مہدی زندہ تہا وہ قید مین رہے اور بعد اوسکے مرنیکے عبد اللہ نے خلاصی پائی اور مکہ مین آئے
اور سو اونٹ قربانی کرنے نذر مانے تہے وہ نذر پوری کی اور آیا ہی کہ ہارون رشید ایک مجلس مین تہے
ایک عورت کو فرمایا کہ عود بجاوے جب اوسنی بجایا تو ہارون رشید کو پسند نہ آیا عورت نے کہا
ای امیر المؤمنین یہہ عود میرا نہین ہی فرمایا کسیکو کہ عود اسکا لے آوہ شخص گیا اور عود لیکر آتا تہا کہ نا گہان
راہ مین ایک شیخ کو دیکہا کہ گٹہلیان کہجور کی چن رہے ہین اوسنی کہا ای شیخ راستہ چہوڑ دو شیخ نے سر اوپر اوٹہایا
دیکہا کہ اوسکے ہاتہہ مین عود ہی انہون نے عود لیا اور زمین پر مارا شیخ کو کوتوال کے پاس پکڑ کر لیگئے
اور کہا کہ اسکو پہرہ مین رکہنا امیر المؤمنین یعنے ہارون کو خبر کرونگا کوتوال نے کہا کہ آج بغداد مین کوئی
شخص زاہد زیادہ انسی نہین ہی امیر المؤمنین نے انکو کس لیے پکڑ بلایا ہی اوس عود والے نے کہا تجکو اسسے

عود ایک باجا ہی

کیا کام ہی تو انکو رہنے دے پہر وہ شخص ہارون پاس گیا اور کہا ای امیر المومنین مین عود لیے آتا تہا اور
ایک شیخ راہ مین بیٹہا تہا اوسنی عود کو زمین پر دے مارا اور توڑ ڈالا خلیفہ نے جب یہہ بات سنی
تو آنکہین مارے غصہ کے سرخ ہوگئین مجلس کے ہمنشینون نے کہا کہ فرمایئے تو اوسکو گردن ماریں ہم
کہا خلیفہ نے کہ حاضر کرو اوسکو تا اوسی مناظرہ یعنے بحث و گفتگو کرین ہم خادم شیخ کے پاس آیا اور کہا
کہ تجکو امیر المؤمنین بلاتا ہی سوار ہو شیخ نے کہا کہ مین سوار ہونیوالا نہین ہون مین مجکو پیادہ چلنا
بہتر ہی پس وہ خلیفہ کے دروازہ پر آئے خلیفہ کو خبر کی نوکرون نے کہ شیخ آیا ہی خلیفہ نے کہا کہ اسکو
یہان نہین بلانے کے ہم کہ بعضی چیزین یہان خلاف شرع ہین خلیفہ اوٹہکر اور جگہہ جا کر بیٹہا اور شیخ کو
بلوایا شیخ کی بغل مین کٹہلیان کہجورونکی بہری ہوئی تہین لوگون نے کہا کہ انکو پہینکدو کہ خلیفہ کے سامنے چلتے ہو تم
شیخ نے کہا کہ یہہ میرا قوت ہی رات کا انشاء اللہ تعالی لوگون نے کہا کہ آجکی رات کا تیرا قوت ہم دینگے
شیخ نے کہا کہ تمہارا کہانا میرے کام کا نہین ہی جب شیخ خلیفہ کے پاس حاضر ہوئے تو سلام کیا
اور بیٹہے خلیفہ نے پوچہا ای شیخ کیا باعث تہا کہ یہہ کام کیا تو نے خلیفہ نے شرم کی اس بات سے کہ عود کا
نام عود کا لی صاحب شرع کے آگے شیخ نے کہا کہ مینے تیرے باپ دادا کو دیکہا ہی کہ یہہ آیت بر سر منبر
پڑہا کرتے تہے اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ
یعنے اللہ تعالی حکم فرماتا ہی کرنے عدل و احسان کا اور دینے قرابتیونکا اور منع کرتا ہی بیحیائیون اور خلاف
شرع سے پس مینے ایک چیز خلاف شرع دیکہی اوسکو توڑ ڈالا مینے تجکو ایسین کیا پہنچتا ہی خلیفہ نے کہا
واللہ خوب کیا تمنے شیخ باہر نکلے خلیفہ نے اونکے پیچہے ایک تہیلی زر کی بہیجی اور خادم کو کہدیا کہ دیکہنا کہ اگر شیخ
لوگون سے کہے کہ مینے خلیفہ سے یون کہا اور انہونے مجہسے یون کہا تو یہہ تہیلی اونکو ندینا اور اگر کچہہ نکہے
تو دیدینا خادم جب باہر آیا تو دیکہا کہ شیخ اپنی اسی پہلی وضع پر کٹہلیان کہجورونکی چن رہے ہین اور کسی سے
کچہہ نہین کہتے ہین تہیلی آگے شیخ کے لیگئے اور کہا ای شیخ یہہ تجکو خلیفہ نے دی ہی لے شیخ نے کہا کہ لیجا
کہ یہہ میرے کام کی نہین اور یہہ بیتین پڑہین شعر اَرَى الدُّنْيَا لِمَنْ هِيَ فِي يَدَيْهِ + هُمُومًا كُلَّمَا كَثُرَتْ
دیکہتا ہون مین دنیا کو اوسکے لیئے کہ وہ اوسکے پاس ہی — بہت فکر دینے والی جسقدر کہ زیادہ ہوا
لَدَيْهِ + إِذَا اسْتَغْنَيْتَ عَنْ شَيْءٍ فَدَعْهُ + وَخُذْ مَا أَنْتَ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِ + اور یہہ بہی آیا ہی کہ بیچ زمانہ
اوسکے پاس — جسوقت کہ بے پروا ہووی تو کسی چیز سی پس چہوڑ تو اوسکو — اور لی اوس چیز کو کہ تو محتاج ہی طرف اوسکے
مامون خلیفہ کے ایک شخص تہا کہ لوگون پر احتساب کیا کرتا تہا اور مامون کی طرف سے مقرر نتہا جب خلیفہ نے سنا
تو فرمایا کہ حاضر کرو اوسکو پہر حاضر کیا اوسکو خلیفہ نے کہا کہ کیون بغیر ہمارے حکم کے امر معروف کرتا ہی
تو خلیفہ اوسوقت کرسی پر بیٹہا تہا اور ایک کتاب پڑہ رہا تہا کتاب اوسکے ہاتہہ سے زمین پر گر پڑی تہی اور
اوسکو خبر نتہی محتسب نے اوسکی بات کا جواب ندیا اور کہا اوٹہا ورنہ مجکو کہہ تا مین اٹہا لون دو تین بار یہہ کہا خلیفہ

نہ سمجھا کہ کیا کہتا ہی پوچھا کہ کیا کہتا ہی تو محتسب نے کہا کہ تیرے پانو کے نیچے نام خدا کا پڑا ہی اٹھا خلیفہ نے
جب دیکھا تو شرمندہ ہوا اور کہا کہ جواب دے اسکا کہ بغیر ہمارے حکم کے احتساب کیون کرتا ہی تو حال اسکا
اسکو حق تعالی نے سپرد کیا ہی ہمارے کہ ہم اہلبیت ہین اور ہمارے حق مین فرمایا ہی اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰا
هُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ
الْمُنْکَرِ یعنے وہ صحابہ اور اہل بیت یا مطلق مسلمان ایسے ہین کہ اگر قوت دیوین ہم انکو زمین مین تو قائم
کرین وہ نمازکو اور دیوین وہ زکوہ کو اور حکم کرین ساتھ معروف کے اور منع کرین منکر سے محتسب نے
کہا کہ سچ کہتا ہی تو اسیطرح ہی جیسے کہا تو نے لیکن حقتعالی اور جگہہ فرماتا ہی وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ
بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنے مومن مرد اور مومن
عورتین بعض انکے دوست ہین بعض کے حکم کرتے ہین اچھی باتونکا اور منع کرتے ہین بری باتون سے
اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا
یعنے مومن واسطے مومن کے مانند بنیاد کے ہی کہ مضبوط کرتا ہی بعض اوسکا بعض کو یہہ کتاب خدا کی
اور سنت رسول کی ہی اگر اطاعت انکی کرتا ہی تو تو شکر کر میرا کہ مدد کرتا ہون تیری اس امر مین
اور اگر تکبر کرتا ہی تو تو تو جان اور وہ ذات پاک کہ کام تیرا اوسکے ہاتھہ ہی اب کیا کہتا ہی تو مامونکو
یہہ بات اوسکو خوش آئی اور کہا کہ تجھہ جیسے کو جائز ہی کہ احتساب کرے کر جو کچھہ کرتا ہی تو کہ ہمنے یہی حکم دیا حکایت
شیخ ابو الحسن نوری قدس اللہ سرہ کی مشہور ہی کہ ایک کشتی مین بیٹھے تھے اور مٹکی شراب کی
واسطے معتضد باللہ کے لوگ لاتے تھے سبکو توڑ ڈالا مگر ایک شکانہ توڑا اونکو حاضر کیا آگے معتضد کے
کہ ایک بادشاہ ظالم تھا اور تلوار اوسکی اوسکے کلام پر سبقت کرتی تھی اور وہ لوہی کی کرسی پر بیٹھا تھا اور ایک
لٹھہ لوہی کا ہاتھہ مین رکھتا تھا کہا تجھکو کسنے محتسب کیا ہی انہون نے کہا کہ جسنے تجھکو بادشاہ کیا معتضد نے
سر نیچے جھکایا بعد ایکساعت کے سر اوٹھایا اور کہا کہ تجھکو کیا باعث تھا اس عمل پر کہ کیا تو نے شیخ نے فرمایا
کہ باعث اسپر تھی شفقت تجھپر اور خلق پر کہ تجھکو گناہ سے بچایا مینے اور خلق کو تیری متابعت سے کہا کہ اگر
مٹکے کو کیون چھوڑا تو نے فرمایا کہ وقت توڑنے شکون کے آنکھہ میرے دلکی بیچ مشاہدہ جلال حق کے
اور خوف مطالبہ اسکیکے تھی اور ہیبت خلق کی اور دبدبہ تیرا مجھسے اٹھہ گیا تھا اگر اوس حالت مین
تمام روی زمین مٹکا ہوتا تو توڑ ڈالتا مین ناگہان میرے دلمین ایک طرح کا تکبر پیدا ہوا کہ تجھہ جیسے
شخص پر ایسی جرأت کی مینے بس اپنے تئین باز رکھا مینے کہ کار خدا مین نفس کو دخل ہو
معتضد نے کہا کہ تجھکو حاکم مطلق کیا مینے جو کچھہ چاہے تو کر شیخ نے فرمایا کہ ای امیر المومنین

اسوقت تک مین غیرت دین سے اور غیرت حق سے اگر کرتا تھا اب اسیر ابابر شرط کے ہوا یعنے تیری حکم لین
مین نہین درست رکہتا اسکو حکم فرما اپنے ملازمین کو کہ مجکو ساتہ سلامتی کے نکال دین اور تیرے قلمرو سے
باہر نکالین پس وہ نکل گئے جبتک کہ دو رمعتضد کا تہا وہ بغداد مین نہین آئے رحمت کرے اللہ اُن پر اور
یہ بہی آیا ہے کہ ہارون رشید حج کے لئے آئے تہے جب کوفہ مین پہنچے تو چند روز اوسمین قیام کیا
بعد ازان وہان سے کوچ کیا اور لوگ شہر کے اونکے دیکہنے کے لئے باہر نکلے اور بہلول دانا بہی نکلے
اور ایک کوڑی پر بیٹہہ گئے اور لڑکے اونکے گرد جمع تہے ناگہان ہودج خلیفہ کا نمودار ہوا بہلول نے آواز
بلند سے پکارا کہ ای امیر المومنین اے امیر المومنین ہارون نے نقاب سامنے سے اوٹہالے اور
کہا لبیک اے بہلول یعنے فرمائے کیا فرماتے ہو فرمایا بہلول نے کہ اے امیر مومنین ہمنے سنا
ہی کہ پیمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے پہرے تہے اور اونٹنی پر سوار تہے نہ مارپیٹ تہی اون
کے آگے اور نہ ہٹو ہٹو اور نہ بڑہے جاؤ یہ طمطراق تیرے ساتہ کیسی ہی اے امیر المومنین
تواضع کر تواضع اور تکبر کو چہوڑ ہارون رشید رویا یہان تک کہ آنسو اوسکے زمین پر گرے اور کہا اے
بہلول کچہ اور نصیحت کیجئے رحمت کرے خدا اے تعالے تمپر کہا بہلول نے ای امیر المومنین
جس شخص کو کہ خدا تعالی نے مال دیا اور جمال دیا پس خرچ کیا مال اپنا اور پارسائی کی ساتہ جمال اپنے
کے حق تعالی اوسکو بیچ خالص دیوان اپنے کے جملہ ابرار سے لکہتا ہی کہا ہارون نے کہ
خوب کہا تمنے ای بہلول کچہ مانگو تا دون مین تمکو کہا جو کچہ مجکو دیتے ہو وہ اوسکو دو کہ اوسسے از راہ
ظلم کے لیا ہو مجکو اسکے حاجت نہین کہا ہارون نے ای بہلول اگر تجہپر کچہ قرض ہووے تو ادا
کرون مین کہا اے امیر المومنین یہ تمام علما کوفہ مین جمع ہین اتفاق رکہتے ہین اسپر کہ ادای قرض ساتہ
قرض کے جائز نہین یعنی تو نے جو از راہ ظلم کے مال لوگونکا لیا ہی تو وہ قرض اونکا تجہپر ہوا اوسے
تو چاہتا ہی کہ مین قرض اپنا ادا کرون پس قرض سے قرض کیونکر ادا کرون کہا ای بہلول کچہ تو قبول کر کہ تیرے
ایکدن کا قوت ہو بہلول نے سر آسمان کے طرف اوٹہایا اور کہا ای امیر المومنین ہم اور تو سب بندی خدا کے
ہین محال ہی کہ تجکو یاد کرے اور ہمکو فراموش ہارون نے نقاب منہ پر ڈالی اور چل کہڑے ہوے اور بہت سخت
کلمے بیچ نصیحت سلاطین کی خط سفیان ثوری رحمۃ اللہ کی مین ہین کہ ہارون رشید کو لکہا تہا اُسکو نقل کرتے ہین ہم
اور فصل کو ساتہ اسکی ختم کرتے ہین ہم آیا ہے کہ جب ہارون خلیفہ ہوا اور امر خلافت کا سپرد اوسکے ہوا تو علما اور
صلحا سب مبارکباد دینے کے لیے اوسکے پاس آئے اور اوسنے دروازے خزانونکے کہول دیے اور ہر ایک کو انعام
اکرام خوب سا دیا اور ہارون پہلے خلیفہ ہونی کی ہمنشین زاہدون اور عابدون کا رہتا تہا اور سفیان ثوری سے بہائی چارہ

رکہتا تہا اور سفیان نے جب خبر اوسکی خلافت کی سُنی تو اُنسے ملاقات ترک کی اور صورت اوسکی
نہ دیکہی ہارون مشتاق انکی ملاقات کا تہا چاہا کہ انکو اپنے پاس طلب کرے اور اونسے حدیث سُنے
ایک خط سفیان کو لکہا مضمون اوسکا یہ تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہی بندۂ خدا ہارون رشید
کیطرف سے طرف سفیان دینی بہائی اپنے کے اما بعد اسکے اے بہائی میرے تو جانتا ہی کہ خدا نے
بیچ بہائی چارہ کرنے کے آپسمین کیا فضیلت رکہی ہی اور ہمکو جیسا کہ رابطہ برادری کا تہا ویسا ہی
محکم ہی اور نسبت ارادت کی کہ تمہاری خدمت مین رکہتا تہا اب بہی باقی ہی اگر یہ بہاری بوجہہ
سلطنت کا کہ حقتعالی نے میری گردن پر رکہا ہی نہوتا تو تمہاری ملازمت مین حاضر ہوتا جان کہ کوئی میرے
دوستون مین سے ایسا نہین ہی کہ جسنے مجکو نہین دیکہا اور مبارکباد دی نہین دی اور مینے بہی خزانے اموال کے
اونپر کہول رکہے ہین اور ہر ایک کو انعام و اکرام دیا اور تم نہ آئے اشتیاق ملاقات کا بہت ہی اور یہ خط
بسبب شوق کے لکہا ہی اور تم جانتے ہو کہ مومن کی ملاقات و محبت کی کیا کچہہ فضیلت آئی ہی امید ہی کہ بمجرد
دیکہنے خط کے جلدی آؤ اور بعد اسکے توقف نہ کرو والسلام جب خط تمام ہوا تو ہارون نے آدمی کو بلایا
کہ لیجاوے کوئی بسبب تیز مزاجی سفیان کے جرأت نہین کرتا تہا کہ اونکے سامنے جاوے ایک شخص تہا
عباد نام اوسکو وہ خط دیا اور کہا کہ کوفہ کو جا اور قبیلہ بنی ثور کا پوچہہ لینا وہان سفیان ثوری کو تلاش کر کر
یہ خط میرا دینا اور جو کچہہ اونسے تو سُنے تو ذرہ ذرہ یاد رکہنا اور مجہسے آنکر کہنا عباد کہتا ہی کہ قبیلۂ ثور مین
پہنچا مین اور مسجد مین گیا دیکہا مینے کہ سفیان اوسمین بیٹہے ہین اور ایک جماعت نے گرد اونکے حلقہ
باندہا ہی اسطرح کہ گویا چور ہین کہ انکو بادشاہ ظالم کے آگے لائے ہین اور اونسے اونکے قتل کا حکم دیا ہی
جب نظر سفیان کی مجہپر پڑی تو گہبرا کر اٹہہ کہڑے رہے اور کہا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ وَاَعُوْذُ بِكَ اللّٰھُمَّ مِنْ طَارِقٍ یَطْرُقُنَا اِلَّا طَارِقٌ بِخَیْرٍ اور اونکے کلمہ نے
میرے دلمین بڑی تاثیر کی پہر مین مسجد کے باہر آیا جبکہ مین باہر آیا تو سفیان نماز مین مشغول ہوئے مینے
گہوڑیکو مسجد کے دروازے پر باندہا اور اندر آیا کسینے اونکے ہمنشینون مین سے میری طرف نگاہ نکی
اور مارے ہیبت کے سر اونپر نہ اوٹہا سکا اور مجکو بیٹہنے کا اشارہ نکیا پس بیٹہا مین مجکو بہی اونکی
ہیبت نے گہیرا چوریکی نظر سے اونکو دیکہا مینے اور کہا مینے کہ سفیان ثوری یہی ہین کہ نماز پڑہ رہے ہین
لوگون نے کہا ہان یہی ہین خط اونکی طرف ڈال دیا مینے وہ اچہلے اور بہاگے گویا کہ سانپ مسجد کی
محراب مین سے نکلا ہی پہر ہاتہہ پر کپڑا لپیٹا اور خط کو پکڑا اور ان لوگون کی طرف کہ اونکے پیچہے
بیٹہے تہے خط کو ڈال دیا اور کہا کہ پڑہے تم مین سے کوئی اس خط کو کہ کیا ہی کہ مین پناہ ڈہونڈتا ہون

ساتہہ خدا کے اپنے کہیون مین اوس چیز کو کہ چواہی اوسکو ایک ظالم نے جب خط سُن چکے تو کہا کہ اس خط کی
پشت پر لکہو لوگون نے کہا کہ ای اباعبد اللہ وہ خلیفہ ہی اگر ایک اور کاغذ پر لکہین ہم تو بہتر ہو کہا لکہو اسکی پشت پر
اگر یہ کاغذ وجہ حلال سے کمایا ہی تو جزای خیر پاوی اور اگر وجہ حرام سے ہی تو عذاب دیا جاویگا اور پر
اسی پر اسلیے لکہواتا ہون کہ تا جس چیز کو کہ ظالم نے چواہی ہمارے پاس نرہے کہ ہمارے دین کو خراب
نکرے کہا لوگون نے کہ کیا لکہین ہم کہا لکہو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ خط ہی بندہ مردہ سفیان بن سعید ثوری کا
طرف بندہ کے کہ مغرور ہی ساتہہ آرزوون کے کہ نام اوسکا ہارون رشید ہی کہ سلب کی گئی ہی اوس سے حلاوت
ایمان کی ای ہارون بعد اسکے جان کہ لکہتا ہون مین تجکو اور معلوم کرواتا ہون تجکو کہ مینے قطع کیا تجہسے ملاپ تیرا
اور بیزار ہوا مین تیری دوستی سے اسلیے کہ تونے آپ اپنے اوپر گواہ کیا مجکو اور حاضرین مجلس کو اس مضمون پر
کہ لکہا تونے کہ کہولے مینے دروازے بیت المال کے مسلمانون کے لیے اور خرچ کیا مینے مال اونپر غیر حق کے
اور صرف کیا مینے غیر مصرف مین اور اکتفا نکیا تونے اس خطا پر کہ کی تونے بلکہ مجکو بہی گواہ کیا تونے
جان کہ مین اور یار میرے گواہی دین گے فردای قیامت کو آگے خدا تعالی کے اوس چیز پر کہ کی تونے اے
ہارون صرف کیا تونے مال مسلمانون کا بغیر رضا انکیکے آیا راضی تہے تیرے اس فعل پر فقرا اور مسکین اور
مولفۃ القلوب اور مجاہدین فی سبیل اللہ اور مسافر آیا راضی تہے حافظ قرآن اور اہل علم اور یتیم اے ہارون
لپیٹ دامان اپنا اور تیار ہو جواب اس سوال کے لیے اور تدبیر کر اس بلا کے لیے کہ اوترے تجہپر اوسوقت
کہ کہڑا کرین تجکو آگے حاکم عادل جل جلالہ کے اے ہارون سلب کی گئی تجہسے حلاوت علم و زہد کی اور لذت
قرآن کی اور ہمنشینی نیکون کی اور راضی ہوا تو اسپر کہ ظالم ہووے اور ظالمون کا پیشوا ہووے تو اے
ہارون تخت پر بیٹہا تو اور چادر تکبر کی اوڑہی تونے اور اپنے دروازہ پر پردہ عزت کا کہینچا تونے
مشابہت رب العالمین کے ساتہہ پیدا کی تونے ظالمون کو اپنے دروازہ پر بٹہایا تونے تا لوگون پر
ظلم کرین اور داد بے انصافی کی دین اور آپ شراب پیوین اور لوگون پر حد شراب کی مارین آپ زنا کرین
اور خلق پر حد قایم کرین آپ چوری کرین اور چورون کے ہاتہہ کاٹین نہین جانتا ہی تو کہ گناہ ان سبکا
تجہپر ہوگا ای ہارون یاد کر اوس ساعت کو کہ پکاریگا پکارنیوالا یعنے اللہ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا تیرے
(جمع کرو ان لوگون کو ظلم کیا انہون نے)
ہاتہہ اور گردن پر طوق ہوگا اور ظالم گرد تیرے ہون گے اور تو آگے اور پیشوا اونکا ہوگا اور نیکیان غیر
اور کی ترازو مین ہونگی اور تیری ترازو مین بلا پر بلا اور ظلم پر ظلم ہوگا کان رکہہ میری نصیحت پر اور یاد کر میری
وصیت کو کہ مینے تیری نصیحت مین کچہہ چہوڑا نہین ہی ای ہارون خدا سے ڈر اور رعیت کی رعایت
کرنے مین کوشش کر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کی محافظت کر اور سرداری کو سنوار کر ملک

دست بدست چلا جاتا ہی اگر اورون پر باقی رہتا تو تجہ تک نہ پہنچتا بعضے لوگون سے نے ایسا کام کیا کہ اون کی آخرت
مین مفید ہوا اور بعضونکو دنیا مین اور بعضون سے نے ایسا کام کیا کہ اون سے کے دین و دنیا کو نقصان کیا اسے
ہارون تو اوس قبیلہ کا ہوا کہ دین دنیا کو نقصان پہنچایا تونے چاہیے کہ بعد اسکے مجکو خط نہ لکہنا تو کہ ہیر جواب
نہین لکہنے کا مین والسلام عباد خط کا لیجانے والا کہتا ہی کہ جب وہ خط تمام ہوا تو بغیر لپیٹی ہوئے میری طرف
پہینکدیا اور مہرنکی بس خط کو لیا مینے اور اپنے مین تاثیر بڑی پائی یقین سے نے اور دل میرا دنیا
سے سرد ہو گیا اور کوفہ کے بازار مین جاکر پکارا مینے کہ کوئی خریدے ایسے بندہ کو کہ بہاگا ہی خدا سے
طرف خدا کے لوگ درہم اور دینار لائے کہا مینے کہ یہ میرے کام کے نہین ایک جبہ چاہتا ہون صوف
پرانہ کا اور کملی پشمینہ کی لوگ خرید لائی لباس خلیفہ کا مینے بدن سے اوتار ڈالا اور ہتہیار لوگون پر
ڈال دئے اور ہارون کے دروازے پر پیادہ پا اور ننگے پاون آیا مین جو کوئی کہ مجکو دیکہتا تہا ٹہٹہا
کرتا تہا اور کہتا تہا کیا حال ہے تیرا بس ہارون کے مکان مین آیا جب مجکو دیکہا اوسنے تو اوٹہا اور بیٹہا پہر ا
ٹہا اور اپنے سر اور منہ پر طمانچے مارنے شروع کئے اور واویلا کرنی شروع کی اور کہا ؎
انتفع الرسول وخاب المرسل کہا مینے کہ مجکو دنیا سے کیا کام ہی وہ خط اوسیطرح بغیر لپٹا
خلیفہ پر پہینکدیا مینے خلیفہ نے نامہ کو پڑہنا شروع کیا اور آنسو حسرت کے آنکہون سے بہنے لگے اتنا رویا کہ
تمام لباس اوسکا تر ہو گیا مجلس کی ہمنشینون نے کہا ای امیر المومنین سفیان نے تجہپر بہت جرأت سے کے
اور کلام زیادہ حد سے کیا اوسکو سزا دے اور قید کر کہ اورونکو عبرت ہوے ہارون نے کہا چہوڑو
ای بندون دنیا کے مغرور وہ شخص ہے کہ تمہاری خوشامد پر مغرور ہووے اور بدبخت وہ شخص ہے
کہ تمہاری بات سنے چہوڑو سفیان کو ساتہ کار اوسکے راوی کہتا ہے کہ بعد اسکے ہمیشہ خط سفیان کا
ہارون کے سامنے رہتا تہا اور بعد ہر نماز کے پڑہتا اور روتا تا دم مرگ یہی معمول رہا رحمت کرے اللہ
اوسپر یہ تہی سیرت علما کی اور عادت اگلے بزرگون کی بیچ امر معروف اور نہی منکر کے بادشاہون پر اور یہ
تہا توکل انکا اوپر فضل رب العالمین کے اور نہ پروا کرنی اُن کے ظلم ظالمون سے اور راضی ہونا انکا قضا و قدر رب
العزت پر اور چونکہ نیت انکی خالص اور ارادہ صادق تہا بالضرور اونکے کلام مین ایک تاثیر تہی اور چونکہ اسوقت
مین عالمونکی زبانونکو طمع نے بند کر دیا ہے سوا ایسے کلام کے کہ موافق ہو اقوال اور احوال سلاطین
کے نہین کر سکتے ہین اور ہرگز حق گوئی ساتہ طمع کے جمع نہین ہوتے **بیت** طمع بند
دفتر حکمت بشوے ؎ طمع بکسل و ہرچہ دانے بگوے ؎ کہتے ہین علما کہ خرابی رعیت کی بسبب
خرابی بادشاہونکی اور خرابی بادشاہونکی بسبب خرابی علما کے ہی اور خرابی علما کی بسبب غالب ہونی حب مال

وجاہ کے ہی اور جسپر کہ حب دنیا غالب ہوگی احتساب اوسکا اوپر ارزال اور چھوٹونکے ممکن نہین چہ جائے
بادشاہون اور بڑونپر واللہ المستعان علی کل حال خدایا خداوندا ہر ایک کو خصلت نیک نصیب فرما خدایا
نیکی دے اور بدی سے دور رکہہ خدایا ہمکو ہمپر نہ چھوڑ یعنے فکر اور سوچ بچار اپنے امور کی آپ نہ دے
بلکہ تو مددگار و کارساز ہمارا ہو کہ ہمسے کچہ نہین ہو سکتا اِنَّكَ رَبٌّ عَفُوٌّ حَلِيمٌ جَوَادٌ كَرِيمٌ
مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَحِيمٌ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فصل چھٹی بیچ منکرات کے کہ بری حالی ہین عادات بد

جان کہ حصر کرنا تفصیلون جزئیات منکرات کا مشکل ہی لیکن اس فصل مین مجملات انکے بیان ہوتے ہین کہ انسے
تفصیلین انکی بطریق قیاس کے نکال سکتے ہین دوسرے یہہ کہ جاننا چاہیے کہ جو کچہ کہ مکروہ ہی منع کرنا اوسے
مستحب ہی اور سکوت کرنا اوسپر مکروہ اور جو کچہ کہ حرام ہی منع کرنا اوسے واجب ہی وقت قدرت کے اور سکوت
اوسپر حرام اور جہان کہ مطلق منکر کہا ہی علمانے یا منکر محظور یعنے ممنوع مراد اوسے حرام ہی اور تمام منکرات
کہ یہان مذکور ہین منکرات مسجدون اور بازارون اور راہون اور حمامون اور ضیافتون کے ہین اسی پر منکرات
مساجد کے از انجملہ وہ ہین کہ لوگ نماز مین بے احتیاطی کرتے ہین اور تعدیل ارکان اور طمانیت رکوع اور سجود مین
بجا نہین لاتے ہین اور یہہ مکروہات سے ہین بموجب مذہب امام اعظم کے اور مفسدات نماز سے ہین بموجب
مذہب امام شافعی کے پس منع کرنا انسے بموجب مذہب انکے واجب ہوا اور بموجب مذہب ہمارے مستحب

ف تعدیل ارکان اور طمانیت سے مراد ہی ٹھیرنا رکوع اور سجود مین بقدر تسبیح کے تا اعضا اپنے
اپنے ٹھکانے پر آجاوین پس یہہ واجب ہی رکوع و سجود مین اور اسیطرح بعد رکوع کے اور دونون
سجدونکے بیچ مین ٹھیرنا اوپر طرح مذکور کے واجب ہی بحسب تحقیق علمای محققین کے پس اسکا ترک کرنا
مکروہ تحریمی ہی اور نماز بہت ناقص ہوتی ہی اسکے ترک کرنے سے واجب ہی کہ اوس نماز کو پہر کے
پڑہے اور جو کوئی کسیے سے نماز مین کچہ دیکھے مانند نجاست کپڑے کے اور ٹیڑہے ہونے کے
قبلہ سے اور مانند اسکے اور اسپر سکوت کرے تو اس چیز مین شریک ہوتا ہی کہ حدیث مین
اسیطرح وارد ہوا ہی بلکہ ہر گناہ وقت قادر ہونیکے اسکے منع کرنے پر یہی حکم رکھتا ہی حدیث مین
آیا ہی کہ سننے والا غیبت کا کہ منکر سکوت کرے بیچ حکم کرنے والے غیبت کے ہی اور جملہ منکرات
مسجد کے سے غلط پڑہنا پکار کر قرآن کا ہی اور منع کرنا اوسے اور سکہانا صحیح کا واجب ہی اور اگر
کوئی مسجد مین معتکف ہو اور اکثر اوقات اوسکی بیچ سکہانے صحت قران اور منع کرنے منکرات مسجد کے صرف ہو
اور مشغول ہونے سے ساتہہ نفل اور ذکر اور فکر کے باز رہے تو بہتر ہی اور ثواب اسمین زیادہ ہی کہ فائدہ اوسکا
اور ونکو پہنچتا ہی اور فائدہ نوافل کا اپنی ہی نفس کے لیے ہی اور فضیلت عبادت متعدیہ کی عبادت لازمی پر ثابت ہی

اور جو کوئی قرآن پڑہنے مین خطابت کرے اگر قابلیت سیکہنے کی اور قدرت اوسپر رکہے تو چاہیے
کہ اوسکو پڑہنے سے پہلے سیکہنے کے منع کرے کہ پڑہنا قرآن کا ساتہہ خطا کے گناہ ہی اور اگر زبان
اوسکی صلاحیت سیکہنے کی نہین رکہتی ہی اور اگر خطا ہی کرتا ہی تو چاہیے کہ بہت نہ پڑہے اور قدر ضرورت
پر اور اسقدر پر کہ جائز ہوا وسنے نماز اقتصار کرے اور اگر خطا اسکی کم اور صحت بہت ہی تو پس اگر زیادہ قدر
ضرورت سے پڑہے تو مضایقہ نہین ولیکن چاہیے کہ آواز پست سے پڑہے بلند سے نہ پڑہے
تا دوسرا نہ سُنے اور اگر اوسکو منع کرے تو بہی ایک وجہ رکہتا ہی لیکن اگر شوق اسکا ساتہہ قرارت کے
اور انس اسکو ساتہہ قرآن کے بہت ہی اگر وہ پڑہے اور اوسکو منع نکرے تو مضایقہ نہین واللہ اعلم
اور جملۂ منکرات مسجد سے جلد جلد کہنا مؤذنونکا ہی اذان کو اور درازگی کرنی اونکی بیچ مدّ کلمات اذان کے
اور پہر جانا اونکا قبلہ سے ساتہہ تمام بدن کے وقت کہنے حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے
حال انکہ مستحب فقط پہیرنا مونہہ ہی کا ہی اور اسیطرح منکرات سے ہی کہنا اذان فجر کا پہلے صبح سے کہ اِسنے
نماز وروزے خراب ہوتے ہین عوام کے کہ جو وقت پہچانتے نہین اور یہہ چیزین سب مکروہات
سے ہین اور جملۂ مکروہات مسجد سے پہننا خطیب کا ہی لباس سیاہ کو کہ ریشم اوسمین غالب ہو اور باندہنا
خطیب کا تلوار سنہری کو یعنے جسکی کوتہی یا قبضہ وغیرہ سونیکا ہو کہ پہننا انکا حرام ہی اور منع کرنا واجب
اور پہرا سیاہ بغیر ریشم کا ہو تو حرام و مکروہ نہین ہی ولیکن ترک کرنا اسکا اولی ہی حدیث مین آیا ہی کہ دوست
ترین کپڑونکا خداتعالی کے نزدیک کپڑا سفید ہی اور جسنے کہ سیاہ کپڑیکو مکروہ اور بدعت کہا ہی مراد
اوسکی یہہ ہی کہ صحابہ کے وقت مین معمول نہ تہا اسکا پہننا اور ہر بدعت حرام نہین ہی بلکہ حرام وہ بدعت
ہے کہ سنت کو تغیر کرے اور جملۂ منکرات مسجد سے کلام واعظونکا ہی یعنی جو کہ قصّہ اور حدیثین جہوٹی بناکر
بیان کرین اور جو قصہ خوان کہ جہوٹ کہے فاسق ہی اور منع کرنا اوسکو واجب اور اسیطرح جو واعظ
کہ بدعتی اور سستی کرنیوالا ہو امور دینی مین اور اگر کلام اوسکا اشعار اور بدعت ہو تو حاضر ہونا اوسکی
مجلس مین جائز نہین مگر بقصد منع کرنیکے جائز ہی کہا ہی علمانے کہ بہت نقصان کی چیز صحبت عالم فاسق
اور صوفی جاہل اور واعظ سستی کرنیوالے کی ہی اور چاہیے کہ کلام واعظ کا منحصر بیچ بیان کرنے امید و عفو کے
نہو کہ سبب دلیر کرنے لوگون کا ہی بلکہ امید اور خوف دونون بیان کرے جیساکہ طریق کلام مجید کا ہی
بلکہ خوف اور تشدید بہت نافع ہی اور نہایت مراتب خوف اور امید کا یہہ ہی کہ امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضہ
نے فرمایا کہ اگر روز قیامت کے ندا کرین کہ تمام لوگ دوزخ مین داخل ہون مگر ایک شخص تو امید رکہتا
ہون کہ وہ ایک مین ہوؤن اور اگر کہین کہ سب لوگ بہشت مین داخل ہون مگر ایک تو ڈرتا ہون نہین

کہ وہ ایک مین ہوؤون تو اور جملہ منکرات مسجد سے ہی خلقہ باندہنا روز جمعہ کے واسطے بیچنے دوائون
اور کتابون اور تعویذون کے اور اِسے قبیل سے ہی وہ چیز کہ اوسمین فریب دینا اور جھوٹ بولنا ہی
جیسیکہ عادت طبیبون غیر حاذق اور فریب اہل تعویذات کے ہین حرام ہین مسجد مین اور غیر مسجد مین
اور منع کرنا انکا واجب ہی اور جو کچھ کہ اس جنس کا نہین ہی مانند بیچنے دوائون کے بغیر فریب کے
اور بیچنے کتابون اور کھانون کے حرام نہین ہی اگر لوگون پر جگہہ تنگ نکرین اور نماز مین تشویش نہین
ولیکن اولی یہہ ہی کہ نکرین یہہ بہی اور شرط اسکے مباح ہونیکی یہہ ہی کہ کبہی ہو اور اگر مسجد کو دوکان ٹہراوین
تو حرام ہی بہت سی چیزین ہین کہ تہوڑا اسا انکا مباح ہی اور اگر بہت ہو تو حرام ہوجاتا ہی جیسیکہ گناہ
صغیرہ کہ اگر ہمیشہ کرین تو کبیرہ ہوجاتے ہین یہہ کلام حجۃ الاسلام امام غزالی رح کا ہی اور فقہ حنفیہ مین
یون لکھا ہی کہ بیچنا اور مول لینا اور کھانا کہانا اور سونا مسجد مین غیر معتکف کو جائز نہین ہی اور جملہ
منکرات مسجد سے داخل ہونا دیوانون اور لڑکون کا ہی مسجد مین ف بوجھنا پانوکا بیچ مٹی کے بھی
مسجد مین اور بوجھنا پانون کا بوریون سے نہین درست اور مسجد مین بیٹہکر کچھہ لکھنا باجرت یا اور کسب
کرنا اور لڑکونکو پڑہانا کچھہ اجرت لیکر مکروہ ہی اور احتساب کیا جاوے اوسپر کہ نفل پڑہے عیدگاہ مین
اور احتساب کیا جاوے اوسپر کہ نماز جنازہ پڑہے مسجد مین اسلیئے کہ یہہ مکروہ ہی اور سوال کرنا
مسجد مین نہین درست ہی اور بہت گناہ ہی اور مکروہ ہی دینا مسجد کے سوال کرنیوالونکو اور بعضون نے
کہا ہی کہ اگر سائل لوگونکی گردنون پر سے پہلانگ کر نہ جاوے اور نمازیونکے آگے سے نہ گذرے
تو مکروہ نہین ہی دینا اوسکا اور مسجد مین نکالنا ریح کا اور تہوکنا اور وضو کرنا اور پکار کر بولنا بہت برا ہی
اور مکروہ ہی راہ مقرر کرنی مسجد مین مگر ساتہہ عذر کے اور مکروہ ہی کلام دنیا کا کرنا بلا ضرورت مسجد مین
کتاب اشباہ والنظائر مین لکہا ہی کہ کلام مباح کرنا مسجد مین ایسا عملونکو کہوتا ہی جیسی آگ لکڑیونکو
جلاتی ہی بلکہ چاہیے کہ چپکا متوجہ اللہ کیطرف رہے اور مکروہ ہی چڑہنا مسجد کی چہت پر مگر مرمت کے لیے
جائز ہی اور اسیلیے جبکہ گرمی بہت ہو تو مکروہ ہی یہہ کہ نماز پڑہین جماعت سے چہت مسجد کے اوپر مگر جبکہ تنگ ہو
مسجد تو نہین مکروہ ہی چڑہنا اوسکی چہت پر اور احتساب کیا جاوے اوسپر کہ لوگونکی گردنون پر سے
پہلانگ کر جاوے اور مکروہ ہی بیٹہنا مسجد مین مصیبت کے لیے تین دن تک یا کم اسے اور غیر
مسجد مین اجازت ہی مردونکے لیے تین دن تک اور ترک کرنا اسکا اولی ہی یہہ مسائل نصاب الاحتساب
مین ہین اور اسیطرح کتاب اشباہ والنظائر مین بہی لکہا ہی کہ مسجد مین تعزیت کے لیے بیٹہنا مکروہ ہی
بس یہہ جو یہان رسم ہی کہ جس کا کوئی مرگیا تو مسجد مین دوڑ آگیا ہوا کرنیکے لیے یہہ بات خلاف شرع ہی

اسلیئے کہ مسجدمین مطلق تعزیت کے لیے جبکہ بیٹھنا مکروہ ہوا تو کیا حال ہوگا اوسکا کہ وہان بیٹھ کر سیپارے ہاتھو مین ہوتے ہین اور فاسق فاجر دن بلکہ ہندو وکی بہی تعظیم کے لیے اٹھ کھڑی ہوتے ہین اور درمیان پڑہنے کے کلام دنیا کے کرتے جاتے ہین بغیر حالت پڑہنے کلام اللہ کے کلام دنیا کرنا مسجد مین مکروہ ہی چہ جائیکہ کلام اللہ کے پڑہنے مین اور سوا اسکے بہت سی خرابی کی باتین ہوتی ہین چنانچہ نصاب احتساب مین کوئی بیس وجہین ایسی مجلس تعزیت کی کراہت کی لکھی ہین جسکا علم رکھنا ہی لوگون سے کہ یہہ مجلس ثواب کی ہی سبحان اللہ مجلس کرین لیئے نام و نمود کے لیے اور وہان بیٹھ کر رنگ طرح طرح کے گناہون کے ہون اور پہر متوقع ہون ثواب عظیم کے ذرہ غور لوگ کرین کہ کرتے کیا ہین اور کہتے کیا ہین بہرحال اتباع سنت ہر چیز مین عجب چیز ہی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے میری سنت کو دوست رکہا اوسنے مجکو دوست رکہا اور جسنے مجکو دوست رکہا وہ میرے ساتھ ہوگا جنت مین پس ای بہائیو ایسی سعادت حاصل کرنیکی تلاش کرو اور اپنے دلکی باتین نکالی ہوئی چہوڑ دالو اور دفنا دو اور اپنا کرو اتباع حبیبک صلے اللہ علیہ وسلم اور منکرات بازارونکے ازانجملہ جہوٹ بولنا ہی معاملات مین اور چہپانا عیب اوس چیز کا ہی کہ بیچی جاتی ہی اور جسکو معلوم ہو کہ خریدنے والا دروغ گو ہی تو لازم ہی کہ بیچنے والے کو آگاہ کردے والا یہہ بہی خیانت مین شریک ہوگا اور جو کوئی کہ مسلمان کے مال ضائع ہونے کو روا رکہے تو وہ گنہگار ہی اور ایسے ہی تفاوت گز کا اور پیمانہ کا اور ترازو کا منکرات سے ہی اگر آپ احتساب نکر سکے تو حاکم کو خبر کردے اگر قدرت رکہتا ہو اور جملہ منکرات سے بیچنا باجون کا ہی قسم ڈہولک اور طنبورہ اور مانند انکے سے اور بیچنا شکلون حیوانات کا یعنے کہلونو نکا مانند بلی اور کتے وغیرہ کے روز عید کے اور اسیطرح بیچنا سونے چاندی کے باسنو نکا اور بیچنا ریشمی کپڑونکا اگر معلوم ہو کہ مردونکے لیے بیچتے ہین اور اسیطرح بیچنا پرانے کپڑیکا کہ اوسکو دہو دہلا کر آراستہ کیا ہو فریب دینے کے لیے اور مانند انکے کے اور باقی چیزونکو اسپر قیاس کرلین اور منکرات راہونکے ازانجملہ یہہ ہی کہ شارع عام مین دکان نہ بناوین اور نہ درخت لگاوین کسیکے مکان کے متصل اور اور جو چیز کہ راہ کو تنگ کرے اور راہ چلنے والونکو ضرر پہنچاوے وہ منکر ہی اور اسیطرح باندہنا جانور کا راہ پر کہ سبب تنگی راہ اور اڑنے لوگونکا ہو ممنوع ہی اور اگر بقدر ضرورت کے ہو تو جائز ہی کہ ہر شخص اسکا محتاج ہی حاصل یہہ کہ قاعدہ کلیہ اسمین یہہ ہی کہ جس چیز مین ضرر اور ایذا لوگونکی ہی کرنا اسکا شارع عام مین منکر ہی اور منع کرنا اسکے واجب اور شارع عام وہ راہ ہی کہ مخصوص ساتھ کسیکے ہنو اور اگر کوئی شخص کنارے کہ راہ پر رہتا ہی اور ایذا دیتا ہی لوگونکو تو منع کرنا اوسکا واجب ہی اور منکرات حمامون کے ازانجملہ یہہ ہی کہ حمام کے دروازے پر

صورتین حیوانونکی کہڑی ہون اور اگر کاڑ ہو تو بگاڑ دے اور بگاڑنے مین بگاڑنا صورتون کے سر و نکا کافی ہی
اور تصویرین درختون وغیرہ کی ممنوع نہین آور جملہ منکرات سے کہولنا سترونکا ہی اور دیکھنا اونکا اور جملہ منکرات
سے ہی اوندہے پڑجانا اور حمامی کو اپنے پر لٹالینا واسطے دبوانے اعضا اور رانون کے کہ یہہ مکروہ ہی
اگرچہ کوئی چیز حایل ہو اور اگر خوف شہوت کا ہو تو حرام ہی اور یہہ جو بعضی جا پر رسم ہی کہ حمامی تہمت کے اندر
ہاتہہ ڈالکے چڑے اور کولے وغیرہ ملتا ہی یہہ بہت ہی برا ہی اسلیے کہ جن اعضا کو دیکھنا حرام ہی لوگو ہاتہہ
لگانا بہی حرام ہی آور جملہ منکرات سے دہونا ہاتہہ اور ازار اور باسنون نجس کا ہی اوس حوض مین کہ پانی اوسکا
تہوڑا ہو اگر مالکی نہو کہ اونکے مذہب مین جائز ہی اور اگر حنفی اور مالکی مثلا جمع ہون تو احتساب بہ نرمی کرے
اور جملہ منکرات سے جمع ہونا پانی اور صابون اور مانند انکے کا ہی کہ سبب پانوکے پہسلنے کا ہو اور منکرات
ضیافت از انجملہ فرش ریشم کے اور استعمال سونے چاندی کے باسنونکا ہی اور از انجملہ بجانا چونکا اور حاضر
ہونا عورتون گانے والیونکا ہی خصوصا وقت خوف شہوت کے اور از انجملہ جمع ہونا ہی عورتونکا کوٹہون کے
واسطے دیکھنے مردونکے کہ یہہ سب حرام ہین اور جو کہ ان چیزونکو تغیر نکر سکے تو چاہیے کہ وہان جاوے ہی نہین
اور اگر فرش بچہا ہو تو منکر نہین کہ پائمال ہوتا ہی اور اشد منکرات طعام حرام اور زمین اور فرش غصب کے ہین
اور حاضر ہونا ظالم کی مجلس مین آور از انجملہ حاضر ہونا بدعتی کا ہی کہ کلام کرے ساتہہ بدعت کے اور حاضر ہونا
اسکا ہی کہ فحش بکے آور از انجملہ اسراف کرنا طعام مین اور مکان مین اور فرش مین اور مانند انکے مین
جان کہ مال مین دو چیزین ہین ضائع کرنا اور اسراف کرنا ضائع کرنا تو تلف کرنا مال کا ہی بغیر فائدہ معتد بہ کے
مانند جلانے کپڑون ریشمی کے بغیر ضرورت کے اور پہاڑ ڈالنے انکے اور پہینکدینے مال کے اور
اسکے حکم مین ہی صرف کرنا مال کا عورتون نوحہ کرنے والیون پر اور گوتون پر اسلیے کہ ان چیزون مین
فائدہ ہی لیکن چونکہ وہ فائدہ حرام ہی شرعا گویا فائدہ ہی نہین اور اسراف کبہی ضائع کرنیکو بہی کہتے ہین
اور کبہی مال کے صرف کرنیکو مباحات مین ساتہہ مبالغہ اور زیادتی کے مثلا ایک شخص عیال کہتا ہی اور
اور اوسکے پاس سو دینار ہین اور وہ اون سبکو مہمانی مین خرچ کر ڈالے تو وہ مسرف ہے فرمایا
اللہ تعالے نے وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا اور نہ فراخ کر تو ہاتہہ کو کل فراخ
کرنا یعنے خرچ کرنے مین پس بیٹہیگا تو ملامت کیا گیا محتاج یہہ ایک شخص کے حق مین نازل ہوئی ہی کہ مدینہ
مین تہا اور تمام مال بانٹ دیا تہا کہ کچہہ عیال کے لیے بہی نہ رکہا تہا اور قرآن مین ہی اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا
اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ اور یہہ بہی فرمایا ہی وَالَّذِیْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا اور اگر کوئی شخص
تنہا ہو اور توکل مین وسعت ہو تو جائز ہی کہ تمام مال تصدق کرے لیکن عیالدار کو یہہ جائز نہین اور

اگر تو کل اہل و عیال کا صادق ہو اور وہ راضی ہون اوسپر تو شاید کہ جائز ہو اور قصہ حضرت صدیق اکبر کا
دلیل ہی اسپر یعنی وہ تمام مال جہاد کے لیے حضرت کے آگے لے آئے تھے پس اونکے اہل و عیال راضی
ہونگے اسپر اونکے لیے جائز ہوا واللہ اعلم یہہ ہی بیان تھوڑیسے منکرات کا اور تمام منکرات کا بیان کرنا
ساتھہ اصول و فروع اونکے مشکل ہی اور موقوف ہی اوپر بیان کرنی تفصیلون شرع کے واللہ الموفق
والمعین **فصل ساتوین** بیچ بعضے مسائل متفرقہ کے کہ متعلق ہین مطلب پہلے کے فرزند کو پہنچتا ہی
کہ باپ پر احتساب کرے اور اسیطرح غلام کو آقا پر اور بیوی کو خاوند پر اور شاگرد کو استاد پر اور
رعیت کو حاکم پر و لیکن جو احتساب کہ پہنچتا ہی وہ دو درجہ اول ہی کا ہی اقسام احتساب مین سے یعنے
معلوم کروا دینا اور نصیحت کرنا ساتھہ نرمی و مہربانی کی اور اور مراتب قسم برا کہنے اور سخت کہنے اور تہدید
کرنے اور مارنے سے جائز نہین لیکن اختلاف ہی بیچ درجہ پانچوین کے کہ بگاڑ ڈالنا ہاتھہ سے ہی
مانند توڑ ڈالنے باجون کے اور پہنکدینے شراب کے اگر باعث باپ کی ایذا کا ہو اور مختار یہہ ہی کہ اگر
ایذا پانا اسکا بسبب محبت گناہ کے ہو تو جائز ہی اور اگر بسبب ضرر مال کثیر کے ہو تو نہین جائز اور بیچ
حق فرزند اور باپ کے ہی اور غلام اور آقا اور بیوی اور خاوند انہین کے حکم مین ہین اور رعیت جو
بادشاہ کے سیلے کرے تو سواے معلوم کروانے اور نصیحت کرنیکے جائز نہین اسلیے کہ برا کہنا اور
سختی کرنی باعث فوت ہونے حشمت سلطنت کے ہی اور یہہ مضر ہی تمام خلائق کو اور اوستاد اگر
عمل نکرتا ہو مقتضاے علم اپنی پر تو جائز ہی اسپر احتساب شاگرد کو ساتھہ مقتضای علم کے کہ اوس سے
سیکھا ہی **مسئلہ** سعی کرنی بیچ حفاظت کرنے مال مسلمانون کے بقدر طاقت کے واجب ہی
اسلیے کہ یہہ جملہ حقوق اسلام سے ہی کیونکہ اسمین دفع کرنا ایذا کا ہی اور اولی ہی یہہ جواب سلام اور
مانند اوسکیکے اور چہپانا گواہی کا وقت ضائع ہونے مال کسی مسلمان کے جملہ ممنوعات سے ہی
اور اگر اوسمین کچھہ ضرر ہو اوسکے مال مین یا جاہ مین کہ ضروری ہی تو سکوت اس صورت مین جائز ہو
کہ اوٹھانا ضرر کا واجب نہین ہی لیکن ہان ترجیح دینا اور مقدم کرنا حاجات خلق کا اپنی حاجت پر مستحب ہی اور ثمرہ کمال
دین اور نہایت اسلام کا ہی لیکن واجب کرنا اسکا تمام خلق پر موجب ضرر اور حرج کا ہی مثلا اگر جانور
کسیکی زراعت مین چہوٹا ہوا دیکہے اور اوسکے نکالنے مین شدت اور رنج ہو تو واجب نہین ہی اوٹھانا
رنج و مشقت کا لیکن اگر کچھہ رنج ہو اور خبر کرنا اوسکے مالک کو اور مانند اوسکیکے کفایت کرے
تو ترک کرنا اسکا جائز نہین اور اگر بیچ اوٹھانے ادنی ضرر کے اپنے نفس پر منفعت کثیر کسی مسلمان کو
حاصل ہو تو بہی ترک نکرے مثلا اگر بیچ اٹھانے ضرر ایک درہم کی ضرر سو درہم کا کسی مسلمان سے دفع ہوتا ہی

تو چاہیے کہ اوٹھا وے اس ضرر کو اور ترک نکرے مسئلہ بیچ واجب ہونے اوٹھانے مال کسی مسلمان کے
راہ مین سے اختلاف ہی لکھا ہی علمار نے کہ حق یہہ ہی کہ تفصیل ہی اسمین کہ اگر پڑی ہوئی چیز ایسی
جگہہ مین ہو کہ اگر نہ اوٹھا وے تو ضائع نہین ہو گی جیسیکہ ایسی مسجد مین ہو کہ مقرر ہین آنی والے اوسکے
اور سب امین اور دیندار ہین تو واجب نہین ہی اوٹھانا اوسکا اور اگر ضائع ہونیکی جگہہ مین ہو پس اگر
اوسکے اوٹھانے مین رنج و مشقت بہت ہو یا چارپایہ ہو کہ محتاج گہانس دانہ اور طویلہ کا ہو تو بہی لازم
نہین ہی لینا اوسکا اور اگر مانند سونے اور کپڑے کے ہو کہ اوسمین سوا ے تعریف کے مشقت نہو تو چاہیئے
کہ اوٹھا لیوے کہ اوٹھانا اسقدر شفقت کا بیچ حقوق مسلمانی کے آسان ہی اور اگر نہ اوٹھاوے
تو بہی جائز ہی بلاحظہ اسکے کہ لازم کرنا مشقت کا اور اوٹھانا محنت کا واسطے حق دوسری کی واجب نہین ہی مانند
سفر کرنیکے طرف شہر دور کے واسطے ادای گواہی کے اور حاصل یہہ کہ ایک مرتبہ وہ ہی کہ اوسمین
کمال شدت اور محنت ہی پس اسصورت مین اوٹھانا اسکا لازم نہین ہی اور ایک مرتبہ اور ہی کہ محنت
اس مین نہایت کم ہی پس اس صورت مین اوٹھانا اوسکا لازم ہی اور دو اور مراتب متوسط مین اور امر
اسجگہہ سپرد کیا گیا ساتہہ عقل اور فتوے قلب کے ہی جس چیز مین کہ سلامتی اپنے دین کی پاوے
وہ کرے اور چاہیے کہ ملحوظ رضای حق ہو نہ خواہش نفس **ف** اس مال کو شرع مین لقطہ
کہتے ہین کہ راہ مین سے پڑا ہوا پاوے اور مالک اوسکا معلوم نہو اور تعریف اوسکو کہتے ہین کہ مشہور
کروا وے یعنی کہتا رہے اسجگہہ کہ جہان وہ چیز پائی ہی اور مجمعون مین کہ کسیکی چیز ہمنے پائی ہی
پس ایسے مال کے اوٹھانے مین تعریف لازم ہی اور تعریف اتنی مدت تک کرے کہ جانے
کہ نہین طلب کرنیکا اوسکو مالک اوسکا بعد اسکے اور جو چیز نہ رہ سکے اوسکو تعریف کرے یہان تک
کہ خوف ہو اوسکے خراب ہو جانیکا اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ اگر مالک ملجاوے تو دیدی اوسکو
والا بعد تعریف کرنیکے مدت معلومہ تک اپنے خرچ مین لاوے اگر فقیر ہی اور اگر غنی ہی تو تصدق
دیدے پہر جب مالک آویگا اگر وہ چاہے اجازت دی ثواب ہوگا اوسکو اور چاہے ضمان لے
اوٹھانے والے سے یا فقیر سے اور باقی تفصیل اسکے فقہ کی کتابون مین دیکھنی چاہیے **مسئلہ**
اگر ایک شخص چاہے کہ ہاتہہ اپنا آپ کاٹ ڈالے تو منع کرنا اوسے واجب ہی اگرچہ اوسکے منع کرنے مین
خوف اوسکے قتل کا ہو **سوال** اوسکو ہاتہہ کے کاٹنے سے منع کرتے سے قتل اوسکا کیونکر جائز
رکہین گے **جواب** غرض ہماری حفاظت اوسکے نفس اور ہاتہہ کی نہین ہی بلکہ غرض ہماری منع کرنا
منکر سے ہی پس اگر اوسمین مارا جاوے تو ضرر نہین اسلیے کہ غرض ہماری دفع کرنا منکر کا ہی نہ قتل اسکا

قصداً مسئلہ جو مال کہ واسطے دینے صوفیوں کے وصیت کیا ہو جو کوئی کہ ظاہر میں اوپر صفت صوفیوں کے ہو وہ مستحق اوسکا ہی اسلیے کہ حقیقت تصوف کی امر باطن ہی اور حکم کرنا اسمین مشکل اور ظاہر صفت صوفیوں کی پانچ صفتین ہین صلاح اور فقر اور کپڑے صوفیون کے اور نہ کرنا حرفہ کا اور رہنا ساتھ صوفیوں کے خانقاہ مین اور جو کوئی کہ صلاح نہ رکھے مستحق نہین ہی اور اگر صلاح رکھتا ہو تو بھی مستحق نہین اگر فقر نہ رکھتا ہو بسبب اسکے کہ غنا بہت رکھتا ہی مستحق نہین ہی اور اگر جو کچھ آتا ہی اوسکو خرچ کر دیتا ہی تو مانع نہین ہی اور اگر ملا انمین نہین رہتا ہی لیکن لباس اونکا سا پہنتا ہی اور خلق اونکا سا رکھتا ہی تو مستحق ہی اور اگر صفات اونکی سی رکھتا ہی اور ملباس انکا سا نہین رکھتا ہی تو مستحق نہین ہی مگر یہ کہ ساتھ اونکے رہتا ہو خانقاہ مین تو مستحق ہی اسلیے کہ ملے رہنا اونمین اور لباس بیچ حکم ایک دوسرے کے ہین اور اگر متاہل اور عیال دار ہی کہ کبھی خانقاہ مین آتا ہی اور کبھی گھر مین جاتا ہی تو مستحق نہین ہی فائدہ بدترین کسبون کے کسب سنار اور قصاب اور مانند انکے ہین اس سبب سے کہ موجب سنگدلی اور سبب بے دیانتی کے ہین اور بہترین کسبوں کا کسب کتابت کا ہی اور پڑھنا قرآن کا اور فقہ کا با اجرت بعضوں کے نزدیک مکروہ ہی اور بعضوں کے نزدیک جائز لیکن تعلیم کرنا کفار کا عین گمراہی اور بے نصیبی ہی اسلیے کہ وہ اکثر احوال مین سبب محبت اور خیر خواہی انکے کا ہوتا ہی کیونکہ محبت منعم یعنے احسان کرنیوالے کی جبلی ہی اور بعضے کافرون کے معلمون کو دیکھا ہی ہمنے کہ ایسے تاثیر صحبت سے ہو گئے ہین کہ صفت جہل اور گمراہی کی انمین گویا جبلی ہو گئی ہی نعوذ باللہ منہ اور تعلیم لڑکون کی ہی موجب حمق اور سبکی عقل کی ہی اسلیے کہ صحبت کو بڑی تاثیر ہی مسئلہ فرق درمیان ہدیہ اور رشوت کے باریک ہی حال انکا دونو صادر ہوتے ہین رضا سے اور خالی نہین ہین غرض سے لیکن ایک حرام ہی یعنے رشوت اور دوسرا یعنے ہدیہ حلال ہی بلکہ مستحب پس فرق انمین اس تفصیل سے ہی کہ جو کوئی کسیکو مال اپنا دیتا ہی بغیر غرض کے نہین دیتا پس غرض اسکی یا تو آجل ہی یعنے ثواب آخرت اور یا عاجل ہے یعنے متعلق ساتھ دنیا کے اور عاجل مال ہی یا فعل ساتھ مدد کرنیکے مقصود معین پر یا تردیکی حاصل کرنے اور محبت طرف دل اوس کسیکے کہ اوسکو دیتا ہی اور یہ بھی یا تو بسبب ذات اوسکیکے ہی یا یہ محبت ہی سبب پہنچنے کی کسی اور غرض کو ہی اور مجموع ان اقسام کی پانچ ہوئین اول تو یہ کہ غرض اسکی دینے سے ثواب آخرت ہو اور وہ یا تو ساتھ اسکے ہی کہ جسکی طرف صرف کرتا ہی وہ محتاج ہی یا عالم ہی یا صاحب نسب دینی کا ہی مانند علوی کے یا یہ کہ صالح اور متقی ہی پس جسکو کہ بسبب احتیاج اوسکیکے دے اگر وہ احتیاج

نہ کرے نہ لے اور احتیاج بہی متفاوت ہی اور مدار امر کا اوپر قصد اور ملاحظہ صاحب مال کے ہی
کہ اسنے سبب احتیاج کے اسمین تصور کیے ہین اور جسکو کہ بسبب نسب کے دے اگر واقع مین وہ
نسب نرکہے تو لینا مال کا اوسپر حرام ہی اور اگر بسبب علم کے دے اگر اس مقدار علم کہ اوس
شخص نے خیال کیا ہی نہو تو نہ لے اور اگر بسبب صلاح کے دے اگر واقع مین وہ ایسا فسق رکہتا ہو
کہ اگر دینے والا اوسپر مطلع ہو تو نہ دے تو بہی نہ لے اور ایسے آدمی کم ہین کہ اگر باطن انکا کھولین تو میل
دل ساتہہ اوسکے اپنے حال پر باوے ولیکن جمیل مطلق اور رحیم برحق نے ساتہہ لطف دربردہ پوشی
اپنے کے قبیح کو ساتہہ جمیل کے چہپا دیا ہی اور اگلے بزرگ اگر کسیکو وکیل کرتے تہے تو لوگونسے چہپاتے تہے
تا نہ جانین کہ وکیل انکا ہی اور ساتہہ ملاحظہ صلاح اور تقوی انکے جرأت نکرین اور تقوی ایک امر خفی
بخلاف علم اور نسب اور فقر کے پس پرہیز لینے سے بسبب انکے اولی ہو دوسرے یہہ کہ مقصود مالک
دینے سے کوئی غرض معین ہو مانند فقیر کے کہ ہدیہ بہیجتا ہی غنی کو بسبب طمع کرنیکے عوض مین اور یہہ
بیچ حکم بیع کے ہی اسلیے کہ ہبہ بعوض بیچ حکم بیع کے ہوتا ہی اور حکم اسکا فقہ مین ظاہر ہی اور حلال ہونا اسکا
بشروط ساتہہ وفا کرنے عوض کے قسم تیسری یہہ کہ مراد مدد کرنے ساتہہ فعل معین کے ہو جیسے کوئی حاجت
رکہتا ہی بادشاہ سے اور وہ ہدیہ دیتا ہی وکیل کو اور اوسکے دربان کو اور اوسکو کہ آگے اوسکے
کچھہ قدر رکہتا ہی اور نظر بیان اس فعل پر کرنی چاہیے کہ جو مقصود ہی اگر فعل حرام ہی مانند مدد
کرنیکے ظلم پر اور سعی کرنیکے اوپر جائزہ حرام کے تو لینا اسکا حرام ہی اور اگر فعل واجب ہی مانند دفع
کرنے ظلم معین کے اور ادا کرنے گواہی متعینہ کے تو یہہ رشوت ہی کہ شک نہین ہی بیچ حرام
ہونے اسکے اور اگر فعل مباح ہو نہ واجب اور نہ حرام تو یہان دیکہا چاہیے کہ اگر اس فعل مین محنت
اور مشقت ہی کہ اسقدر مال اسقدر فعل پر اجرت مین لیا کرتے ہین مانند وکالت کسی جہگڑے کے
اور کہنے قصۂ طویل کی آگے بادشاہ کے اور مانند اسکیکے تو جائز ہی لینا مال کا اور یہہ
بیچ حکم اجرت کے ہی اور اگر کچھہ محنت نہین ہی مانند کہنے ایک کلمہ کے اور مانند اسکیکے کہ اوسے
بسبب جاہ کے قبول کرلینگے تو یہہ بہی حرام ہی اور اسکے حکم مین ہی لینا طبیب کا عوض کو اوپر
ایک کلمہ کے بیچ تعین مرض کے یا بتا دینے دوا کے اسلیے کہ اسقدر عمل کچھہ قیمت نہین رکہتا ہی مانند دانہ
رائی کے پس جائز نہوگا لینا عوض کا اسپر حالانکہ علم اسکا اوسکے متنقل نہین ہوا ہی لیکن البتہ بعضے عمل
ایسے ہین کہ اگرچہ ہین تہوڑے لیکن سبب زیادتی قیمت کے ہین مانند نکال دینے کجی تلوار کے اور چہٹا دینے مورچہ کے
یا اوسکے آئینہ دیدینے کے اگرچہ عمل معمولی ہی تہوڑی ہی دیر مین لیکن بیچ حکم سب کے ہوتا ہی اگر اسپر اجرت لے تو مضایقہ نہیں

قسم چوتھی یہہ کہ مقصود مال کے دینے سے محبت اور الفت حاصل کرنی اور بڑہانا محبت کا ہو اور
کوئی غرض غیر اسکے اصلا ملحوظ نہو یہہ ہدیہ ہی کہ مستحب ہی اور حدیثون اور اقوال صحابہ مین
فضیلت اسکی واقع ہی قسم پانچوین کہ مطلوب محبت ہو لیکن نہ بسبب ذات اسکیکے بلکہ بسبب وسیلہ
ہونیکے ساتھہ پہنچنے آرزو کے مانند حاصل کرنے عزت اور جاہ کے اور اگر یہہ جاہ بسبب علم کے
یا نسب کے ہو تو امر اسمین نہایت خفیف ہی لیکن لینا اسکا مکروہ ہی مشابہ ساتھہ رشوت کے
اگرچہ ظاہر مین ہدیہ ہی اور اگر جاہ اسکی ساتھہ متولی ہونے اور قاضی ہونے اور حاکم ہونے
اور غیر انکیکے اعمال سلطانیہ سے ہی کہ اگر یہہ ہدیہ نہوتا تو یہہ جاہ حاصل نہوتا یہہ اگرچہ صورت مین
ہدیہ ہی لیکن بحسب معنی کے رشوت ہی اسلیے کہ اگرچہ بیان غرض معین بحسب شخص کے نہین ہی
لیکن جنس غرض کی معین ہی اسلیے کہ معلوم ہی کہ غرض طلب کرنے ولایت کیسے کیا چیز ہی اور
واسطے کسکے ہی پس یہہ بیچ معنی غرض معین کے ہی اور اتفاق ہی اسپر کہ کراہت اسکی شدید ہی اور
قریب ہی رشوت کے حرام ہونے مین اور اختلاف ہی بیچ حرمت اسکیکے اور امر شدید اسمین
واقع ہی والسلام علی من اتبع الہدی وصلے اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ف للہ الحمد
اولا وآخرا وظاہرا وباطنا کہ ترجمہ آداب الصالحین کا مسمے بہادی الناظرین تمام ہوا اس
مترجم ہیچمدان نے حتی الامکان اسکے سہل و واضح کرنے مین قصور نہین کیا ہی لیکن چونکہ
بعضے مطالب فی نفسہا ادق تہے اگر اسکے سمجھنے سے فہم عوام کے قاصر رہین تو مقام
مجبوری ہی لیکن کتاب آداب الصالحین کتاب عجیب ہی کہ ہر طرح کے مضامین ہدایت آئین
اسمین موجود ہین اور اس عاجز نے جو اسکے ترجمہ مین فائدے اور بڑہائے ہین از بس مفید
ہوا ہی اللہ تعالی اسکو قبول فرماوے اور ہمکو توفیق دے اسپر عمل کرنیکی سالکان راہ ہدایت کو
چاہیے کہ اسکو اکثر مطالعہ مین رکہا کرین کہ واسطے آراستگی اور تصفیہ ظاہر و باطن کے اکسیر
اعظم ہی اور بندہ بہرحال عاجز ہی اگر مجہسے اسمین کہین خطا ہوگئی ہو اور کوئی صاحب مطلع
ہون اوسپر تو اصلاح فرماوین کہ مقصود اظہار حق ہی جسکے سبب سے ہو بہتر ہی اور اس
مسکین بے نوا کے سلیے دعای خیر کرین اور اس کتاب آداب الصالحین مین ایک تاثیر پائی
جاتی ہی اور کیون نہو کہ مصنف اسکے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بس بزرگ تہے اونکی
فضائل و کمالات مین لوگون نے جز کے جز لکہے ہین احوال مختصر اونکا اونکے مقبرہ مین ایک
لوح پر لکہا ہوا ہی وہ یہہ ہی کہ مجمل احوال کرامت منوال اس مقتداے وقت صاحب المفاخر

والمجد عبد الحی رحمۃ اللہ رحمۃً واسعۃً کا یہ ہی کہ اُنھون نے ابتدای سن شعور سے طاعت حق
مین اور طلب علم مین کمر باندہی اور قریب سن بلوغ کے اکثر علوم دینیہ تحصیل کیے اور بائیس
برس کی عمر مین سب علوم سے فارغ ہوئے اور کلام مجید یاد کر کر مسند فائدہ رسانی پر بیٹھے
اور عمر جوانی ہی مین جاذبہ الٰہی پہنچا ایکبارگی دل یار و دیار سے اچاٹ کر متوجہ حرمین محترمین کے ہوئے
ایک مدت مدید اُن مقامات شریفہ مین اقامت اختیار کی اور قطبون اور اولیای کبار سے صحبتین
رکھہ کر کمالات حاصل کیے اور اجازت ارشاد طالبونکی پائی اور علاوہ اسکے تکمیل فن حدیث کا
کر کر ساتھہ برکتون بہت کے وطن مالوف کی طرف مراجعت فرمائی اور مدت باوٗن [۵۲] سال ساتھ
جمعیت ظاہر و باطن کے قرار پکڑا اور فرزندون اور طالبونکو کامل کیا اور ساتھہ پہیلانے علوم کے
خصوصًا علم شریف حدیث کے مشغول ہو کر اسطرح کہ بیچ دیار عجم کے کسیکو علمای متقدمین اور
متاخرین سے میسر نہین ہوا ممتاز و مستثنیٰ ہوئے اور بیچ فنون علمیہ کے خصوصًا حدیث کی کتابین
بکثرت تصنیف کین چنانچہ علما نے اونکو قبول کر کر دستور العمل اپنا کیا اور اہل دانش خواص و عوام
جان سے خریداری کرتے ہین انکی اور نوبت اُس فیاض والاکی تصانیف چھوٹی اور بڑی کی سو
جلدون کو اور بحسب شمار سطرون کے پانچ لاکھہ کو پہنچی ہی اور بیچ محرم ۹۵۸ نوسو اٹھاون کے
پیدائش انکی ہوئی اور ۱۰۵۲ ایکہزار باون مین وفات پائی تاریخ ولادت کی شیخ اولیای اور تاریخ
رحلت کی فخر العالم ہی تمام ہوا مضمون لوح مذکور کا اور یہ ترجمہ ذکر کیا گیا بیچ عہد ہمایون مہد
سلطان بن سلطان بن سلطان کابرًا عن کابرٍ حضرت ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ ثانی کے
تالیف کیا گیا اللّٰھم اید الاسلام بتقویۃ سلطنتہ و وفقہ لمرضاتہ واختم جمیع
امورہ علی الخیر والسعادۃ اللّٰھم انصر من نصر دین محمد ﷺ واخذل من خذل
دین محمد ﷺ یا الٰہی جو کچھہ مجھسے چوک و خطا اسمین ہوئی ہو تو معاف فرمانا اور میرے سب گناہ
بخش دے اور خاتمہ میرا بخیر ہو اور حشر مجھہ ہیچکارہ کا زمرۂ صلحا مین کرنا اور یا اللہ میرے ماں باپکو
اور سب مسلمانون کو بخش دے اور رحم فرما ہم پر

مناجات

الٰہی مین ہون بندہ بس گنہگار — کہ بہاگا در سے تیرے دنین سو بار
الٰہی نفس و شیطان نے ستایا — نچانا تہا جہان رستا بتایا
الٰہی تو شہنشاہ جہان ہی — الٰہی دوسرا تجھسا کہان ہی
الٰہی در بدر بھٹکا پہرا مین — نہ آسودہ ہوا ہرگز ذرا مین
الٰہی ہر طرف سے پہر پہرا کر — پڑا اب تیرے دروازے پہ آکر
نہین قادر الٰہی کوئی تجھسا — نہین عاجز الٰہی کوئی مجھسا

الہی تو غنی ہے میں بے نوا ہون ‏/ الہی شاہ تو ہی میں گدا ہون
الہی تو غفور اور مین گنہگار ‏/ الہی تو کریم اور مین گرفتار

الہی تو قوی اور ناتوان مین ‏/ خداوندا کہان تو اور کہان مین
کیا ہے جو تنا مجکو سزاوار ‏/ تو اب دے کر جو ہی مجکو سزاوار

الہی مین کرون غم کس سے اظہار ‏/ الہی کون ہی میرا مددگار
الہی کمترین بندگان جان ‏/ الہی کر تیری مشکل تو آسان

الہی بخشدے اپنے کرم سے ‏/ چھڑا دے دین اور دنیا کے غم سے
الہی مین سبہی محتاج تیرے ‏/ الہی بخشدے مان باپ میرے

الہی آسرا رکہتا ہون تیرا ‏/ تو کر دے خاتمہ باخیر میرا
الہی نام دے اپنے الفت ‏/ الہی غیر کی صورت سے نفرت

نرکھو مجھے عرض شاہ و گدا سے ‏/ جو کچھ چاہون سو چاہون تجھ خدا سے
الہی ترک دنیا جب کرون مین ‏/ تری ہی یاد مین آخر مرون مین

الہی عشق مین احمد کے رکھ چور ‏/ ہی بیمار محبت اوسکا مغفور
الہی درد عشق مصطفے دے ‏/ ہمیں اوسکے وصل کی مجکو دوا دے

الہی سینۂ بریان عطا کر ‏/ الہی دیدۂ گریان عطا کر
الہی مجکو کر خاک مدینہ ‏/ لگا دے کہاٹ سے میرا سفینہ

الہی ہو نہین بیمانسے جب میرا ‏/ تو میری گور مین کر دے اجالا
الہی آگ سے امن اماں دے ‏/ الہی جنت اعلی مکان دے

الٰہی نجّنی من کلّ ضیق ‏/ بجاہِ المصطفےٰ مولیٰ جمیع
وھب لی فی مدینۃ قرارا ‏/ بایمانٍ ودفنٍ بالبقیع

آمین ربّ العلمین وصلّی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تمّت

خاتمۃ الطبع ہزار ہزار حمد و ثنا خدای کریم غفور رحیم کو کہ انسان ضعیف کی سرپر تاج شرف کا رکہا اور چراغ عقل کا اوسکو عطا کیا اور واسطے ہدایت کی انبیا بہیجے اور کتابین اوتارین تمیز حق و باطل کے لیے اور درود و صلوٰۃ انبیا و مرسلین پر کہ جہان کو تاریکی کفر و شرک سے بچایا اور روشنی اسلام اور ایمان مین پہنچایا خصوصًا سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کہ ذات پاک اونکی رحمۃ للعالمین ہی اور دین اونکا ناسخ ہر دین ہی اور خوشنودی حق تعالی کی آل اور اصحاب پر کہ جہان سے کفر کو مٹایا اسلام کو روی زمین پر افشا کیا شرک کی جڑ کاٹی بنیاد توحید کو برپا کیا اور رحمت خدا کی مجتہدین اور سب عالمان دین پر کہ اونکی کوشش سے تمام احکام جدا جدا بیان ہوی اور مسائل دین کے ہر ایک زبان مین آسان ہوئے بعد اسکی واضح ہو کہ جو کتاب برکت نصاب ہادی الناظرین بترجمہ آداب الصالحین بیچ مسائل ضروریہ اکل و شرب و نکاح و سفر و عزلت وغیرہا کی زبان اردو مین بتقریر صاف اور واضح ہی اور مسائل ضروری کو جامع ہی اور ہر خاص و عام کو نافع ہی اور بسبب اکثر طبع نہونے کی ان دنون نہایت کمیاب تہی اور طبیعت ہر ایک کی اوسکے طلب مین بیتاب تہی لہذا احقر العباد عبد الرحمن خان نے اس کتاب بی نظیر کو مطبع مسیحائی مین واقعہ شہر کانپور بتاریخ بیسوین شہر رجب [illegible] ہجری مین چہاپا اور اطراف عالم مین اوسکو پہنچایا تا اہل دین اسکے پڑہنی سی بہرہ کامل پاوین اور اس گنہگار کو دعای حسن خاتمہ سے یاد فرماوین آمین ثم آمین یا رب العالمین